رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۰۵

عورتوں و بچوں کا مذہبی تعلیمی و اصلاحی

ماہنامہ

مسلمہ

جالندھر شہر

مدیرہ : نسیمہ

سرپرست: فخر النساء بیگم کبریٰ نواب سعید احمد خان بہادر وزیر اعظم پٹیالہ

نگران: انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

چندہ سالانہ: ایک روپیہ۔ ممالک غیر سے تین شلنگ

از کتابت: مسرا محمد خوشنویس جالندھری۔

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں:-

۱۔ مستورات انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت ۲۰ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔ اس کے بعد شکایت منظور نہ ہو سکے گی۔

۳۔ منی آرڈر بھیجتے وقت کوپن پر اپنا پتہ ضرور لکھئے گا۔

۴۔ کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو چار پیسے کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہئے۔

۵۔ خط و کتابت میں خریداری نمبر ضرور دیا جائے ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہو سکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں:-

۱۔ یہ رسالہ چونکہ عورتوں اور بچیوں سے متعلق ہے۔ اس لئے اسلامی شرافت و تہذیب کا خیال رکھا جائے۔

۲۔ زبان صاف اور سلیس ہونی چاہئے۔

۳۔ روایات مستند و محقق ہونی چاہئیں۔

۴۔ مضمون مختصر ہو۔

۵۔ مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجئے گا۔

۶۔ پورا پتہ لکھئے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکے گا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں:-

۱۔ کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہوگا نہیں چھپے گا۔

۲۔ کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔

۳۔ اجرت بہر حال پیشگی۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مسلمہ جالندھر شہر

نمبر ۱۰	اپریل سنہ ۱۹۳۸ء۔ صفر سنہ ۱۳۵۷	جلد ۶

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہماری گزارشیں

انجمن مدرسۃ البنات جالندھر کا تیرھواں سالانہ جلسہ :-

"مسلم" کے گذشتہ شمارہ کے اعلان کے مطابق انجمن مدرسۃ البنات جالندھر کا تیرھواں سالانہ مردانہ جلسہ بہت دھوم دھام سے منعقد ہوا۔ امت کے جلیل القدر علمار فاضل مقررین اور نامور شعرا اور عظیم المرتبت عمائد قوم نے اپنی شرکت سے جلسہ کامیاب بنایا۔ اور یہ سب اللہ کے فضل سے۔ اسکی بے انتہا حمد و ثنا اور اسکا لاتعداد شکر۔

مندرجہ ذیل عمائد قوم نے قبول صدارت سے جلسہ کو سرفراز بنایا۔

(۱) عالیجناب نواب مظفر خانصاحب صدر انجمن حمایت اسلام لاہور۔
(۲) عالیجناب نواب نثار علی خانصاحب قزلباش رئیس اعظم لاہور
(۳) عالیجناب نواب محمد حیات صاحب قریشی پبلک سروس کمیشن لاہور۔
(۴) عالیجناب خانبہادر شیخ سراج صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر جالندھر
(۵) عالیجناب ڈاکٹر محمد اسماعیل خانصاحب ریٹائرڈ سول سرجن آگرہ
(۶) عالیجناب مولوی عبدالباری صاحب بی اے۔ رئیس لائلپور

مندرجہ ذیل علمار فضلاد شعرانے اپنے ارشادات عالیہ اور کلام منظوم سے سامعین کو مستفید فرمایا۔

(۱) علامہ سید سلیمان صاحب ندوی اعظم گڈھ۔
(۲) خواجہ عبدالحی صاحب استاذ التفسیر جامعہ ملیہ۔ دہلی
(۳) مولانا احمد علی صاحب ناظم انجمن خدام الدین لاہور
(۴) مولانا غلام مرشد صاحب پروفیسر اشاعت اسلام کالج لاہور
(۵) مولانا یوسف سلیم صاحب چشتی پرنسپل اشاعت اسلام کالج لاہور
(۶) حاجی محمد اسد صاحب (سابق لیوپولڈ وائس) جرمن جرنلسٹ و مترجم بخاری
(۷) مولانا محمد بخش صاحب مسلم بی اے۔ ایڈیٹر کوآپریشن۔ لاہور
(۸) سید محمد شفیع صاحب متعلم اشاعت اسلام کالج لاہور
(۹) مولوی عبدالقادر صاحب متعلم اشاعت اسلام کالج۔ لاہور
(۱۰) جناب نشتر جالندھری
(۱۱) جناب رسا جالندھری
(۱۲) جناب خواجہ فیض لدھیانوی
(۱۳) جناب شامی
(۱۴) جناب شاد قدوائی
(۱۵) جناب فضل جالندھری۔

محترم صدر صاحبان میں سے نواب مظفر خانصاحب، ڈاکٹر محمد اسماعیل خاں اور مولوی عبدالباری صاحب بی اے نے تقریریں بھی فرمائیں۔ جن میں تعلیم نسواں، مدرسۃ البنات کی اہمیت اور عظمت، اسکے امید افزا مستقبل کا ذکر خصوصیت سے تھا۔ اور قوم کی توجہات کو اسلامی ہند میں عورت

کی مستقل حیثیت کی طرف مبذول کرانے کیلئے بہت پاکیزہ جذبات کا اظہار ہوا اور برجستہ کلمات استعمال کئے گئے۔

علامہ سید سلیمان ندوی اور خواجہ عبدالحی صاحب پروفیسر تفسیر جامعہ ملیہ دہلی کی آمد کی اطلاع اطراف واکناف میں بجلی کی طرح پھیل چکی تھی اور چونکہ یہ دونوں بزرگ شخصیتیں ہمارے جلسہ کو قدوم میمنت لزوم سے اولین مرتبہ ممتاز فرما رہی تھیں۔ ضلع جالندھر بلکہ قسمت جالندھر سے بھی مشتاقان دید کھنچ کر چلے آئے۔ دوسرے اہل علم وفضل کے جلیل الشان وجود بھی خدا کے فضل سے اتنی کشش رکھتے ہیں کہ علم وعمل کے متوالے حسب دستور دور دور سے ان کے فیوض علم ومعرفت سے دامن بھرنے کے لئے جوق جوق پہنچے کہ جلسہ گاہ ہر اجلاس میں بھرپور رہی۔

علامہ سید سلیمان صاحب ندوی اور خواجہ عبدالحی صاحب نے معائنہ کے بعد اپنی اولین تقریر میں صرف مدرسۃ البنات ہی کا ذکر کیا حضرت علامہ کی اس رائے گرامی سے جو اسی اشاعت میں دوسری جگہ درج ہے یہ واضح ہے کہ علامہ موصوف نے کامل چار گھنٹے معاینہ وامتحان میں صرف کرکے مدرسۃ البنات کے نصاب و نظام کو کس وقت نظر سے دیکھا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس تقریر میں مدرسۃ البنات کی تعریف میں بہت کچھ ارشاد فرماکر نہ صرف کارکنان انجمن کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ بلکہ اس معصوم درسگاہ کی اہمیت وعظمت کے بارے میں بہت بڑی سند عطا فرمائی۔ افسوس ہے کہ وہ تقریر اس اشاعت میں درج نہیں کی جاسکی۔ خدا نے چاہا اور اس تقریر کے نوٹ مرتب کئے جاسکے تو آئندہ اشاعت میں اس تقریر کا خلاصہ درج کردیا جائیگا۔ البتہ چند فقرے جو یاد رہ گئے ہیں اور وہ بھی مفہوم کے اعتبار سے درج ذیل ہیں:-

"میں نے آج تک لڑکیوں کے لئے ایسا مدرسہ کہیں نہیں دیکھا۔ میں مدرسہ میں یہ گمان کررہا تھا کہ میں مدینہ کی گلیوں میں ہوں۔ میں نے لڑکیوں سے بعض مسائل پوچھے جن کا جواب انھوں نے ایسے درست طریقے سے دیا کہ بعض مولوی بھی نہیں دیسکتے۔ جس قدر میں اس مدرسہ کی تعریف کروں کم ہے۔ صفائی کا انتظام بھی بہت اعلیٰ ہے۔ پردے کا اہتمام نہایت ضروری طور پر کیا جاتا ہے۔ بچیوں کی حفاظت اعلیٰ طریق پر ہورہی ہے۔ اور یہ مدرسہ تعلیم کا پورا حق ادا کررہا ہے۔"

قریباً اسی قسم کے خیالات کا اظہار حضرت خواجہ عبدالحی صاحب پروفیسر تفسیر جامعہ ملیہ دہلی نے اپنی تقریر میں کیا۔ اور یہ جملہ ارشاد فرماکر کہ "میں نے مدرسہ کی تعریف جس قدر سنی تھی اس سے بہت بڑھ کر پایا"۔ بہت مسرت واطمینان کا اظہار فرمایا۔ خواجہ صاحب کے ان الفاظ کا اعادہ صدر مکرم ڈاکٹر اسمٰعیل خاں صاحب نے بھی فرمایا کہ "میں نے اس مدرسہ کی نسبت جو کچھ سنا تھا اسے اس سے بہت بلند پایا"۔

اس ضمن میں یاد آگیا کہ آج سے قریباً چھ سات برس سے پیشتر جب مولانا ظفر علی خاں مدرسۃ البنات میں تشریف لائے تو خلاف توقع مدرسۃ البنات میں اسلامیت وعربیت کی سدح پرور فضا دیکھ کر انجمن کے جلسے میں تقریر کرتے ہوئے ازراہ توصیف استعجاباً فرمایا "میں محو حیرت تھا کہ اس وقت جالندھر کے کسی مدرسے میں بیٹھا ہوں یا مکہ معظمہ میں بیٹھا بنات عرب کے فصیح وبلیغ مکالمات سن رہا ہوں"۔ اہل بلاغت کے نزدیک اس پاکیزہ تشبیہ سے بہتر توصیف مدرسۃ البنات کی عربی تعلیم اور اسکی اسلامی فضا کے بارے میں کیا ہوسکتی ہے؟ اب علامہ سید سلیمان صاحب نے اس تشبیہ کا اعادہ فرماکر مدرسۃ البنات کی سند عزوشرف پر مزید مہر ثبت فرمادی ہے۔

خاص قابلِ ذکر امور:۔

جلسہ کی یہ مختصر روئداد مکمل نہ ہوگی۔ جب تک چند ایک ضروری امور کا تذکرہ نہ کر دیا جائے۔

اول۔ عالیجناب نواب حبیب الرحمٰن خاں شروانی صدر یار جنگ بہادر شرکت جلسہ کی تیاریوں میں تھے کہ ایک رکاوٹ نے ان کو اپنا ارادہ کو فسخ کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس بارے میں انکا تار آگیا۔ ارکان انجمن اللہ کی رضا پر راضی ہوگئے مگر خلاف توقع اجلاس اول کی پہلی نشست میں عالیجناب نواب مظفر خاں صاحب کی معیت میں محترم نواب نثار علی خانصاحب قزلباش رئیس لاہور تشریف لے آئے اور نواب صدر یار جنگ بہادر کی کرسی صدارت کے خلا کو ارکان انجمن کی استدعا پر نواب نثار علی خانصاحب کی ذات گرامی نے پُر کر دیا۔ اور پانچ سَو روپیہ عطا کرنیکا اعلان فرمایا۔

دوم۔ مسز کیرو نے جو ایک نیک نفس انگریز خاتون ہیں۔ اور مسٹر کیرو ریونیو کمشنر کوئٹہ بلوچستان کی اہلیہ کرمہ ہیں۔ جناب نواب مظفر خانصاحب کی معرفت مدرسۃ البنات سے ہمدردی کے طور پر مبلغ پچاس روپے عطا فرمائے۔ اہل جلسہ نے نعرہ ہائے تکبیر اور مسز کیرو کے شکریہ کے الفاظ کے ساتھ اس اعلان کو سنا۔

سوم۔ مقامی اسلامیہ ہائی سکول کے قابل اور دردمند اسلام ہیڈ ماسٹر جناب مستنصر باللہ ایم اے کی پیدا کردہ اسلامیت کے زیر اثر وہاں کے اساتذہ نے مبلغ بیس روپے اور طلبہ نے ایک ایک پیسہ جمع کر کے مبلغ ساڑھے پانچ روپے مدرسۃ البنات کی نذر امداد میں بھیجے۔ جزاہم اللہ جزاء جزیلا۔

چہارم۔ مولٰنا یوسف سلیم چشتی پرنسپل اشاعت اسلام کالج لاہور کی معیت میں ان کے دو ہونہار شاگرد بھی تقریروں کے لئے تشریف لائے تھے انھوں نے بھی ایک ایک روپیہ اپنی جیب سے اور ایک روپیہ اپنے کالج کے بیت المال سے دیا۔ اور بے حد قابل قدر یہ امر ہے کہ مولوی عبد القادر صاحب متعلم اشاعت اسلام کالج لاہور نے یہ جو رقم ایک روپے کی عطا کی ہے۔ وہ لاہور کو واپسی کے کرایہ کے لئے تھی۔ اور وہ خود کسی اور سبیل سے کرایہ لیکر لاہور پہنچے۔ اور یہ وہ صدیقی جذبہ ہے۔ جس پر انجمن حمایت اسلام لاہور، اشاعت اسلام کالج لاہور اور مولانا یوسف سلیم چشتی کو مسرور ہونا چاہیئے کہ ان کے زیر تربیت ایسے جوہر جلا پا رہے ہیں۔ جو اسلام کے نور اور اس کی عزت کے فروغ کا موجب ہو سکتے ہیں۔

پنجم۔ چندے کی اپیل کے وقت حضرت عبدالحق عباس بانی مدرسہ کی معیت میں جو رقم موجود تھی۔ وہ حضرت موصوف نے پیش فرما دی۔ ان تین روپے تین آنوں میں سے ایک روپیہ مولوی عبدالباری صاحب بی اے رئیس لائلپور نے از راہ عزت و عقیدت بیس روپے میں اور دوسرا دس روپے میں یہ کہہ کر خرید فرمالیا کہ کاش میں اپنی تمام پونجی اور اپنی ساری جائداد میں ان جواہرات کو خرید سکتا۔ باقی تین آنوں میں سے ایک آنہ جناب خواجہ فیض لدھیانوی منشی فاضل کے جذبہ محبت نے ایک روپے میں لے لیا۔ اور باقی دو آنے دردمند اسلام، مخدومہ قوم اور شہر جالندھر کی مشہور نیک طینت خاتون بیگم صاحبہ ڈاکٹر فرزند علی نے پندرہ روپے میں خرید فرمالیا۔ اللہ تعالےٰ اس اہل اللہ (حضرت عبدالحق عباس سلمہ

اس کے عموں سمیت زندہ رکھے۔

ششم۔ عالیجناب نواب مظفر خاں صاحب نے باوجود ان بے پناہ ذمہ داریوں کے جو ان کے سر پر صدارت انجمن کی عائد ہو رہی ہیں۔ بالخصوص انجمن کی آئندہ طلائی جوبلی کی بے حد مصروفیتوں کے مدرسۃ البنات کی عظمت مقاصد اور ضرورت وقت کا عملی اعتراف فرماتے ہوئے جلسے میں تشریف لا کر ایک نشست کو فخر صدارت بخشا۔ اور ان کی معیت میں نواب نثار علی خاں اور جناب فاضل سید محمد علی صاحب سابق پرنسپل اسلامیہ ہائی سکول کی آمد نے جلسے کی کامیابی کو چار چاند لگا دئے۔ اور پانچ سو روپے حبیب خاص سے عطا کرنے کا وعدہ فرمایا۔

ہفتم۔ حضرت خواجہ عبدالحی صاحب پروفیسر تفسیر جامعہ ملیہ دہلی کے علاوہ علامہ سید سلیمان صاحب ندوی نے اپنی کبرسنی کے مقتضیات سے بے نیاز ہو کر مدرسۃ البنات کی حقیقت بچشم خود ملاحظہ فرمانے کی غرض سے لکھنؤ سے بھی پرے سے تشریف لانے کی زحمت گوارا فرمائی۔

اس تقریب پر انجمن کو جو زر اعانت ملا۔ اسکی تفصیل اگلی صفحات میں درج ہے۔

خدائے عزوجل کا بیشمار شکریہ ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے اس اجلاس کو کامیابی بخشی۔ اور یہ دو نو ایام بخیر و خوبی گذرے۔

شکریہ:-

آخر میں انجمن ان تمام علمائے ربانی، قائدان ملت اور ہمدردان اسلام کی بے حد شکر گذار ہے۔ جن کے ارشادات سے سامعین نے استفادہ کیا اور ان کی زحمت سفر اور مشقت تقریر کا ثواب اللہ تبارک وتعالےٰ کے ہاں محفوظ ہو گیا۔

سامعین کرام کا بھی شکریہ واجب ہے کہ انھوں نے کمال تہذیب اور انتہائی خاموشی سے بزرگان دین اور اہل علم و فضل کے کلمات مبارکہ کو سنا۔

انجمن جماعت خاکسارانِ مقامی کی بھی بیحد ممنون ہے کہ اس نے انتظام جلسہ میں ارکان انجمن کا ہاتھ دونوں دن تمام اوقات جلسہ میں حاضر رہ کر بہت تندہی اور ہمت سے بٹایا۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین	(ادارہ)

مدرسۃ البنات کی ماہانہ روئداد

سالانہ امتحانات:- مدرسہ کے امتحانات ۴ر مارچ کو شروع ہو گئے تھے اور تھوڑے تھوڑے وقفہ سے تمام جماعتوں کے امتحان ۲۹ر مارچ تک ختم ہو سکے۔ اسی وجہ سے یکم اپریل کو نتائج نہ نکل سکے اور نہ نئی جماعت بندی عمل میں آئی۔ امید ہے پندرہ اپریل تک یہ سب کام ختم ہو جائیں گے۔

اگرچہ مدرسہ کی جماعت بندی دستور کے مطابق یکم اپریل کو نہیں ہوئی مگر نیا داخلہ زور شور سے شروع ہے اور درجات خصوصیہ اور بعض دیگر جماعتوں۔ ادیب۔ ادیب عالم و فاضل وغیرہ میں باقاعدہ تعلیم شروع ہو چکی ہے۔

مدرسہ کا سالانہ مردانہ جلسہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ مارچ کو بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اس تقریب سعید پر طالبات و معلمات محترمات نے تمام مدرسہ کو دلہن کی طرح سجایا اور ایک بہت بڑے سائبان کے اندر طالبات کی دستکاری کی نمائش کی۔ ان ایام میں ملک کے مشہور علماء و فضلاء اور رؤسا نے مدرسہ کا معائنہ فرمایا۔ اور طالبات کا ہر مضمون میں امتحان لینے کے بعد پوری تشفی اور مسرت کا اظہار فرمایا۔

امداد نادار طالبات:- اس سلسلہ میں محترمہ ہمشیرہ جناب ڈاکٹر عبدالرشید صاحب سول ہسپتال جالندھر نے صوف کی ایک رضائی بھجوائی۔ اور محترمہ دختر چودھری محمد محمود علی صاحب سب انسپکٹر خیر پور نے بمد زکوٰۃ کچھ ازار بند۔ دوائیں اور بٹن کلپ وغیرہ ارسال فرمائے۔ جزاھما اللہ خیر الجزا۔

ایک محسنہ مدرسہ کی وفات:- نہایت افسوس سے تحریر کیا جاتا ہے کہ محترمہ والدہ صاحبہ امتیاز سلطانہ و اختصاص سلطانہ معلمات مدرسۃ البنات نے طویل علالت کے بعد یکم اپریل کو دن کے دو بجے انتقال کیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ان پاک نفس خواتین میں سے تھیں جن کو مدرسۃ البنات سے والہانہ شغف ہے۔ وہ مدرسۃ البنات کو کسی حالت میں فراموش نہ کرتی تھیں۔ گذشتہ تعطیلات گرمائی کے دونوں مہینے مرحومہ نے باوجود علالت طبع کے زر اعانت کی فراہمی کے لئے اپنی محترم بیٹیوں کے ساتھ دشت و جبل کی سفری زحمتوں کو برداشت کرتے ہوئے صرف فرمائے اور اسی سفر کے بعد ان کا مرض شدت پکڑ گیا۔ ابھی چند روز کا ذکر ہے کہ سالانہ جلسے کی تقریب کا سنکر بار بار یہی فرماتی رہیں کہ مجھے بھی جلسے میں لے چلو حالانکہ جسم میں حرکت کی سکت نہ تھی۔ ان کا مدرسے سے دلی لگاؤ اس کی ترقی اور اس کی مدد کے لئے دن رات کی تگ و دو کا صلہ انھیں اللہ تبارک و تعالیٰ ضرور ملیگا۔ خدائے پاک کی رحمت ان پر سایہ کئے رہے اور وہ فوز عظیم حاصل کریں۔ مدرسہ میں ان کی وفات کا خاص اثر لیا گیا۔ تمام طالبات نے قرآن کریم کے پارے پڑھ کر مرحومہ کی روح کو ثواب پہنچا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ایک اور المناک موت:

یہ خبر نہایت الم وملال سے درج کی جاتی ہے کہ بتاریخ ۱۳ مارچ عزیزہ فضل بیگم متعلمہ جماعت اول مدرسۃ البنات لیلیہ (بورڈر) ۹ سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہو جانے سے اس دنیا سے رحلت کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کے والد جناب نور محمد صاحب شہر ٹانگا صوبہ ٹانگانیکا (افریقہ) میں محکمہ ریل میں ملازم ہیں۔ موصوف نے مرحومہ کو اس کی والدہ سمیت مدرسۃ البنات میں بغرض تعلیم بھیجا۔ اس نے ایک سال تک تعلیم پائی۔ مرحومہ کو پہلے ٹائیفائڈ بخار کا حملہ ہوا جس سے شفایاب ہو کر وہ اپنی تعلیم میں مصروف ہو گئی کہ اس بخار کا پھر دوسرا حملہ ہوا اور پھر صحت یاب ہو گئی۔ ابھی چلنے پھرنے نہ پائی تھی کہ اس کی گردن میں پھوڑا نکل آیا۔ محترم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب عباسی کے مشورے سے اسے داخل ہسپتال کیا گیا جہاں اسے پھوڑے کے اپریشن کے بعد صحت ہو گئی۔ لیکن وہ انتہائی حد تک کمزور ہو کر ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ گئی تھی۔ وہ اس علالت کے دوران میں یہی پکارتی رہی کہ مجھے لونڈ (لندن) میں لے چلو۔ حتیٰ کہ اس ضد میں کھانا پینا تک ترک کر دیا۔ ناچار معالجوں کو اسے ہسپتال سے رخصت کرنا پڑا۔ یہاں آ کر ڈاکٹر عبدالودود صاحب نے کمال توجہ سے علاج شروع کیا۔ اور وہ اللہ کے فضل سے بہتر حالت میں ہو گئی۔ اور ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس کے متعلق اطمینان کا اظہار فرمایا۔ اسی دوران علالت میں مرحومہ کے اعزا اسے وطن لے جانے کیلئے آئے۔ مگر اس کی محترم والدہ نے کہا کہ جیسی تیمارداری، امداد اور علاج یہاں ہو رہا ہے اس کا عشر عشیر بھی وطن میں میسر نہیں ہو سکتا۔ نیز کہ عزیزہ کے والد صاحب نے بھی یہیں رہنے کی ہدایت کی ہے۔ وہ محرم الحرام کی دس تاریخ کو یک بیک بیہوش ہو گئی۔ انجمن مدرسۃ البنات کے نائب صدر کیپٹن ڈاکٹر غلام محمد صاحب حضرت مدیر کے دفتر میں موجود تھے۔ انھیں فی الفور اطلاع دی گئی۔ اور ادھر ڈاکٹر عبدالودود صاحب کی طرف آدمی بھیجا۔ مگر آہ اس کی معصوم روح جنت کے باغوں میں پہنچ چکی تھی۔

مرحومہ کی وفات کا مدرسہ میں بہت رنج ہوا۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے والدین اور اس کے اعزہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ حمیرا

نتائج اور داخلہ:

مورخہ ۹ ماہ حال کو تمام مدرسہ کے نتائج امتحانات کا اعلان ہو کر جماعت بندی ہو گئی ہے اور تعلیم باقاعدہ شروع ہے۔ داخلہ ہو رہا ہے۔ جو اصحاب اپنی بچیوں کو مدرسہ میں داخل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ انھیں اپریل ہی میں داخل کرنے کی سعی کریں۔ کیونکہ مزید تاخیر سے نئی طالبات کو زیادہ محنت اور زیادہ تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔

مدرسہ کا نصاب اور قواعد معلوم کرنے کے لئے منشور (پراسپکٹس) طلب فرمائیے جس کی ترسیل مفت کی جاتی ہے۔

حمیرا

سر معلمہ مدرسۃ البنات

جمعیت المسلمات

مورخہ ۱۰ر مارچ کو ڈیڑھ بجے مدرسۃ البنات میں جمعیۃ المسلمات کی ایک عام میٹنگ منعقد ہوئی۔ ممبروں کے دیر سے آنے کی وجہ سے کارروائی دیر سے شروع کی گئی۔

سب سے پہلے محمودہ بیگم متعلمہ مدرسۃ البنات نے ایک نظم "میرا اسلام" بے جا پُرشور لہجہ میں پڑھ کر سنائی۔

پھر استانی امتیاز سلطانہ و حافظ زبیدہ نے ملکر ایک نظم کہی۔

ان کے بعد محمودہ بیگم کے ساتھ چند لڑکیوں نے ملکر ایک نظم جو اسلامی جذبات کا مظہر تھی سنائی۔ حاضرات بڑی توجہ اور خاموشی سے سن رہی تھیں۔

محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ نے "محرم پر رسومات قبیح" اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا درجہ بیان کرتے ہوئے انکے نقش پا پر چلنے کی تلقین کی۔ اور زبیدہ حافظ نے ایک نعت نہایت اچھے لہجے سے پڑھ کر حاضرات کو محظوظ کیا۔

عزیزات محمودہ بیگم و نسیم افزا نے دو عمدہ نظمیں یکے بعد دیگرے اچھی آواز سے پڑھ کر سنائیں جنھیں حاضرات نے بہت پسند کیا۔

پھر دو چھوٹی لڑکیوں نے "ہم پر دیا کرو بھگوان" ہندی دعا خوش الحانی سے سنائی۔ پانچ بج چکے تھے۔ میٹنگ برخاست کردی گئی۔

ہمارے شہر میں کوئی زنانہ انجمن نہیں ہے۔ سوائے جمعیۃ المسلمات کے۔ میں جالندھر کی بہنوں کی خدمت میں پرزور اپیل کرتی ہوں کہ آپ اس انجمن کی ممبر بنکر مدرسۃ البنات کی معاونت کرتے ہوئے ثواب دارین حاصل کریں۔

آدابِ سیر

(جناب عبید الحق خانصاحب الطالب الندوی)

جب کوئی لڑکی گھر سے مدرسے کی طرف یا مدرسہ سے گھر کی طرف قصد کرے تو وہ راستے میں اپنی دوسری بہنوں اور سہیلیوں سے باتیں نہ کرے اور نہ کندھوں کو مٹکاتی، ہاتھوں کو ہلاتی، ادھر ادھر دیکھتی ان عورتوں کی طرح چلے جو بدتمیز و بے ادب ہیں۔ بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ نیچی نگاہ سے اپنی راہ کو دیکھتی ہوئی چلے تو بائیں کنارے پر ہوکر۔

اور ہر لڑکی کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس کا بلا سبب راستہ میں ٹھہرنا خواہ وہ کتنا ہی قلیل کیوں نہ ہو نہایت مذموم عادات میں داخل ہے۔

اور جب کبھی سیر کو جانا ہو تو اکیلی یا کسی خادم کے ہمراہ نہ چلے بلکہ اپنے والد بزرگوار یا کسی محرم کے ساتھ سیر کو نکلے اور ہمیشہ ان کے ساتھ ساتھ رہے۔ نہ ان سے آگے بڑھے اور نہ پیچھے رہے۔ اور ایسا بھی نہ ہو کہ وہ ہر وقت اپنا ہی خیال رکھے اور اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کا کوئی لحاظ نہ کرے۔ بلکہ اسے چاہئے کہ فرصت کے وقت وہ ان کو اپنی نگرانی میں رکھے کہ وہ ایسے سخت کھیل نہ کھیلیں جو ان کی صحت پر برا اثر ڈالیں۔

حضرت علامہ سید سلیمان ندوی اعظم گڈھی
کی رائے گرامی
مدرسۃ البنات کے متعلق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں نے ۲۷۔ اپریل ۱۹۳۸ء کو ۸ بجے صبح سے قریباً ۱۲ بجے تک مدرسۃ البنات جالندھر کا معائنہ کیا۔ میرے ساتھ نواب محمد حیات قریشی صاحب۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل خاں آگرہ اور مولانا عبدالحق عباس صاحب اور دوسرے حضرات تھے۔ میں نے بچیوں کے درجے۔ انکے رہنے کے کمرے، پڑھنے کے حصے دیکھے، مجھے بتایا گیا کہ اسوقت مدرسہ میں پانچ سو لڑکیاں زیر تعلیم ہیں۔ جن میں سے سوا سو کے قریب دارالاقامہ میں رہتی ہیں۔ جن کم سن لڑکیوں کو میں نے دیکھا انکو صاف ستھرا اور سب کو ایک ہی لباس و رنگ، نیلے رنگ کے نیچے کرتوں اور شلواروں اور سفید دوپٹوں میں دیکھا، جو سادگی اور یکسانی کے ساتھ اچھے معلوم ہوتے تھے۔ سونے اور رہنے کے کمرے، پلنگ اور بستر صاف تھے۔ مدرسہ اور دارالاقامہ کی دیواریں پردہ پوش تھیں۔ بڑی لڑکیاں پردوں میں تھیں۔

اس زمانہ میں جبکہ نئی تعلیم نے ہمارے لڑکوں کے دل و دماغ کو برباد اور ہمارے تمدن و اخلاق اور مذہبی احساس و تعلیم کی بنیادوں کو سست کر دیا ہے، ہمارے لئے اپنے گھروں اور خاندانوں اور اگلی نسل کی اولادوں کو بچانے اور ان میں اسلامی تعلیم و تمدن اور عقائد و اعمال کو محفوظ رکھنے کا ایک ہی طریقہ تھا کہ ہم اندرونی خانگی زندگی کی بنیادوں کو صحیح مذہبی اصول پر قائم کریں، ورنہ خدانخواستہ وہ سیلاب جس نے ہماری مردانہ نشستوں کو تہ و بالا کر دیا ہے اگر ہمارے گھروں کے اندر بھی پہنچ گیا تو ہماری زندگی کبھی تباہی سے بچ نہیں سکتی، اسی اصول کے ماتحت قوم کے محسن اور اسلام کے مخلص خادم مولٰنا عبدالحق عباس صاحب نے جالندھر میں مدرسۃ البنات کی بنیاد ڈالی ہے۔ جہاں بچیوں کو مشرقی تہذیب و تمدن اور ترقی پذیر اصلاحات کے ساتھ ضروری علوم حساب و جغرافیہ و تاریخ ضمنی طور سے اور عربی زبان، مختصر تفسیر، مختصر حدیث، ضروری فقہ، عقائد و کلام کی کتابیں اساسی طور سے پڑھائی جاتی ہیں اور اسکے نتائج ہمت افزا ہیں۔

میں نے مدرسہ مذکور کی ظاہری دیکھ بھال کے علاوہ اسکا تعلیمی نظارہ بھی کیا، اونچے درجہ کی لڑکیوں کا امتحان پردہ کے نیچھے سے کئی حضرات کی موجودگی میں لیا، قرآن پاک کا ترجمہ کرایا اور ترجمہ کی نسبت سوالات کئے۔ مختصر صحیح مسلم سے نذر و منت

کی حدیثوں کے معنی پوچھے اور مطلب دریافت کیا۔ ایک عربی ریڈر سے کچھ شعر پڑھوائے اور ترجمہ کرائے۔ پھر میں نے ان سے اردو علم کلام کی ایک کتاب سے حرمتِ سود کے اسباب استفسار کئے۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب کی فرمائش سے، اردو کے ایک دو جملوں کی عربی بنوائی۔ مجھے اسکے اظہار میں بڑی مسرت ہے کہ طالبات نے تمام سوالوں کے جوابات اچھے دئے اور سمجھ کر دئے میرے لئے یہ نظارہ بیحد تعجب انگیز تھا کہ وہ زبان جس کو ہمارے بچے بھلا چکے ہیں، ہماری بچیاں انکو محفوظ کرنے کی کوشش میں لگی ہیں، اور ان گرتے ستونوں کو جن کو ہمارے مرد چھوڑ چکے، ہماری عورتیں پکڑے کھڑی ہیں۔

اللہ تعالےٰ ان کی کوششوں میں برکت دے کہ ہماری خانگی زندگی مغربیت کے تباہ کن اثرات سے محفوظ رہے اور اس امر کا احساس سکے بدولت ہمارے علم و عمل میں زندہ اور بیدار رہے۔

آخر میں یہ دیکھکر اور بھی تعجب ہوا کہ میں نے ان طالبات کی ہمت افزائی کے لئے عربی میں تھوڑی سی جو تقریر کی اس کو انھوں نے پوری طرح سمجھا اور یہ لڑکیوں کے لئے کوئی معمولی بات نہیں۔

عورتوں کے لئے عربی تعلیم اور ایسی مذہبی تعلیم فرض کفایہ سہی مگر یہ فرض کفایہ کہیں ادا بھی تو ہو۔ خدا کا شکر ہے کہ اس فرض کفایہ کے ادا کرنے کے لئے ہمارے ملک میں ایک گوشہ پیدا ہو گیا ہے۔ ضرورت ہے مسلمان ادھر توجہ کریں اور اس فیض و برکت سے فائدہ اٹھائیں۔ والسلام

سید سلیمان ندوی

یکم صفر ۱۳۵۷ھ - ۲ر اپریل ۱۹۳۸ء

حضرت سید محمد علی جعفری ایم۔اے سابق پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور کی رائے عالیہ مدرسۃ البنات کے متعلق

بِاسْمِہٖ سُبْحَانَہٗ

مجھے مدرسۃ البنات جالندھر کے حالات پہلے سننے بعدہٗ پڑھنے اور آج بتاریخ ۲۶ر مارچ ۱۹۳۸ء دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

فی الحال مدرسہ کی طالبات کیلئے مناہجِ تعلیم اور اسکے دارالاقامہ کی لیلیات کیلئے مناہج تربیت ماشاء اللہ نہایت قابلِ

اطمینان ہیں۔ علاوہ دیگر درسیاتِ مروجہ مثل اردو اور فارسی اور انگریزی زبانوں کے اور علاوہ دیگر علوم مثل حساب و تاریخ و جغرافیہ و حفظِ صحت کے اور علاوہ دیگر فنون مثل تدبیرِ منزل اور تقریر و خطابت اور ڈرائنگ اور اسعافِ منزل اور فرسٹ ایڈ کے زبان و ادب عربی کی تعلیم جو کلام اللہ و کلام الرسول کے سمجھنے کا ذریعہ ہے اور معارفِ اسلامیہ مثل تفسیر و حدیث اور حضور سرورِ کائنات کے سوانح حیات اور روزانہ ضروریات کے متعلق بعض فقہی مسائل و احکام اوامر و نواہی کی تعلیم جو حفظِ دین کے لئے نہایت مبارک اقدام ہے اور صنعت و حرفت و دستکاری اور اسلامی تہذیب و تمدن و آداب معاشرتِ شرعی اور کھانے پکانے اور کپڑے سینے کی تعلیم و تربیت اور خوبی بالائے خوبی حجاب کا پورا بندوبست جو طالبات کی عفت و طہارتِ نفس کا ضامن ہے مدرستہ البنات کے خصوصیات ہیں۔ مدرسہ اور دارالاقامہ کا ضبط و نظم قابلِ اطمینان ہے اور قیام و طعام و ورزش و نگرانی و پابندیٔ اوقاتِ نماز وغیرہ کا انتظام عمدہ ہے۔ تعلیم سے زیادہ ضروری تربیت ہے اور اسکا اس مدرسہ میں خاص لحاظ رکھا ہے

اس مدرسہ کے بانی جناب مولانا عبدالحق عباس صاحب ہیں۔ ان کا یہ عملِ صالح ملک و ملت کے لئے ایک صراطِ مستقیم کی ہدایت ہے اور ایک قابلِ تقلید منہاج اور نمونہ ہے۔ کیا اچھا ہوتا اگر مسلم لڑکوں کے لئے بھی کچھ تغیر کے ساتھ تقریباً اسی قسم کے اصول پر دارالعلوم اور دارالاقامے قائم ہوتے۔ اللہ جل شانہٗ ملتِ اسلامیہ کو یہ توفیق کرامت فرمائے کہ وہ اس ادارۂ مبارکہ کی کماحقہٗ امداد کرے اور اس کی پیروی کر کے اپنی تعلیم و تربیت کی تطہیر کرے۔

اس تیرہ خاکِ ہند میں ایسے انحراف کی مثالوں کی کمی نہیں کہ ابتداءً دراصل مدارس قائم تو ہوئے علوم والسنۂ مشرقیہ کی تعلیم اور دینی تعلیم و تربیت کے لئے لیکن انجام کار وہ اس ناہنجار زمانے کی روش اور یورپ کی تہذیب و تمدن کے سیلاب اور یورپ زدہ حضرات کے اثر و نفوذ سے محفوظ نہ رہ سکے۔ اپنے باطن کی خوبی اور ابتدائی اصل مقدس مقصد کو برقرار نہ رکھ سکے۔ اپنی نورانی صورت کو مسخ کر بیٹھے۔ اور یورپ کے فلسفۂ حیات اور مغربی تہذیب و تمدن و معاشرت کے گہوارے بن گئے۔ دست بدعا ہوں کہ اللہ تبارک و تعالےٰ جناب مولانا عبدالحق عباس صاحب سلمہ العالی کو طولِ عمر بمعیت قوت و صحت و ثروت اور انکے ارادۂ مبارکہ کو استقامت عنایت فرمائے اور اس ارادۂ مبارکہ کو نظرِ بد اور یورپ زدہ حضرات کی دستبرد سے محفوظ رکھے۔

فی الحال مدرستہ البنات میں ۱۵ معلمات اور تقریباً پانچسو متعلمات ہیں۔ از انجملہ تنو سے زیادہ لیلیات ہیں۔ مدرسہ اور دارالاقامہ کرایہ کے مکانات میں ہیں۔ انجمن مدرستہ البنات نے سات گھماؤں اراضی مدرسہ اور دارالاقامے کی تعمیر کے لئے خرید کی ہے۔ آیندہ ضروریات کے پیش نظر اس قدر اراضی مکتفی نہیں ہے۔

فی زماننا بعض ارکان انجمن حمایت اسلام لاہور بالخصوص حضرت صدر انجمن جناب نواب مظفر خاں صاحب بالقابہ انجمن حمایت اسلام کی گولڈن جوبلی کی تقریب سے بالخصوص مسلم نسوان کی تعلیم و تربیت اور فرزندان اسلام کی صنعت و حرفت و دستکاری اور دین کی تعلیم و تربیت کے پیش نظر فراہمی سرمایہ میں مصروف ہیں۔ اللہ عزوجل ارکانِ انجمن حمایت اسلام کو یہ توفیق کرامت

فرمائے کہ وہ لاہور کی مسموم فضا اور آفاتِ ارضی وسفلی سے مسلم طالبات کو محفوظ اور مامون رکھنے کے لئے اس سرمایہ کا معتد بہ حصہ انجمن مدرسۃ البنات کو اس غرض سے تفویض کریں کہ وہ جالندھر میں ایک سو ایکڑ اراضی خرید کرکے مدرسۃ البنات کے منہاج پر مسلم اُناث کی صنعت وحرفت ودستکاری اور دین کی تعلیم وتربیت کے لئے ایک ایسے مرکزی دارالعلوم اور دارالاقامے کی تعمیر کی بنا ڈالے جس میں کبھی آیندہ دس ہزار طالبات تعلیم وتربیت پا سکیں۔

اس وقت کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ملت اسلامیہ اپنا سب سرمایہ اور اپنی پوری قوت اور اپنے تمام وسائل ملت کے اعلیٰ واوسط وادنےٰ طبقہ کے ذکور وانات کی صنعت وحرفت ودستکاری اور دین کی تعلیم وتربیت پر صرف کرے۔ جن اطفال وفرزندانِ اسلام ذکور واناث میں غیر معمولی ذہانت وقوت وقابلیت واستعداد مشاہدہ ہو صرف ان کو خاص یعنی اعلےٰ تعلیم دینے کا انتظام کرے اور باقی سب کو مدرسۃ البنات جالندھر کے منہاج پر عام تعلیم وتربیت یعنی صنعت وحرفت و دستکاری اور دین کی تعلیم وتربیت دیکر مفید اور متدین زندگی بسر کرنے کے لائق افرادِ کاسبہ بنائے۔ اس ملک کا موجودہ اعلیٰ تعلیم کا یونیورسٹی نصاب بالخصوص مسلم اناث کے لئے اصلاً وقطعاً مناسب ومفید نہیں ہے۔ انجمن مدرسۃ البنات ملت اسلامیہ پر یہ احسان کرے کہ وہ مسلم اناث کے لئے اعلیٰ تعلیم کا ایک مخصوص نصاب ونظام تجویز اور تیار کرائے جو مسلم اُناث کی یونیورسٹی کی اساس بن سکے۔

حررہٗ محمد علی جعفری عفی عنہ لقلمہٖ

قرآنِ حکیم

(جناب صاحبزادہ محمد معراج الدین شامی)

یہ نظم شامی صاحب نے انجمن مدرسۃ البنات جالندھر کے سالانہ اجلاس میں پڑھی۔ (ادارہ)

خدا کا تو کلام ہے عزیز تیرا نام ہے
تو وجہِ اعتصام ہے۔ تو وجہِ احترام ہے
تجھے وضو کئے بغیر کھولنا حرام ہے

نہاں تھا تو تو حکمتِ خدائے پاک تھی نہاں
ترے ظہور سے ہوئیں ہزار قدرتیں عیاں
تو مظہرِ حکیم ہے پیام تیرا عام ہے

نزول تیرا باعثِ ہدایتِ جہاں ہوا تجھی سے فرقِ خیر و شر زمانہ میں عیاں ہوا
جو تیرا قدرداں ہوا وہی تو شادکام ہے

اٹھا سکے نہ جس کے بھی تجھے زمین و آسماں یہ تاب لا سکے فقط نبیِ آخر الزماں
جبھی تو ان کی ذات پر درود ہے سلام ہے

ہمیں نہ تھی خبر کہ ہے عبودیت کی شان کیا تجھی نے یہ تمیز دی نماز میں بتا دیا
رکوع ہے سجود ہے قعود ہے قیام ہے

عدو کی کوششیں تجھے مٹا سکیں یہ غم نہیں کہ تیرے لفظ لفظ کا ہمارا سینہ ہے امیں
ازل سے تا ابد تجھے ثبات ہے دوام ہے

ہزار قولِ فلسفی کو مسترد کرے کوئی ہزار قیلِ منطقی میں ردّ و کد کرے کوئی
جو چاہے تجھ کو رد کرے تو یہ خیالِ خام ہے

تیرا ہر ایک لفظ ہے کلیدِ بابِ معرفت تو ہی ہے دو جہان میں اک کتابِ معرفت
جبینِ لوحِ کائنات پر بھی تو تیرا نام ہے

ترے وجود سے ہوئی جہاں کے دل میں روشنی حقیقتِ ہدایت و ضلال سب پہ کھل گئی
بنائے شرک و کفر کا تجھی سے انہدام ہے

تیری ضیا رچی ہوئی ہے بزمِ کائنات میں ترا ہے نور جلوہ گر فضائے ممکنات میں
زمانہ جس کی اقتدا کرے وہ تو امام ہے

کرے جو تیری پیروی جہاں میں ہو وہ سرخرو کرے جو تجھ سے روگشی ذلیل ہو وہ کو بکو
کہ تو خدائے لم یزل کا آخری کلام ہے

مسلمان عورتوں کے حقوق و فرائض عقل و نقل کی روشنی میں

(از قلم حضرتِ الفاضل مولانا عبد القیوم صاحب ندوی استاذ تفسیر و دینیات مدرسہ انجمن تبلیغ الاسلام بمبئی)

مسلمانوں پر جب سے مغربی تہذیب اور تمدن کا غلبہ ہوا وہ اپنی ہستی اور اپنے مقصدِ وجود کو بالکل بھول گئے۔ اس میں جہاں ہر رزم و بزم میں شریک رہنے والے مرد ڈوبے، پردہ اور حجلہ عاطفت میں رہنے والی ہماری خواتین اسلام بھی اس بلا سے محفوظ نہ رہ سکیں۔ اس وقت میری مخاطب صرف ہماری وہ بہنیں اور مائیں ہیں جو "یورپ" کی ظاہری بناوٹوں میں آکر اور انکے مکار جال میں پھنسکر اپنی ہستی بھلا بیٹھی ہیں اور اپنے حقوق و فرائض جو ان پر عقل و حکمت اور شرع شریف کی طرف سے واجب ہوئے ہیں چھوڑ بیٹھی ہیں انھیں یاد دلاؤں اور اسی لئے یہ مضمون لکھا گیا ہے۔!!

عورت و مرد کی تخلیق دراصل کائنات کی تکمیل ہے جس سے دنیاوی نظام کی تعمیر اور انسانی اخلاق کی آبیاری ہوتی ہے اور حرکت و عمل کی دنیا اپنا جلوہ دکھاتی ہے۔ اگر عورت کے ساتھ مرد کی یا مرد کے ساتھ عورت کی پیدائش نہ ہوتی تو شاید منشار تخلیق بھی پیدا نہ ہوتا اور نسل انسان کی عظیم الشان تاریخ تھوڑی مدت میں ختم ہو جاتی اسلئے یہ کہنا تو بالکل بجا ہے کہ دنیا کی یہ چہل پہل مرد و عورت کی مشترک جد و جہد کی رہینِ منت ہے عورت اور مرد کے ہاتھوں ہی نے خوشی اور مسرت کے گل کھلا رکھے ہیں۔ ان ہی کے وجود نے محبت و الفت، رافت و رحمت اور تعلق خاطر کی یہ دنیا بسا رکھی ہے اور ان ہی کا ظہور اخلاق و تمدن اور معاشرت کا سرچشمہ بنا ہوا ہے اگر عورت و مرد کا تعاون زندگی کے لمحات میں کارفرما نہ ہوتا تو آج یہ لہلہاتی دنیا اجڑی ہوئی نظر آتی۔ باغ الفت کا کنول کبھی نہ کھلتا قوموں اور نسلوں کے عروج و زوال کی تاریخ کبھی نہ لکھی جاتی اور تمدن و معاشرت کی کھیتی کبھی نشو و نما نہ پاتی۔ غرض دنیا میں جو کچھ ہے۔ غرض دنیا میں جو کچھ ہے وہ سب عورت و مرد کے ظہور و تعاون کا نتیجہ ہے اور انھیں کے وجود نے دنیا کو دنیا نام دے کر اپنی فضیلت فرشتوں سے منوائی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ عورت اور مرد کے تعاون سے ہی فرائض انسانی کی تکمیل ہوتی ہے۔ اگر امداد باہمی کی یہ اسپرٹ مفقود ہو جائے تو ہم زندگی کے کسی شعبہ میں بھی قدم نہیں اٹھا سکتے۔ اسی تعاون کا نتیجہ ہے کہ قانونِ شریعت نے مرد اور عورت کے دوش پر بہت سی ذمہ داریاں ڈالدی ہیں اور ایک کو دوسرے کے حقوق کا نگران بنا دیا ہے۔ کلام الٰہی نے اس اشتراک اور احساس حقوق کو نہایت ہی لطیف پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ ارشاد ہے: هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ تم عورتوں کا لباس ہو اور لِبَاسٌ لَّهُنَّ (پ۲۔ ۷) عورتیں تمھارا لباس ہیں۔
یعنی جس طرح لباس انسانی جسم کے لئے وجہ زیبائش ہے اور اسکے اتارنے سے اس کا حسن زائل ہو جاتا۔ اسی طرح عورت مرد کے

لئے حسن وجمال کا آئینہ ہیں اوران کی باہمی رغبت اور تعاون سے ہی زندگی کا حسن قائم ہے۔ اگر یہ نہو تو مرد وعورت علیحدہ علیحدہ تعمیر کا کوئی نقشہ تیار نہیں کر سکتے۔ آج مغرب کی بے معنی آزادی اور بے روح کی تعلیم نے جس طرح مردوں کو خود فراموش بنادیا ہے اسی طرح اس نے مشرقی عورتوں کو چپ وراست کے تذبذب میں مبتلا کر دیا ہے۔ اور وہ یورپ کی چمک سے مرعوب ہو کر اپنے اصلی مقام کو لنظرانداز کر بیٹھی ہے۔ ہماری جو مائیں اور بہنیں گھر کی چہار دیواری میں اہلی زندگی کے فرائض انجام دے رہی ہیں ان کو نہ تو اپنے حدود سے تجاوز کرنے کی فرصت ہے اور نہ ابھی ان میں اس قسم کے جذبات وخیالات پیدا ہوئے ہیں۔

البتہ وہ خواتین جنھوں نے انگریزی اور فرنگی مدارس میں حساب کتاب کی تعلیم پائی ہے اور کچھ انگریزی الفاظ رٹ لئے ہیں وہ آزادی اور حقوق کی جنگ میں شریک ہو کر بغاوت اور فساد پر آمادہ ہوگئی ہیں۔ اور انھوں نے فرنگی سرگوشیوں کی بنا پر یہ اعلان کر دیا ہے کہ مشرق کی عورتیں اب مردوں کی زیادہ عرصہ تک غلام نہیں رہ سکتیں۔ اور وہ اپنے غصب شدہ حقوق کو حاصل کر کے ہی دم لیں گی۔

حدود اللہ سے تجاوز اور اسکے نتائج

جہانتک حقوق ومساوات اور اعزازی واخلاقی برتری کا تعلق ہے۔ اسلام نے اس بارے میں بڑی فیاضی سے کام لیا ہے اور عورت کو وہ درجہ عنایت فرمایا ہے جس پر مردوں کو بھی رشک آتا ہے۔ اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے سب سے پہلے عورتوں کو ہر طرح کی آزادی بخشی۔ ان کے حقوق ومزایا کی نگہداشت کی۔ ان کو عزت واحترام کا مرکز قرار دیا۔ اور ان کے مذہبی۔ تمدنی اقتصادی اور مالی اشتراک کو تقسیم کر کے مردوں کے دوش بدوش کھڑا کر دیا۔ لیکن اسکے ساتھ ہی اسلام نے مرد وعورت کے جنسی فرائض کی تشریح کر دی۔ اور فطری تفاوت کی بنا پر ہر ایک کے حدود قائم کر دئے۔ موجودہ ذہنیت والی خواتین اگر اپنے حقوق کے لئے کھڑی ہوتیں اور اپنی اعزازی برتری کے اظہار تک اپنی مساعی محدود رکھتیں تو شاید مردوں کی طرف سے مدافعت کی بھی نوبت نہ آتی۔ لیکن ان کا منشا حقوق کا تحفظ نہیں ہے بلکہ حدود اللہ کو توڑ کر جنسی تفاوت کے خلاف بغاوت برپا کرنا ان کا مقصد ہے اور ظاہر ہے کہ اس سے بڑھکر حماقت اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ کہ فطرت کے خلاف جنگ کی جائے اور قوانین الہیہ کے مقابلہ میں اپنا خیالی دستور مدون کر لیا جائے۔

اصل میں ہم کو اس بات پر غور کرنا چاہئے۔ کہ خدائے تعالیٰ نے عورت کو کس لئے پیدا کیا ہے۔ اور مرد کو کس لئے اور ان دونوں کے حدود و فرائض کیا ہیں۔ اگر ہم نے اس حقیقت کو سمجھ لیا اور فرنگی تحریک سے بے نیاز ہو کر ہماری بہنیں اس نقطہ پر پہنچ گئیں۔ تو مشکلات کی تمام گرہیں کھل جائیں گی اور ہم اپنی آنکھوں سے اپنا راستہ دیکھنے لگیں گے۔

پہلے ہمیں اس بات پر نظر کرنی چاہئے کہ عورت ومرد کی جسمانی اور دماغی ساخت میں قدرت نے کیا تفاوت رکھا ہے۔ ہم جب اس مقام پر پہنچتے ہیں تو ہم کو صاف نظر آجاتا ہے کہ مرد عورت کی نسبت زیادہ قوی۔ زیادہ جری۔ زیادہ جفاکش اور زیادہ مستقل مزاج پیدا کیا گیا ہے اور عورتوں پر بعض ایسے مخصوص فرائض عائد کر دئے ہیں جن کو انجام دینے کی خاطر وہ ایک زمانہ تک عملی دنیا سے کنارہ کش رہتی ہیں۔ اور ایک حد تک

ان کو اپنے محدود دوائر میں رہ کر اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش
ہونا پڑتا ہے۔ اس حقیقت سے کون انکار کرسکتا ہے کہ دنیا کے
بعض اہم امور اب تک صرف مرد ہی انجام دیتے رہے ہیں؟
اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ بہت سے کام ایسے ہیں
جن کو خود عورتیں بھی مردوں ہی کے ساتھ مخصوص سمجھتی ہیں۔ آجتک
دنیا میں جتنی جنگیں برپا ہوئیں ان میں مجموعی حیثیت سے کس نے
حصہ لیا؟ رزمی میدانوں میں خاک و خون پر تڑپنے کے لئے
کون آگے بڑھا ملک و ملت کی حفاظت کے لئے اور جان و
مال کی خاطر کس نے سنگینوں اور تلواروں پر وار سہے؟ آج جبکہ
مغربی خواتین کاملاً آزاد ہوچکی ہیں۔ ہم کو خالص عورتوں کی فوج
نظر نہیں آتی اور نہ اس کے لئے مساوات کی دلدادہ خواتین اپنے
شوق کا اظہار کرتی ہیں۔

شاید کہا جائے کہ یہ بھی مردوں کا قصور ہے کہ عورتوں سے
عسکری خدمات نہیں لی گئیں۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر مرد ایسا کر
بیٹھیں تو کیا اس قسم کی زنانہ فوج پوری ذمہ داری کے ساتھ اس
خدمت کو انجام دے سکے گی۔ اور ان مجبوریوں کا کیا تدارک کیا
جائے گا۔ جو قدرت نے ان پر عائد کر رکھی ہیں۔ آخر حالت حمل
میں کوئی خاتون "ہل من مبارز" کا جواب کس طرح دے سکیگی۔

یورپی ممالک کی طرح امریکہ کی عورتیں بھی "آزادی" کی تمام منزلیں
طے کرچکی ہیں۔ اور وہ تمام حقوق حاصل کرچکی ہیں جن پر مرد قابض چلے
آتے تھے حتی کہ فوج اور پولیس کے دروازے بھی ان پر کھولے
گئے اور [illegible]
[illegible]
[illegible] ایک سال کے تجربہ کے بعد [illegible]
[illegible]

"پولیس میں عورتوں کا کام ناتسلی بخش رہا ہے اور
محکمۂ پولیس کو ان کی وجہ سے سوائے مالی خسارہ
کے اور کچھ حاصل نہیں ہوا۔ بلاشبہ عورتوں میں
پولیس کے فرائض انجام دینے کا رجحان بڑھتا
جارہا ہے لیکن یہ صرف مسابقت کے جذبات
تک محدود ہے جو عمل کی سطح پر مفقود نظر آتا ہے!
زنانہ پولیس بندوق کا نشانہ خوب لگاتی ہے
بھاگ دوڑ بھی کرلیتی ہے اور تفتیش جرائم میں
مردوں کی امداد بھی کرتی ہے لیکن فطرت کی
کمزوری کا کیا علاج کہ وہ ڈاکوؤں کا مقابلہ کرنے
میں ناکام ثابت ہوئی!

علاوہ ازیں زنانہ پولیس کے سلسلہ میں جو بڑی
دقت ہے وہ یہ ہے کہ حالت حمل میں وہ معمولی کام
انجام دینے سے بھی قاصر رہتی ہے اور اس طرح
گورنمنٹ پر افسوسناک مالی بار پڑتا ہے۔

میں نے جہانتک غور کیا ہے اس نتیجہ پر پہنچا
ہوں کہ عورتیں اس قسم کے نازک فرائض کا بار
نہیں اٹھا سکتیں۔

کسی مشین کے پرزے اسی میں کام دے سکتے
ہیں جسکے لئے وہ بنائے گئے ہیں۔

(شکاگو ٹریبیون)

[illegible]
[illegible]
[illegible]

گئے ہیں۔ پہلے وہ ہوٹلوں، رستورانوں، ٹریم کاروں، دفتروں، جہازوں اور ریلوے میں کام کرتی تھیں مگر اب ان کو اس قسم کی تمام ملازمتوں سے منع کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح انکو اس بات کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے کہ غروب آفتاب کے بعد بغیر شدید ضرورت کے باہر نہ نکلیں۔ نیز مردوں کے ساتھ اختلاط اور پارکوں میں (رات کے وقت) سیر گشت کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔ جرمن تو عام طور پر اس بات کا خواہشمند ہے کہ عورتیں باورچی خانہ میں بند رہیں اور سینے پرونے میں اپنی زندگی کے سانس پورے کریں۔ انگلستان میں ایسے ادارے قائم ہو گئے جہاں بیویوں کے خلاف خاوندوں کی فریادیں سنی جاتی ہیں اور ان کے ذریعہ بیویوں کے مظالم کا سد باب کیا جاتا ہے۔ یہ سب اسلئے کیا جاتا ہے کہ عورتوں کی آزادی نے مردوں کا ناک میں دم کر دیا ہے اور انکی آوارہ گردی مردوں کے لئے آفتِ جان بن کر رہ گئی ہے۔

آخر الکلام

عورت کے فرائض کیا ہیں؟ اور وہ کس صورت میں اپنی زندگی بسر کرے؟ اس کا جواب بالکل صاف ہے یعنی وہ اپنے مخصوص فرائض کو پوری ذمہ داری کے ساتھ انجام دے مثلاً اولاد کی پرورش اور عورت کا اہم ضروری فرض ہے اسلئے سب سے پہلے اسکو اس پر توجہ دینی چاہئے۔ اسکی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کی جسمانی تربیت کے ساتھ دماغ اور ضمیر کی تشکیل کرے۔ انکو [illegible] اجداد کا صحیح اور موزوں جانشین بنائے۔ ان کا خمیر اخلاق [illegible] کے پہلو بہ پہلو اٹھایا جائے تاکہ وہ جسمانی بلوغ کیساتھ [illegible] ذہنی بلوغ کو پہنچکر اعلیٰ شہری زندگی بسر کرنے کے قابل [illegible]۔

علاوہ ازیں عورت گھر کی ملکہ ہے۔ اس کے فرائض میں گھر کی نگرانی اور مال و دولت کی حفاظت بھی داخل ہے۔ مرد روزی کمانے کی سعی میں گھر کا خیال نہیں رکھ سکتا اور نہ وہ بیک وقت دو کام انجام دے سکتا ہے۔ پس گھر کے اندر اپنے حقوق کی پوری رعایت کے ساتھ عورت کو خاوند کے لئے وجہ تسکین اور سرمایۂ سکون بننا چاہئے تاکہ خاندانی عزت و شرافت کا تاج اس کے سر پر رکھا جائے

ومن اٰیاته ان خلق	اللہ کی نشانیوں میں سے ایک
لکم من انفسکم ازواجا	نشانی یہ ہے کہ اس نے تمھارے
لتسکنوا الیها وجعل	لئے تمھاری ہی جنس کی بیبیاں
بینکم مودة ورحمة	پیدا کیں تاکہ تم کو راحت ملے اور

اللہ نے تم دونوں میں محبت و اخلاص پیدا کیا۔

رہا عورتوں کی تعلیم و تربیت اور ان کے حقوق کا سوال سو اسلام نے اس باب میں وہ قانون جاری کیا آج تک دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اسلام نے مردوں کی طرح عورتوں کے لئے بھی تعلیم کو ضروری قرار دیا مگر کونسی تعلیم؟ انگریزی کے چند الفاظ رٹنے اور مستبد اقوام کے ریس کرنے کی؟ نہیں بلکہ مکارم اخلاق، تزکیۂ نفس اور خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنے کی۔ تاکہ ان میں خودداری کے ساتھ مذہب سے لگاؤ بھی قائم رہے۔ اور وہ اپنے شرف و مجد کا اندازہ بھی لگا سکیں۔

عورت اور تعلیم

(جناب ابو نعیم نشتر جالندھری)

یہ حسین نظم جناب نشتر نے انجمن مدرستہ البنات کے گذشتہ سالانہ اجلاس میں پڑھی (ادارہ)

عورت بہار ہے چمنِ روزگار کی + عورت ہے جانِ زندگیِ مستعار کی
روحِ روانِ کالبدِ کائنات ہے + ہنگامہ آفریں یہی عورت کی ذات ہے
سختی میں سنگ ہے تو نزاکت میں برگِ گل + کہنے کو ایک جزو ہے لیکن محیطِ کل
ذرہ مگر ہے وسعتِ صحرا لئے ہوئے + قطرہ ہے بیکرانیٔ دریا لئے ہوئے
دنیا کی نعمتیں ہیں تو عورت کے ہاتھ میں + عقبے کی جنتیں ہیں تو عورت کے ہاتھ میں
پیدا اسی سے ہے یہ جہاں ابتدا ہے یہ + اگلے جہاں کا حسن یہی۔ انتہا ہے یہ
درویشِ بے نوا کو یہ فرماں روا کرے + چاہے تو اک اشارے سے شہ کو گدا کرے
ماضی سے حال تک جو بڑے آدمی ہوئے + پیدا ہوئے تمام اسی عورت کے بطن سے
اللہ کے بعد سب سے جو ہستی بڑی ہوئی + یعنی محمدِ عربی آخری نبی
فخرِ ولادت آپ کا بھی اس کو مل گیا + صلِ علیٰ یہ شان ہے عورت کی مرحبا
عورت بس ایک معجزۂ کردگار ہے + نقاشِ ہست و بود کا یہ شاہکار ہے

عورت ہے کون؟ کس کا ہے یہ رتبۂ بلند؟ + تعلیم کے جو ناز و شرف سے ہے بہرہ مند
اُس کے فروغِ حسن سے سورج بھی ماند ہے + تعلیم جس کے ماتھے کے جھومر کا چاند ہے
آراستہ جو زیورِ تعلیم سے ہوئی + عورت وہی ہے۔ اس کے برابر نہیں کوئی
عورت ہے ایک آئینۂ تعلیم آب و تاب + اُس کو صدف کہیں تو اسے گوہرِ خوش آب

تعلیم کونسی ہے جو رکھتی ہے یہ وقار؟ + قطرہ کو جو بناتی ہے دُرہائے شاہوار؟
تعلیم وہ ہے۔ اشرفِ مخلوق جو بنائے + انساں کو عرشِ اعظمِ تہذیب پر بٹھائے

موتی جو حسنِ خُلق کے دامن میں ڈالدے + جو سیرتِ بلند کے سانچے میں ڈھال دے
کونین کی فلاح کا جس سے نشاں ملے + حُسنِ عمل سے زندگیٔ جاوداں ملے

تعلیم یہ نہیں جو مروج ہے بالعموم + ہندوستاں میں جس نے مچائی ہے آج دھوم
تہذیب یہ نہیں جو زمانے میں عام ہے + بےغیرتی سے شام و سحر جسکو کام ہے
تہذیب کہئے اس کو۔ یہ تہذیب ہے کہاں + تعمیر کیسی۔ یہ تو ہے تخریب۔ الاماں
تہذیبِ مغربی سے بچو۔ یہ تو زہر ہے + اللہ کا عذاب ہے۔ لعنت ہے۔ قہر ہے
تعلیم کیسی حق سے جو ناآشنا بنائے؟ + تہذیب کیسی جس سے حیا کو بھی شرم آئے؟

تعلیم جو چلائے رہِ مستقیم پر + راضی کرے رضائے خدائے کریم پر
کہئے جسے منارۂ بہبودِ زندگی + حاصل ہو جس سے گوہرِ مقصودِ زندگی
اسلام کے چمن کا گلِ سر سبد ہے وہ + ملت کی درس گاہ کی اعلیٰ سند ہے وہ
قرآنِ پاک اور حدیثِ نبیؐ ہے بس + اللہ بس ہمیں ہے کہ باقی ہے سب ہوس

یہ مدرسہ بنات کا ہے درس گاہِ دیں + تعلیمِ حق کے واسطے ہے مشعلِ مبیں
بجھنے نہ پائے مشعلِ اسلام دیکھنا + اللہ کا مٹے نہ کہیں نام دیکھنا

ہاتھوں کو زرفشاں کرو۔ بیجا ہے ردّوکد
اس کی مدد نہیں۔ یہ ہے اللہ کی مدد

انتشارِ اُمّت

(از جناب منشی دادا میاں صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ سکول پونا)

کچھ سبب تو ہی بتا اے نگۂ شمعِ حرم
کس لئے پھوٹ پڑی ہے ترے ایوانوں میں

ہماری قوم کے حکما قومی تنزل کے مرض کی تشخیص میں ایک مدت سے غور و فکر کر رہے ہیں اور ہر ایک طبیب نے اپنی بند پر وا زی اور

رسائیِ ذہن سے قومی تنزل کے مختلف اسباب قرار دئے ہیں۔ کسی نے نفاقِ باہمی کو، کسی نے جہالت کو، کسی نے رسوماتِ بد اور فضول خرچی کو، کسی نے عیش پرستی کو، کسی نے غفلت و سہل انگاری کو۔ کسی نے زمانہ کی مخالف رفتار کو سبب تنزل ٹھہرایا ہے۔ اسمیں تو شک نہیں کہ ہر رائے اپنی اپنی جگہ درست ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ مذکورۂ بالا اسباب میں سے کونسا سببِ اصلی باعثِ زوالِ اسبابِ عارضی ہوجائیگا۔ قومی نباضوں نے اپنے تجربہ سے جو بھی اسبابِ تنزل ڈھونڈ نکالے ہیں۔ وہ ممکن ہے کہ باقتضائے ضروریاتِ مقامی ٹھیک اور بالکل درست ہوں۔ مگر ہمارے غور و فکر نے جہاں تک قابلِ اطمینان کامیابی حاصل کی ہے۔ اور ہماری کھوج لگانے والی نظروں نے جہانتک پتہ لگایا ہے۔ نفاق و حسد ہی کو قوم کے بگڑنے اور منتشر ہونے کے اسباب میں سے بہت ہی قوی اور زبردست سبب پایا ہے۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ قابلِ رشک زمانہ بھی تھا کہ کسی مسلمان کے ایک قطرۂ خون کے بدلے سارے عالم کی چیزیں ناکافی خیال کی جاتی تھیں۔ تمام مسلمان ایک جسم کے مانند تھے اور اُن میں اسلامی روح پھونکی ہوئی تھی۔ قوم مسلم کے ایک فرد نے جس سے دوستی کی وہ ساری قوم کا دوست بن جاتا تھا۔ اور ایک کی جس سے ان بن ہوگئی۔ اس سے ساری قوم بگڑ بیٹھتی تھی۔ یہی وہ مسلم قوم ہے جسکو وضو کرتے نماز پڑھتے دیکھکر ایک عیسائی سفیر نے اپنے بادشاہ سے کہا تھا کہ ان مسلمانوں سے لڑنا گویا اپنے ہی خون سے ہاتھ دھونا ہے۔ اپنے چشم دید واقعات کی بنا پر میں کہتا ہوں کہ ان میں یکدلی اور اتباع کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ ان پر غالب آنا غیر ممکن ہے۔ اگر مشرق میں کسی ایک مسلمان کو کسی نے ستایا تو مغرب کے تمام مسلمان اپنے بھائی مسلم کا بدلا لینے کے لئے بیچین ہوجاتے ہیں۔ نہ تین خداؤں کے ماننے والے ہیں نہ سینکڑوں دیوتاؤں کے پجاری ہیں۔ نہ ان کی باتوں میں اختلاف ہوتا ہے۔ نہ ان کے افعال میں کسی قسم کی جدائی نظر آتی ہے۔

یہ مسلم قوم ایک خدائے ذوالجلال کے بندے۔ ایک پیغمبرِ برحق کے مطیع اور قرآن پاک کے سچے معتقد۔ ان کا ظاہر و باطن ایک ہے۔ ان کا خدا بھی ایک ہے۔ رسول بھی ایک ہے اور مقدس قانون بھی ایک ہی ہے۔ یورپ کے بڑے بڑے فلاسفروں اور سائنس دانوں نے تین خداؤں کو ایک کرکے نہ دکھایا۔ مگر ان لاکھوں کروڑوں مسلمانوں نے آناً فاناً میں اپنے آپ کو ایک کرلیا اور دنیا کو دکھایا کہ وہ ایک ہے اور ایک ہی رہینگے۔ اور ان کے اتحاد و اتفاق کی گواہی نہ صرف انکے عزیز و اقارب نے دی بلکہ اُنکے دشمنوں اور سنگدل مخالفوں نے دی اور سرِ تسلیم خم کیا۔"

جب آفتابِ اتفاق اپنے پورے عروج پر پہنچ گیا تو اس کا زوال پذیر ہونا بھی لازمی بات تھی۔ سب سے پہلے ہمارے دلوں میں ایک دوسرے سے حسد کرنا۔ یہی وہ دشمنِ حسد تھا جو ہر ایک کے دل میں اپنا گھر کرنے لگا۔ اپنی اپنی دفلی اور اپنے اپنے راگ کی فکر ہونے لگی۔ اپنے کسی بھائی کا عروج ناگوار گذرنے لگا۔ اور اسی حسد نے جو کچھ اسے کرنا تھا وہ کر دکھایا۔ اس نے اللہ کے پیارے حبیب کے پیارے نواسوں کو، انھیں کے نالائق امتیوں کے ہاتھوں شہید کرایا۔ اسی حسد نے ہزاروں کو تخت سلطنت سے تختہ تابوت پر لٹایا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ کئی سلطنتیں

غارت کردیں سینکڑوں بلکہ ہزاروں خاندان برباد کردئے مختصراً یہ کہ قوم کو فنا کے گھاٹ اتار دیا۔ رونا تو اس بات کا ہے کہ اتنا برباد ہونے پر بھی پیچھا نہیں چھوٹا۔ موجودہ دور میں مسلمانوں کی کوئی انجمن کوئی سوسائٹی۔ کوئی کلب کوئی مجلس کوئی جماعت ایسی بتاؤ جہاں اس ناشدنی حسد و نفاق کی منحوس شکل نظر نہ آتی ہو۔ لیڈرانِ قوم مصلحانِ ملت، اور متولیانِ جماعت غرضکہ ہر ایک اسی منحوس مرض میں مبتلا نظر آتا ہے ؎

اٹھو اے حریت کے پاسبانو خوابِ غفلت سے
نہیں تو یہ تمہاری غفلتیں تم کو مٹادیں گی !!

جوانوں سے خطاب

(جناب خواجہ فیض لدھیانوی)

یہ نظم خواجہ صاحب نے انجمن مدرسۃ البنات کے تیرھویں سالانہ اجلاس میں پڑھی (ادارہ)

خبردار اے بے خبر ناخداؤ! + بلا کا بھنور ہے غضب کا بہاؤ
تباہی میں ہے کشتیٔ قوم آؤ + بچاؤ اسے ڈوبنے سے بچاؤ
جوانو! کوئی کام کرکے دکھاؤ

جوانی میں ہونا نہ تم لا ابالی + جوانی نہیں بار بار آنے والی
جوانی کی طاقت کا مقصد ہے عالی + جوانی نہ عیش و طرب میں گنواؤ
جوانو! کوئی کام کرکے دکھاؤ

شکستہ دلوں کا سہارا تمھیں ہو + جو بے یار ہیں ان کا یار تمھیں ہو
جماعت کا سرمایہ سارا تمھیں ہو + تدبر کرو دست و بازو ہلاؤ
جوانو! کوئی کام کرکے دکھاؤ

مصیبت سے کافور ہوتی ہے غفلت + مصیبت سے بڑھتا ہے احساسِ ذلت
مصیبت سے دہ چند ہوتی ہے ہمت + مصیبت کی گھڑیوں میں گھبرا نہ جاؤ
جوانو! کوئی کام کرکے دکھاؤ

کہاں ہے تمھاری وہ آنِ حجازی + یہ کیا لے کے بیٹھے ہو شطرنج بازی

بنو مردِ میداں، بنو مردِ غازی + عدو پہ شجاعت کا سکہ بٹھاؤ
جوانو! کوئی کام کرکے دکھاؤ

تن آسانیوں میں گرفتار ہیں ہم + ترقی کی راہوں سے بیزار ہیں ہم
ہزاروں کے مقروض ہیں خوار ہیں ہم + یہ کیا زندگی ہے تمھیں خود بتاؤ
جوانو! کوئی کام کرکے دکھاؤ

بداعمالیوں کا نتیجہ بُرا ہے + بھلا ایسی باتوں میں رکھا ہی کیا ہے؟
خدا نے تمھیں آج موقع دیا ہے + کرو خدمتِ خلق نیکی کماؤ
جوانو! کوئی کام کرکے دکھاؤ

کرو دل سے بوڑھوں کی اُلفت ہویدا + کرو دل کو بیکس یتیموں پہ شیدا
کرو دل میں بیواؤں کا درد پیدا + غریبوں کی حالت کو بہتر بناؤ
جوانو! کوئی کام کرکے دکھاؤ

وطن کی جہالت ستم آفریں ہے + ہمارا ٹھکانا کہیں بھی نہیں ہے
نہ اعزازِ دنیا نہ توقیرِ دیں ہے + جہالت کی لعنت یہاں سے مٹاؤ
جوانو! کوئی کام کرکے دکھاؤ

کلامِ خدا میں ہیں انوارِ حکمت + کلامِ خدا میں ہیں آثارِ حکمت
کلامِ خدا میں ہیں اسرارِ فطرت + کلامِ خدا جاہلوں کو پڑھاؤ
جوانو! کوئی کام کرکے دکھاؤ

اگر چاہتے ہو بڑھے خیر و برکت + اگر چاہتے ہو بڑھے شان و شوکت
اگر چاہتے ہو بڑھے مال و دولت + اٹھو پھر تجارت کا بیڑا اٹھاؤ
جوانو! کوئی کام کرکے دکھاؤ

رہیں گے ہمارے یہ حالات کب تک؟ + سنو گے نہ تم فیض کی بات کب تک؟
نہ بدلو گے اپنے خیالات کب تک؟ + خدا کے لئے قوم پر رحم کھاؤ
جوانو! کوئی کام کرکے دکھاؤ

انسانی خوراک

(جناب ڈاکٹر رام رکھا مل صاحب انچارج ٹیوبر کلوسس ڈسپنسری جالندھر)

گذشتہ ماہ عرض کیا گیا تھا کہ غذا کی پانچ قسمیں ہیں اور ایک آدمی کی غذا تب ہی مکمل کہلائی جا سکتی ہے جبکہ اسمیں پانچوں اجزا روزانہ شامل ہوں۔ یہ پانچوں اجزا مندرجہ ذیل ہیں :-

(۱) پروٹین (Protien)

(۲) کاربوہائیڈریٹ (Carbohydrate) (یعنی نشاستہ)

(۳) چربی (Fat)

(۴) معدنی نمکیات (Mineral Salt)

(۵) وٹامین (Vitamine)

(۱) پروٹین (Protien) اسکو نائٹروجینس* خوراک بھی کہتے ہیں اور عربی میں غذائے لحمیہ کہتے ہیں چونکہ یہ گوشت پیدا کرتی ہے۔ انسانی جسم میں گوشت، کھال، رگ و ریشے کا حصہ زیادہ ہے اور یہ سب پروٹین کے مرکبات سے بنتے ہیں جب ہم حرکت کرتے ہیں یا ورزش کرتے ہوں، چاہے آرام سے بیٹھے سانس لیتے ہوں اور جب دل ایک منٹ میں ۷۲ دفعہ حرکت کرتا ہے۔ ان تمام حرکات سے طاقت زائل ہوتی ہے اور یہ سارا خرچ پروٹین مہیا کرتی ہے۔ چھوٹا بچہ جب بڑھتا ہے۔ اسکے بڑھنے کیلئے پروٹین کی ضرورت ہے بچپن سے لیکر ۲۰ برس کی عمر تک اسی کی زیادہ ضرورت رہتی ہے۔ ۲۵ برس کے بعد جب جسم زیادہ نہیں بڑھتا اسکی زیادہ ضرورت نہیں رہتی۔ لیکن اُن اشخاص کو جن کو دماغی کام زیادہ کرنا پڑتا ہے اسکی ضرورت ہے۔ ۲۰ برس کے بچے کو ایک پاؤنڈ وزن کے لئے ۱۶ گرین پروٹین کی روزانہ ضرورت ہے۔ ۲۵ برس کی عمر کے بعد ۸ گرین فی پاؤنڈ وزن کیلئے درکار ہے مثلاً ایک بچے کیلئے جس کا وزن ۲۰ پونڈ ہے ۲۰×۱۶=۳۲۰ گرین پروٹین درکار ہے اور ۳۰ برس کے آدمی کے لئے جس کا وزن ۱۱۸ پونڈ ہے ۱۱۸×۸=۹۴۴ گرین پروٹین کی ضرورت ہے عام آدمی جو جسمانی کام کرتے ہیں انکو روزانہ ڈیڑھ چھٹانک پروٹین کافی ہے۔ دہی اور دالوں میں ⅕ حصہ پروٹین ہوتی ہے

آٹا، گوشت اور انڈے میں	⅛	”	”
چاولوں میں	١/١٦	”	”

پروٹین دو قسم کی ہے۔ ایک حیوانی اور دوسری نباتی۔ حیوانی (Animal Protien) مثلاً گوشت انڈا۔ دودھ دہی مچھلی۔ نباتی پروٹین (Vegitable Protien) مثلاً دالیں۔ مٹر۔ لوبیا۔ سیم۔ اُرد۔ مونگ۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ حیوانی پروٹین ⅓ حصہ اور نباتی پروٹین ⅔ حصہ ہونی چاہیئے۔ یعنی روزانہ ڈیڑھ چھٹانک پروٹین کی ضرورت ہے جس میں سے ½ چھٹانک حیوانی اور ۱ چھٹانک نباتی پروٹین ہو۔ یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ حیوانی پروٹین صرف گوشت میں ہی نہیں ہوتی جو اشخاص گوشت کا استعمال نہیں کرتے ان کے لئے دودھ دہی میں حیوانی پروٹین مل سکتی ہے۔ حیوانی پروٹین نباتی کی نسبت زود ہضم بھی ہے۔

چربی (Fat) یا روغنیات۔ اسی سے جسم میں گرمی اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ اسلئے اسکو حرارت اور قوت پیدا کرنیوالی

* Nitrogenous

الٹ کہتے ہیں۔ جس طرح لیمپ میں تیل جلتا ہے۔ اسی طرح فیٹ م میں جلتی ہے اور اس کے جلنے سے حرارت پیدا ہوتی ہے یز کاربن ڈائی اکسائڈ پیدا ہوتی ہے۔ جو پھیپھڑوں کے ذریعے نکل جاتی ہے۔ جسم کو فیٹ کی ضرورت پروٹین کی نسبت می مقدار کی ہے یعنی ½ چھٹانک۔ فیٹ دو قسم کی ہے حیوانی نباتی۔ حیوانی مثلاً گھی اور چربی۔ نباتی مثلاً تیل۔ حیوانی ٹ نباتی کی نسبت زود ہضم ہوتی ہے۔ جسم کا موٹاپن بی کے کھانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کو غذائے مہ بھی کہتے ہیں۔ روغنی غذا نشاشتہ دار غذا کی نسبت چند گرمی پیدا کرتی ہے۔ اسی وجہ سے سردیوں میں گھی رہ زیادہ کھایا جاتا ہے۔

کاربوہائیڈریٹ (Carbohydrate)

نشاستہ دار و شیریں غذا۔ چربی کی طرح یہ قوت اور می پیدا کرتی ہے۔ اس لئے اس کو بھی (Heat producing food) کہتے ہیں۔ اس کو سم کا ایندھن بھی کہتے ہیں۔ جس طرح انجن میں کوئلہ یا چولہے ں لکڑیاں جلتی ہیں۔ اسی طرح یہ جسم میں جلکر گرمی پیدا کرتی ہے۔ جسم کی حرارت کا زیادہ حصہ اسی خوراک سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ غریب آدمیوں کی خوراک ہے کیونکہ سستی ہے۔ ر اتنی ہی گرمی غریب آدمی پروٹین یا چربی سے لینا چاہے اس کو زیادہ دام خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ روزانہ ۱۶ اونس نی ۸ چھٹانک نشاستے کی جسم کو ضرورت ہے۔ اس قسم کی غذائیں یہ ہیں :-

چاول۔ شکر۔ آلو۔ آٹا وغیرہ۔

خواہ ہم آٹا کھائیں یا چاول یا آلو یا چینی، جسم میں داخل ہو کر یہ شکر میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ شکر جلدی ہضم اور جذب ہو جاتی ہے اور جذب ہو کر جگر میں چلی جاتی ہے اور جب جسم کو شکر کی ضرورت ہوتی ہے تو جگر سے نکل کر خون میں حرکت کرتی ہے اور گرمی پیدا کرتی ہے۔

مندرجہ بالا خوراک کے تینوں اجزا یعنی پروٹین، چربی اور نشاشتہ زندگی کے لئے نہایت ہی ضروری ہیں۔ اسی لئے ان کو خوراک کے اجزائے اعلیٰ کہتے ہیں (Principle Elements of food)

ان کے علاوہ نمکیات بھی ضروری ہیں مثلاً چونا ہڈیوں کی بناوٹ کے لئے، لوہا خون کے لئے اور دیگر نمکیات ہاضمہ کی قوت کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔ یہ نمکیات ہم کو سبزی دودھ وغیرہ سے ملتے ہیں۔

(۵) وٹامین (Vitamins) ان کا ذکر علیحدہ کیا جائیگا

(۶) پانی (Water)

مختصراً ایک متوسط جوان معمولی کام کرنے والے کے لئے ۲۴ گھنٹے میں مندرجہ ذیل غذا ضروری ہے :

(۱) نشاستہ دار غذا مثلاً آٹا چاول وغیرہ ۸ سے ۱۲ چھٹانک

(۲) چربی مثلاً گھی وغیرہ ایک چھٹانک

(۳) پروٹین ½ چھٹانک یا ۲ چھٹانک *

* (۴) پانی ۲ یا ۳ سیر پختہ

* Heat & Energy producing food

امور خانہ داری

از محترمہ منور جہاں بیگم بنت سید عبدالاحد جونپور

آجکل یہ عام رواج ہوگیا ہے کہ جنہیں زیادہ تر انگریزی پڑھنے سے مطلب رکھتی ہیں اور امور خانہ داری سے کوئی غرض نہیں رکھتی ہیں اور یہ بھی نہیں جانتیں کہ کسی قدم کا کھانا پکانے میں کتنی زحمتیں [illegible] ہے۔ وہ کام کرنا عیب سمجھتی ہیں۔ یہ انکی سخت نادانی ہے۔ حضرت بی بی فاطمہ اپنے گھر کا سب کام اپنے ہاتھوں سے کرتی تھیں۔ ہم کو چاہیئے کہ سلیقہ اور امور خانہ داری میں بیمثال ہونیکی کوشش کریں۔ اس موقع پر مجھے ایک چھوٹا سا واقعہ یاد آگیا۔

ہمارے محلہ میں ایک ڈپٹی صاحب رہتے تھے۔ انھوں نے بڑے لڑکے سلیم کی شادی کی۔ بہو بہت خوبصورت اور انٹرنس پاس تھیں جس پر ڈپٹی صاحب کے گھرانے کو ناز تھا۔ ڈپٹی صاحب جب اپنے دوست احباب میں بیٹھتے تو اپنی بہو کی بہت تعریف کرتے۔ ایک دن اسی طرح ڈپٹی صاحب بیٹھے اپنی بہو کی بہت تعریف کررہے تھے۔ دوستوں نے [illegible] ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا تو ہم لوگوں کو کھلائیے [illegible] دعوت دیدی۔ جب یہ خبر [illegible] بیگم کو [illegible] اور کہا کہ میں لونڈی ہوں یا باورچن کہ کھانا پکاؤں۔ ڈپٹی صاحب نے خود آکر کہا کہ بیٹی لوگ تمھارے [illegible] آرہے ہیں اور تیرے ہاتھ کے پکائے ہوئے کھانے کے [illegible] مشتاق ہیں لیکن بہو نے ایک نہ مانی اور ڈولی منگا کر گھر کو چلتی بنی۔ ادھر ڈپٹی صاحب کے گھر مہمان جمع ہورہے تھے۔ آخرکار ڈپٹی صاحب نے آکر کہدیا کہ دوستو مجھے بہت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑا کہ میری بہو بیمار ہوگئی ہے۔ معاف کیجئے گا مگر ڈپٹی صاحب کے کسی دوست کو حقیقت معلوم ہوگئی۔ انھوں نے کہا کہ کیوں صاحب کیسی بہو ملی اور کیسی خوب تعلیم پائی ہے۔ یہ کہکر ڈپٹی صاحب کی خوب ہنسی اڑائی۔ دیکھو [illegible] تعلیمیافتہ لڑکی کی وجہ سے ڈپٹی صاحب کو کتنی ندامت اٹھانی پڑی چنانچہ انھوں نے سلیم کی دوسری شادی کردی۔ کیونکہ ڈپٹی صاحب کو اچھی طرح معلوم ہوگیا کہ امور خانہ داری عورتوں کا خاص جوہر ہے۔

میرا یہ مطلب نہیں کہ لڑکیاں تعلیم نہ حاصل کریں۔ بلکہ تعلیم کے امور خانہ داری سے بھی واقف رہ کر مردوں کے حقوق پورے کریں۔

کنجوسوں کے لطیفے

(س۔ ب بنت حاجی عبدالعزیز صاحب)

۱۔ عربوں میں محمد بن الجہم ایک بڑا کنجوس انسان تھا۔ اور یہ وہ آدمی تھا۔ جس نے کہا کہ اگر دس عالم، دس شاعر اور دس واعظ مجھے بدنام کرنے پر کمربستہ ہوجائیں اور خوب مجھے گالیاں دیں تو مجھے یہ بات بہت پسند ہے کیونکہ [illegible] وقت میں اچھی طرح سے بدنام ہوجاؤنگا تو پھر کوئی آدمی مجھ سے کچھ مانگنے کیلئے نہیں آئیگا۔

۲۔ ایک شاعر نے کہا ہے کہ جب کنجوس لوگ کھانے بیٹھتے ہیں تو اپنی آوازوں کو بالکل آہستہ کردیتے ہیں اور دروازوں کو بند کرلیتے ہیں۔ اگر باہر کوئی مہمان آجائے تو گونگے ہوجاتے ہیں۔ وہ ایسے ہیں کہ بغیر اذان کے ہی نماز پڑھتے ہیں۔

۳۔ اور کنجوسوں میں سے مروان بن ابی حفصہ بھی تھا۔ ایک دفعہ اس کے ہاں ایک مہمان آیا۔ اس نے اپنے مہمان کیلئے مکان خالی کردیا اور خود اس خوف سے بھاگ گیا کہ اسکی خاطر ومدارات کرنی پڑیگی۔

مہمان بازار گیا اور تمام ضروری اور کھانے پینے کی چیزیں خرید لایا۔ اس کے بعد مہمان نے اپنے میزبان کو لکھا: اے اپنے مکان سے مہمان کی تواضع کے ڈر سے بھاگ جانے والے۔ تیرا مہمان تجھکو خوشخبری دیتا ہے کہ وہ اپنے ساتھ ہر چیز لے کر آیا ہوا ہے۔ لہٰذا تو واپس آجا اور اپنے مہمان کا مہمان بن جا۔

(ترجمہ از عربی)

قیمتی معلومات

از آنسہ امینہ کاٹھجی امرتسر

جو آدمی ناشکر گزار ہو اور اپنے آقا سے وفا نہ کرے اس سے کتا بہتر ہے جو اپنے مالک کے اشارے پر جان فدا کر دیتا ہے۔

یہ بات لازم نہیں کہ جسکا ظاہر اچھا ہو اسکا باطن بھی اچھا ہو۔

بیکار جوش میں نہ آؤ کیونکہ جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں۔

کسی چیز کی قدر تب ہی معلوم ہوتی ہے جب اس کی مِلک کم ہو۔

اپنے دل کا بھید کسی کو نہ کہو خواہ تمہارا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو

یہ بات دنیا میں بہت بری ہے کہ پہلے اپنے دلی راز سے کسی کو آگاہ کرنا اور بعد اسکے پوشیدہ رکھنے کی تلقین کرنا۔

عقلمند سوچکر بولتا ہے اور بیوقوف بول کر سوچتا ہے۔

اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کر۔ خواہ وہ تمھیں برے ہی بنائیں۔

غصہ گو شیر نہیں لیکن شیر سے زیادہ خوفناک ہے۔ زبان اگرچہ تلوار نہیں لیکن تلوار سے زیادہ زخمی کرتی ہے۔

دنیا میں دو باتیں بالکل ناممکن ہیں ایک تو مقررہ [روزی] سے زیادہ [illegible] دوسرا موت کے وقت سے پیشتر مرنا۔

[illegible] عالم جو عمل نہیں کرتا مثل اس پودے کے ہے کہ جسے کوئی پھل

نہیں لگتا

غنی وہ ہے جسکا دل غنی ہو نہ کہ وہ جس کے پاس مال ہے۔

تکبر فرشتے کو [شیطان] بناتا ہے اپنی بڑائی نہ کرو بلکہ اپنی حیثیت کے اندر رہو۔

کسی کے ساتھ ترش روئی سے پیش نہ آؤ۔ بلکہ اپنی باتوں میں مٹھاس پیدا کرو کیونکہ میٹھے شیشے پر ہر کوئی [آتا] ہے۔

دلچسپ باتیں

سلسلہ کیلئے ملاحظہ ہو مسلمہ ماہ مارچ

۱۔ وہ کیا شے ہے جو ہم دوسروں کو دیکر واپس لینا نہیں چاہتے؟ (گالی)

۲۔ پانی کی سطح کیوں الہامی کتاب سے مشابہ ہے؟ (دونوں پر حرف نہیں آسکتا)

۳۔ وہ کیا شے ہے جسکی گریہ وزاری دیکھکر ہم دل میں خوش ہوتے ہیں؟ (بادل)

۴۔ ن کیوں جزیرہ سے مشابہ ہے؟ (یہ سمندر کے وسط میں واقع ہے)

۵۔ وکلا کس مہینے میں کم بولتے ہیں؟ (ستمبر میں)

۶۔ عورتیں کب کم بولتی ہیں؟ (جب وہ دلہن بنائی گئی ہوں)

۷۔ وہ کونسی چیز ہے جسکی ہم بڑی آرزو کرتے ہیں لیکن جب وہ ہمیں ملتی ہے تو ہم فوراً اسکی طرف سے بیخبر ہو جاتے ہیں۔ (نیند)

۸۔ ت کیوں ایک خود غرض دوست کی طرح ہے؟ (کیونکہ یہ تمول میں سب سے پہلے اور مصیبت میں سب سے بعد آتی ہے)

(مرسلہ حامد علی مقبول از لدھیانہ)

بزمِ مسلمہ

میری لڑکی خالدہ ادیب خانم جسکی عمر کوئی سال کے قریب ہے دودھ بالکل نہیں پیتی۔ بہنوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ کوئی اچھی سی طاقتور دوائی بتائیں جو بچی کو دودھ کی بجائے کھلادی جائے۔ امید ہے کوئی نہ کوئی بہن ضرور مشکور ہونیکا موقعہ دیگی۔

(س۔ ب)

مارچ کے پرچہ میں بہن اختر آراء بیگم شمیم نے بھنگرا ہیر آئل کا پتہ دریافت کیا ہے جو درج ذیل ہے۔ قیمت فی بوتل ۱۲؍ دی انڈین اسٹور محبوب منزل۔ بریلی (یو۔ پی)۔ بہن صاحبہ کے دریافت کرنے پر تحریر کرتی ہوں بھنگرا ایک قسم کی بوٹی ہوتی ہے جو بالوں کیلئے بہت مفید ہے۔ جب وقت سے پہلے بال سفید ہونے لگتے ہیں تو اس بوٹی کو دودھ میں پکا کر دودھ پینے سے بال سفید نہیں ہوتے۔ اگر کسی کے بال ۴۰ سال کی عمر سے پہلے سفید ہونے لگیں تو اس بوٹی کو ضرور استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ سادہ مقوی غذا کھانی چاہیئے۔ قبض پیدا کرنیوالی چیزوں سے پرہیز ضروری ہے۔

(۲) میرے بالوں کی نوکیں پھٹ گئی ہیں جسکی وجہ سے بال بڑھتے نہیں۔ مسلمہ کے پچھلے پرچوں کے نسخے بھی استعمال کئے لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا کوئی بہن یا بھائی مطلع فرمائیں ممنون ہونگی۔

(۳) میری والدہ کے سر میں درد ہوتا ہے جسکی وجہ سے ایک آنکھ کی روشنی بالکل جاتی رہی ہے اور دوسری آنکھ کی روشنی بھی کمزور ہوتی جارہی ہے۔ دو مرتبہ آنکھ کا انجکشن بھی کرایا۔ مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کوئی بہن یا بھائی کوئی بہترین علاج تحریر کریں یا کسی ایسے ڈاکٹر کا پتہ بتائیں جو صدر کی آنکھ بنانا اچھا جانتا ہو۔ ممنون ہونگی۔ بنت بابو خلیل الدین اے۔ پی۔ سی۔ ای آئی ریلوے شاہجہانپور۔

میرا چھوٹا بھائی عمر چار سال کے جسم پر خارش ہوتی ہے جس سے پانی نکلتا ہے جلد بڑی سخت ہے اس بیماری کو عام لوگ چنبل کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور میری والدہ کے ہاتھ اس موذی مرض سے خراب ہیں۔ خارش ہوتی ہے سفید اور باریک پیپ کی طرح کے چھالے نمودار ہوتے ہیں جب خارش ہوتی ہے تو پانی نکلتا ہے ہاتھوں اور جسم میں جلن ہوتی ہے اگر کسی بہن یا بھائی کو اس بیماری کا نسخہ یاد ہو تو مہربانی جلد از جلد بذریعہ مسلمہ تحریر فرمائیں عین مہربانی ہوگی۔

میرے چہرے پر بال پیدا ہوگئے ہیں۔ جو بہت برے ڈاڑھی کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ اگر کسی بہن کو چہرہ [illegible] نے کا نسخہ یاد ہو تو ضرور بذریعہ مسلمہ تحریر فرمائیں مہربانی ہوگی

اقبال جہاں از جموں چھاؤنی

عرصہ دراز سے میرے آدھے سر میں درد رہتا ہے اور منہ میں سفید چھالے نکلتے رہتے ہیں۔ ان دونوں مرضوں سے مجھے سخت تکلیف رہتی ہے۔ جہاں بھر علاج کروا چکی ہوں مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ آخرکار اپنی تمام مسلمہ بہن بھائیوں کے آگے [illegible] ہے کہ براہ مہربانی کوئی مجرب دوا کھانے کی یا لگانے کی بذریعہ مسلمہ تحریر فرمائیں۔ میں تو سوائے دعا کے اس کا عوض نہیں دے سکونگی مگر خداوند تعالےٰ آپکو نیکی کا نیک اجر دیگا۔ میں ہوں ایک مسلمہ بہن حیدر [illegible]

میری ایک عزیز بہن کی سانولی رنگت ہے اور وہ یہ چاہتی ہے کہ اس کا رنگ صاف ہوجائے۔ اگر کسی بہن کو ایسی کریم یا پاوڈر کا پتہ معلوم ہو کہ جس کی مالش کرنیکی ہو تو براہ مہربانی بذریعہ مسلمہ مطلع فرمائیں ممنون ہونگی۔ یہ [illegible] رہے کہ چہرے پر کسی قسم کی چھائیاں یا داغ دھبے نہیں ہیں البتہ پہلے مہاسے نکلتے تھے اب وہ بھی نکلنا بند ہوگئے ہیں۔ پہلے [illegible] مود۔ نسخہ تحریر فرمائیں ایسا نہ ہو کہ بجائے فائدہ کے نقصان پہنچے۔ اپنی بہنوں سے امید ہے اس طرف ضرور توجہ فرمائیں گی۔

(ایک مسلمہ بہن)

میرے چھوٹے بھائی کو جسکی عمر سات سال تین ماہ ہے عرصہ چار سال سے کھانسی کی شکایت ہے شروع میں اسے کتا کھانسی [illegible] ہوئی تھی ڈاکٹری علاج شروع ہی سے رہا ہے کوئی غفلت نہیں ہوئی لیکن کھانسی تیزی پکڑتی رہی کم نہیں ہوئی عرصہ دو سال تک کھانسی کیساتھ بخار رہا ہے۔ بعد ازاں کھانسی کم ہوگئی ہے اتنا زور نہیں رہا لیکن کھانسی ابھی تک ہوتی ہے جس وقت کھانسی شروع ہوتی ہے پیٹ میں درد شروع ہوجاتا ہے سانس مشکل سے آتا ہے جسم [illegible] ہے۔ کھانسی عموماً رات کو ہوتی ہے۔ اور دن میں چار دفعہ [illegible] ہوتی ہے۔ ڈاکٹری [illegible]

دیسی علاج بہت کئے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ جو دوائی دکھائی ہے اس سے دو چار روز فائدہ رہتا ہے لیکن کھانسی پھر اسی طرح شروع ہوجاتی ہے اور پھر دوائی کوئی اثر نہیں رکھتی۔ ٹیکہ بھی کرائے ہیں۔ ڈاکٹر لوگ کہتے ہیں کہ ریشہ ختم ہو کر پھر از سر نو پیدا ہوجاتا ہے۔ پرہیز بھی کافی کی گئی ہے اور پرہیز ابھی تک جاری ہے کوئی بہن یا بھائی بذریعہ مسلمہ کوئی آزمودہ تیر بہدف نسخہ یا کسی دوائی کا پتہ تو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ سرور سلطانہ بنت محمد اکبر خاں صاحب پہنڈ جہلم۔

مجھے ایسی چیز کی ضرورت ہے جسکے استعمال سے بچوں کے دانت آسانی سے نکلیں اور ان ایام میں اسہال اور آشوب چشم ہونے کی شکایت کو بھی روک سکے۔ اگر کسی بہن کو کوئی مجرب چیز معلوم ہو تو آگاہ فرمائیں۔ عنایت ہوگی۔

شمس النساء بیگم اہلیہ احمد یار سروزی پشاور

میں یہ خبر نہایت خوشی سے تحریر کرتی ہوں کہ میرے بڑے بھائی جان بابو عبدالقیوم خاں صاحب جو کہ صاحب اکونٹنٹ جنرل بہادر کے دفتر میں بہ عہدہ کلرک ملازم ہیں انکا رشتہ خاص لاہور میں ایک اچھے شریف آدمی کے ہاں قرار پایا ہے۔ نیز میری چھوٹی ہمشیرہ رضیہ سلطانہ کی سنگائی بھی خاص پسرور میں ہمراہ بابو عبدالعزیز کلرک ہوگئی ہے۔ مجھے ان ہر دو رشتہ کی از حد خوشی ہوئی ہے۔ عنقریب یہ دونو شادیاں بھی بفضل خدا ہوجائینگی۔ جملہ مسلمہ بہنیں دعا کریں۔ اے جل جلالہ یہ ہر دو شادیاں بانجام خیر ہوجائیں۔

حمیدہ سلطانہ اہلیہ چوہدری محمد اسحٰق صاحب پسرور

میں نہایت خوشی و مسرت کے ساتھ یہ بات سپرد قلم کرتی ہوں کہ میرے بھائی جان میاں عطا محمد صاحب بی ایس سی کی شادی خانہ آبادی میاں غلام نبی صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات کی دختر نیک اختر سے ۲۶ دسمبر ۱۹۳۰ء کو بفضل ایزدی قرار پائی ہے۔ مسلمہ بہنوں سے التجا ہے کہ دعا کریں۔ خداوند کریم جوڑے کو سلامت رکھے۔ آمین۔

نیز میری بہن رشیدہ صفا کے جسم پر بڑے بڑے دانے نکل آتے ہیں۔ دانے نکلنے پر جگہ میں جلن شروع ہوجاتی ہے۔ کوئی بہن یا بھائی اس طرف متوجہ [illegible] فرما کر ممنون فرمائیں۔ عزیز فاطمہ سیدہ معلمہ چک [illegible] لائلپور

میں نہایت افسوس کے ساتھ تحریر کرتی ہوں کہ میری والدہ ماجدہ یعنی حضرت علامہ جلیل سیدنا انور شاہ صاحب سابق صدر جمعیۃ علمائے ہند کی زوجہ محترمہ گذشتہ دس ماہ سے علیل ہیں۔ دیوبند دہلی سہارنپور کے اطباء اور ڈاکٹروں کا سرگرمی کے ساتھ علاج کیا گیا۔ بعض اطباء کی تشخیص یہ ہے کہ پیٹ کے اندر پھوڑا نکلا تھا جو پھوٹ گیا ہے۔ مگر زخم ابھی تک نہیں بھرا اور بعض کی رائے یہ ہے کہ ورم پک گیا ہے۔ گذشتہ دس ماہ انتہائی پریشانی اور مصیبت میں گذرے۔ گو علاج پوری توجہ کے ساتھ ہوا مگر شفا حاصل نہیں ہوئی۔ آج کل والدہ محترمہ لدھیانہ کی مشہور ڈاکٹر مس براؤن کے زیر علاج ہیں اور وہ پوری جانفشانی سے والدہ کا علاج کر رہی ہیں مسلمہ بہنوں خاص کر مدرسۃ البنات کی طالبات سے عرض ہے کہ وہ والدہ محترمہ کی صحت کے لئے دعا فرما کر مجھے مرہون منت فرمائیں۔ مسلمہ بہنوں کی خدمت میں دوسری گذارش یہ ہے کہ مجھے تکیہ کے غلافوں کیلئے اچھے اچھے اور موزوں اشعار کی ضرورت ہے اگر کوئی بہن تکلیف گوارا فرما کر مسلمہ کی معرفت اشعار ارسال فرمائیں تو میں انکا شکریہ ادا کرونگی۔

راشدہ خاتون (بنت الانور) دیوبند

ریویو

نیڈل آرٹ ڈیزائنز۔ حصہ اول: (Needle Art Designs, Part I) محترمہ فیروزہ ہیوز۔

(Mrs. V. Hughes)

صاحبہ نے کشیدہ کاری کے پھول اور بیلوں کا یہ مجموعہ حال ہی میں شائع کیا ہے۔ جس کا سائز مسلمہ کے سائز سے سوا دوگنا ہے اور ۲۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور [illegible] نمونے ہیں جو ہاتھ سے اور مشین سے بھی کاڑھے جا سکتے ہیں۔ اس میں ہر قسم کے ڈیزائن ہیں اور ہر قسم کے کشیدے کے خاکے۔ دستی بٹسینی۔ کٹیدہ کاری [illegible] وغیرہ۔ مونوگرام کی چوطرفہ گول بیلیں بھی ہیں۔ جن میں [illegible] کاڑھا جا سکتا ہے۔ چادروں تکیہ کے غلافوں۔ میز پوشوں۔ بٹوا وغیرہ کئی طرح کے استعمال کے خاکے درج ہیں۔ بہت کارآمد چیز ہے۔ [illegible] استفادہ کریں۔ دیباچے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا دوسرا حصہ بھی شائع ہوگا اور اس میں زیادہ بہتر اور متنوع اقسام کے ڈیزائن ہونگے۔ قیمت حصہ اول ۶

ملنے کا پتہ

مسز ہیوز۔ سول لائنز۔ جالندھر شہر پنجاب

چندن ہار
پھولدار کڑے نایاب
مانند سونے کے
مانند چاندی کے
جھانجھ
اور
قیمت فی جوڑہ
کڑے
مانند چاندی کے
شیردان کڑے
نایاب
مینیجر لنڈن کمرشل کمپنی۔ آنند بلڈنگ پٹھانکوٹ شہر ضلع گورداسپور

اللہ کی مدد کرنے والے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں "سلسلہ" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہوگئے:۔

نام	تعداد	نام	تعداد
جناب عبدالغنی صاحب نجولہ	۱	جناب شیخ محمد شفیع صاحب سب کورٹ انسپکٹر ملتان	۳
" شیخ عبدالرحمٰن صاحب بستی نو	۲	محترمہ بیگم جناب میاں محمد اسلم صاحب لاہور	۱
محترمہ لے بی چغتائی صاحبہ پشاور شہر	۱	جناب محمد زماں صاحب قریشی گوجرانوالہ	۱
" امت الزہرا بیگم صاحبہ دہلی	۲	محترمہ سعیدہ صاحبہ جہلم	۱
جناب مرزا عبدالحق صاحب کلکتہ	۱	جناب نجات البنی صاحب جالندھر چھاؤنی	۱
" ماسٹر شہاب الدین صاحب پنشنر کپور تھلہ	۱	محترمہ سعیدہ صاحبہ مہت پور	۱
" خواجہ نذیر احمد صاحب چھاؤنی میانمیر	۱	" بیگم صاحبہ جناب برکاتی صاحب ٹونک	۱
محترمہ بلقیس خانم صاحبہ فیروز پور	۲		

اللہ کو قرض حسنہ

عطیات ماہ فروری ۱۹۳۸ء

نام	رقم
محترمہ دیوان زادی شاہجہان بیگم قوی الظفر صاحب علوی سوہاگپور (بخوشی صحت یابی برخوردار رضوان الرحیم ہمشیرزادہ خود)	۲/۔/۔
" م۔ ب صاحبہ معرفت بابو اختر علی صاحب کلرک محلہ قلعہ رہتک	۲/۔/۔
" بیگم صاحبہ مولوی اکبر علی صاحب جالندھر شہر (بتقریب شادی دختر خود)	۔/۔/۸

چندہ بتقریب دوسرا سالانہ جلسہ براہ نیخ مدرسۃ البنات محلہ قرار خاں منعقدہ ۳۱ جنوری ۳۸ء

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ ڈپٹی فضل محمد خانصاحب سیکرٹری حیدرآباد دکن	۱۵/۔/۔
" " کبریٰ صاحبہ شیخ عبدالمجید صاحب رئیس اعظم (صدر منتخبہ)	۱۰/۔/۔
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر شیخ فرزند علی صاحب رئیس اعظم بستی شیخ (صدر منتخبہ)	۲۰/۔/۔
" " " شیخ سردار علی " " "	۵/۔/۔
" رحمت بی بی صاحبہ۔ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ محلہ قرار خاں	۱/۔/۔
محترمات رشیدہ و رحمت دختران منشی نذیر حسین صاحب " "	۔/۱۰/۔
" قمری صاحبہ۔ رضیہ بیگم صاحبہ۔ بشیر بیگم صاحبہ۔ فضل بی بی صاحبہ	۔/۴/۔
محترمہ تاج بیگم صاحبہ محلہ قرار خاں	۱/۔/۔
" شفیقہ متعلمہ براہ نیخ مدرسۃ البنات جماعت دوم	۔/۲/۔
معلوم الاسم متفرق	۔/۶/۔
محترمہ بیگم صاحبہ بابو جمال الدین صاحب محلہ قرار خاں	۔/۸/۔
" " " " الطاف حسین " " "	۔/۸/۔

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ابو محبوب علی صاحب	-/-/۲
، مسرور ہ ی خانم مرزا تاج احمد	-/-/۱
محترمہ سلامت بی بی صاحبہ۔ محترمہ سردار بیگم صاحبہ۔ معلوم الاسم	-/۱۲/۱
محترمات فضل بیگم صاحبہ۔ عمران بی بی صاحبہ بستی غزاں۔ امت العزیز صاحبہ۔ والدہ عبدالحبیب صاحبہ	-/۸/۱
محترمہ زینب بی بی صاحبہ	-/-/۱
، رشیدہ بیگم صاحبہ بستی غزاں	-/-/۱
، بیگم صاحبہ محمد امین الدین صاحب	-/-/۱
، ہمشیرہ اقبال بیگم صاحبہ	-/-/۱
، اقبال بیگم ،	-/-/۱
، بیگم صاحبہ میاں امانت خانصاحب کپورتھلہ	-/-/۱
محترمات حسین بی بی صاحبہ۔ وزیر بیگم صاحبہ۔ امیری بی بی صاحبہ۔ رحمت بی بی صاحبہ	-/۹/-
محترمہ بیگم صاحبہ غلام رسول خانصاحب کپورتھلہ	-/-/۱
، ، محمد الیاس خانصاحب	-/-/۱
، شوکت زمانی صاحبہ دھوگڑی	-/-/۲
، بیگم صاحبہ پیرزادہ عبدالرشید صاحب بستی شیخ	-/-/۲
، دختر ، محمد حسن ، ، ،	-/-/۲
، بیگم صاحبہ شیخ مرید احمد صاحب۔ محترمہ حسینہ جبین بنت شیخ مرید احمد صاحب	-/-/۱
، ہمراز خانم صاحبہ متعلمہ مدرسۃ البنات	-/-/۱
، بیگم صاحبہ میاں محمد علی صاحب ٹھیکیدار محلہ قرار خاں	-/-/۲
، اسلام بانو صاحبہ بستی شیخ	-/-/۱
، بیگم صاحبہ میاں فضل کریم صاحب چشتی وکیل جالندھر شہر	-/۸/-
، حامدہ بیگم صاحبہ	-/-/۱
، بیگم صاحبہ میاں نواب الدین صاحب	-/-/۱
شفیق محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ	-/۴/-

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ خان عطا محمد خانصاحب بستی غلاں	-/۸/۴
، ، جناب محمد انور صاحب	-/-/۲
، حبیب فاطمہ صاحبہ	-/-/۱
والدہ محترمہ استانی رشیدہ خانم صاحبہ	-/-/۲
عالیجناب ایم عصمت اللہ خانصاحب ای اے سی جالندھر شہر	-/-/۱۰
جناب چوہدری نعمت اللہ خانصاحب ریلوے سٹیشن ، ،	-/-/۲
، ابوالحبیب صاحب نیلے محل ، ،	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ عبدالمجید صاحب آبادپور جالندھر	-/-/۱
جناب منشی سردار محمد صاحب کاتب دروازہ سیداں (قیمت کھال قربانی)	-/۸/۴
، الف۔ ایم شیفتہ صاحب (قیمت کھال قربانی)	-/-/۱
طالبات مدرسۃ البنات فاضل کرایہ لاری بتقریب جلسہ سالانہ باغ محلہ قرار خاں	-/۵/۱
محترمہ نسیم اختر صاحبہ متعلمہ مدرسۃ البنات (قیمت کھال قربانی)	-/۸/۱
جناب محمد روشن صاحب کورٹ انسپکٹر پولیس لائن (قیمت کھال قربانی)	-/۱۲/-
، فضل محمد صاحب امام مسجد دریانہ (قیمت کھال قربانی)	-/-/۲
، مسٹر فیض محمد خانصاحب کراچی	-/-/۵
محترمات رضیہ و محمودہ متعلمات مدرسۃ البنات (قیمت کھال قربانی)	-/-/۱
محترمہ منیر صاحبہ متعلمہ جماعت چہارم مدرسۃ البنات (قیمت کھال قربانی)	-/۱۲/-
، رضیہ بیگم صاحبہ محلہ سیف الرحمن صاحب (قیمت کھال قربانی)	-/۱۳/-
جناب محمد شفیق صاحب ، ، ، ،	-/۱۳/-
، مستری نورالدین صاحب انجن شیڈ	-/۲/-
، سید محمد صاحب درگاہ سٹریٹ ہیم بمبئی (قیمت کھال قربانی)	-/-/۶
، چوہدری غلام محمد ، پنشنر بھولپور	-/۶/۳
معرفت مولوی علم الدین صاحب سفیر انجمن	
، شیخ مبارک علی صاحب چھاؤنی فیروزپور	-/۸/۱
، ، سردار محمد ، ،	-/-/۱

نام	رقم
جناب خانصاحب عبدالرشید خانصاحب انسپکٹر کوآپریٹو اینڈسٹریل سوسائٹیز گجرات	۵/-/-

قیمت کھال ہا قربانی

نام	رقم
〃 چوہدری محمد علی صاحب محلہ سراج گنج جالندھر شہر	۱/۱/-
〃 مستری غلام محمد 〃 〃 〃 〃	۱/۱/-
〃 بابو غلام محمد 〃 لوکل فنڈ کلرک ڈی سی آفس محلہ پکا باغ	۱/۱/-
〃 داروغہ شیخ ولی احمد صاحب محلہ سراج گنج	۱/۱/-
〃 خان امیرالدین احمد خانصاحب بی اے ایل ایل بی وکیل	۱/۱/-
نامعلوم الاسم	۲/۲/-
〃 ڈاکٹر محمد رشید صاحب عباسی سب اسسٹنٹ سرجن سول ہسپتال جالندھر شہر	۱/۴/۳
〃 بابو عبدالحق صاحب پوسٹل کلرک محلہ سراج گنج	۱/۱/۶
〃 ملک ظہیر الدین 〃 〃 〃	-/۳/۳
〃 خان محمد زمان خانصاحب بستی نو	۲/۱۰/۶
〃 منشی محمد جان صاحب باغ الو والیہ بستی شیخ	۲/۲/-
〃 میاں عصمت اللہ صاحب ای۔ اے۔ سی جالندھر شہر	-/۱/-
〃 خان بہادر شیخ سراج الدین صاحب محلہ سراج گنج	۱/-/۶
محترمہ امتیاز بیگم صاحبہ جماعت پنجم مدرسۃ البنات	-/۱۰/۶
جناب میاں فضل کریم صاحب چشتی بی اے۔ ایل ایل بی وکیل	-/۱/۶
〃 خان اشرف خانصاحب کوٹ سعادتخاں	۱/۱/۶
محترمہ استانی رشیدہ خانم صاحبہ ہیڈ معلمہ برانچ مدرسۃ البنات محلہ قرار خاں	۱/۱/۶
جناب ابو الحبیب صاحب جالندھری	۱/۱/۹
〃 قاضی بشیر حسین 〃 صدر بلدیہ	-/۱۳/۶
〃 ڈاکٹر غلام محمد 〃 کیپٹن پنشنر رستہ محلہ	۲/۱۲/۳
〃 خانبہادر مولانا فتح الدین صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ زراعت	۱/۶/۶
〃 محمد ظفر صاحب قریشی بریلوی	۱/۱۲/۳
〃 میاں حمید علی 〃 محلہ سراج گنج	۱/۱/-
نامعلوم الاسم	۲/۲/-

نام	رقم
محترمات سرور و محمودہ دختران شیخ نیاز محمد صاحب	۱/۱/-
جناب حاجی عبدالمجید صاحب آبادپورہ	۱/۱/-
〃 چوہدری شاہ محمد 〃 پرنسپل گورنمنٹ ٹیلنگ انسٹیٹیوٹ	۱/۱/-
محترمہ معصومہ کلاس ادیب مدرسۃ البنات	۱/۱/-
جناب بابو رشید احمد صاحب کلرک پوسٹ آفس محلہ سراج گنج	۱/۱/-
محترمہ والدہ صاحبہ استانی آمنہ خاتون صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۱/۱/-
جناب ننھا میاں صاحب متعلم مدرسۃ البنات	۱/-/۶
محترمہ استانی آمنہ خاتون صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۱/۱/۳
〃 امت الرسول صاحبہ ہیڈ معلمہ گرلز مڈل سکول محلہ قاضیاں	-/۱۴/-
جناب خان اسد اللہ خانصاحب بستی نو	۱/۱/۳
عزیز حبیب اللہ پسر شیخ غلام رسول صاحب سوداگر چرم باغ الو والیہ	۲/۳/-
محترمہ اسلام اختر صاحبہ 〃 〃	۱/۱/۳
〃 سکینہ عزیز بخش صاحبہ متعلمہ جماعت سوم مدرسۃ البنات	۲/۱/۶
جناب مولانا عبدالحق صاحب عباس (قیمت کھال قربانی)	-/۱۰/۳
محترمہ سعیدہ خاتون بنت منشی عمر الدین صاحب محلہ عالی (〃)	-/۸/-
〃 زینت سلطانہ بنت جناب نور الدین صاحب انسپکٹر پولیس راولپنڈی (برائے شیرینی طالبات بسلسلہ ولادت ضمیر اللہ)	۱/-/-
〃 زمرد بیگم صاحبہ مسز راجہ عبد اللہ خانصاحب راولپنڈی (برائے شیرینی طالبات بسلسلہ ولادت ضمیر اللہ)	۱/-/-
〃 والدہ صاحبہ راجہ عبد اللہ خانصاحب راولپنڈی (برائے شیرینی طالبات بسلسلہ ولادت ضمیر اللہ)	-/۸/-
جناب راجہ عبد اللہ خانصاحب راولپنڈی (قیمت دو کھال گوسفند بسلسلہ عقیقہ ضمیر اللہ)	۱/۸/-
〃 ڈاکٹر امیر حسن صاحب	۱/-/-
معلوم الاسم خاتون چھاؤنی جالندھر	۱/-/-
جناب ظہیر الحسن صاحب بمقام چاندپور ضلع بجنور	۲/-/-
〃 رائے زادہ لالہ منسراج صاحب سوندھی ایم۔ ایل۔ اے [illegible]	۵۰/-/-
میزان کل	۴۴۱/۹/۶

بمد زکوٰۃ ماہ فروری ۱۹۳۶ء

تفصیل	رقم
عالیجناب خانبہادر نواب سعید اللہ خانصاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جہلم	۲۰/-/-
جناب خان محمد خانصاحب ضلعدار نہر کوٹھی دولت پور	۲/-/-
میزان	۲۲/-/-

وظائف فنڈ ماہ فروری ۱۹۳۶ء

تفصیل	رقم
محترمہ مس مریم یوسف علی صاحبہ ۶۳۴ عیدگاہ کرسچن سوسائٹی (حمیدہ بی بی درزی بیب بی بی سکالرشپ)	۱۰/-/-
محترم جناب چوہدری حق نواز خانصاحب پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور (فاطمہ جان سکالرشپ)	۵/-/-
جناب خانبہادر مولوی فتح الدین صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت وظیفہ از فروری تا مئی ۱۹۳۶ء برائے یتیم طالبہ لدھیانوی	۲۰/-/-
میزان	۳۵/-/-

تعمیر فنڈ ماہ فروری ۱۹۳۶ء

تفصیل	رقم
جناب ڈاکٹر چوہدری بدرالدین صاحب اسسٹنٹ سرجن نکودر (قیمت کھال قربانی)	۱/-/-
عالیجناب خانبہادر نواب مظفر خان سی آئی۔ای سابق ریونیو ممبر پنجاب صدر منتخب جلسہ سالانہ اپریل منجملہ لاگت کمرہ موعودہ	۵۰۰/-/-
,, خانبہادر بخشی ولی محمد صاحب رئیس اعظم نابھہ منجملہ لاگت تعمیر مسجد موعودہ	۱۱۵۰/-/-
میزان	۱۶۵۱/-/-

عطیات ماہ مارچ ۱۹۳۶ء

تفصیل	رقم
جناب گل محمد صاحب موٹر ڈرائیور چھاؤنی جالندھر	۲/-/-
,, محبوب الٰہی صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر اسٹیشن حضرت نظام الدین (قیمت کھال)	۳/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد عبداللہ خانصاحب میانی افغاناں	۱/-/-
,, ,, میاں حمید علی صاحب محلہ سراج گنج بتقریب شادی خانہ آبادی ایف اے شیفتہ برادر خورد	۵/-/-
,, بیگم صاحبہ جناب ڈاکٹر حبیب الرحمن صاحب حضر فلڈ ڈسپنسری کھاریاں	۶/-/-
,, استانی نیمی بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۲/-/-
جناب نسیم الحسن صاحب معرفت بابو سلطان محمود صاحب کوئٹہ	۲/-/-
,, شیخ محمد صادق صاحب ریٹائرڈ اوورسیر بٹالہ	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان وزیر الدین خانصاحب بستی دانشمنداں (قیمت کھال)	۱/-/-
جناب خان محمد حسین خانصاحب رئیس بستی نو سابق رئیس تحریک ریاست افغانستان بغرض ایصال ثواب بروح خان اقبال الدین خان مرحوم	۵۰۰/-/-
,, خان عبدالرحیم خانصاحب کمپوزیٹر اپریٹر آڈٹ آفس اجمیر	۵/-/-
محترمہ مسز ایم اصغر فاروقی پی ڈبلیو ڈی ریلوے اسٹیشن سکھر (قیمت کھال ۲ عدد۔ برائے ایصال ثواب بارواح امامین)	۳/۶/-

معرفت مولوی علم الدین صاحب سفیر انجمن

تفصیل	رقم
جناب حاجی میاں محمد فتح اللہ صاحب رئیس عبداللہ پور لائلپور	۱۰/-/-
امدادی فنڈ مسلم اہلکاران ایگریکلچر کالج ,,	۱۵/-/-
جناب میاں نصیر الدین صاحب رئیس پکہ ماڑی	۱/-/-
,, شیخ حمید اللہ صاحب کورٹ انسپکٹر لائلپور	۱/-/-
,, مہر محمد صادق ,, وکیل ,,	۲/-/-
,, نیاز محمد خانصاحب بستی دانشمنداں (برائے امداد نادار طالبہ)	-/۸/-

معرفت خان محمد عمر خاں صاحب

تفصیل	رقم
,, مسٹر محمد صدیق صاحب سیکنڈ ایر کلاس گورنمنٹ کالج لاہور	۱/-/-
,, ,, جلیل اللہ خاں ,, ,, ,, ,,	۱/-/-
,, حافظ دبیر احمد ,, ,, ,, ,, ,,	۱/-/-

نام	رقم
جناب مسٹر شبلی شبخیز صاحب سیکنڈ ایر کلاس گورنمنٹ کالج لاہور	-/-/۱
" چوہدری محمد اکرم " " " " "	-/-/۱
" مسٹر محمد عمر حیات خانصاحب آر۔ ایس۔ ڈی کالج فیروز پور	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ سید شعیب صاحب لکھنوی بمقام سنبھل	-/-/۱
جناب عبدالشکور صاحب کلرک ٹریفک اکوئنٹس لاہور	-/-/۱
محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری رکن الدین صاحب موضع ثمر قپور { زیر تقریب سعید تولد نبیرۂ خود برائے شیرینی طالبات }	-/-/۵
" بیگم صاحبہ ڈاکٹر ابراہیم خانصاحب بستی دانشمنداں	-/-/۲

معرفت اکبری خانم متعلمہ جماعت ہشتم مدرسۃ البنات

نام	رقم
محترمہ زینب بی بی صاحبہ زوجہ خانصاحب مہر ابادان صاحب مرحوم دسوہہ لائلپور	-/۸/۲
محترمہ مسماۃ ہاپچی زوجہ مہر شہاب الدین صاحب مرحوم " "	-/۸/-
جناب مہر محمد صادق صاحب وکیل لائلپور	-/-/۱
" میاں محمد الدین " قانونگو نزول ملتان شہر	-/-/۱
محترمہ زوجہ منشی احمد خانصاحب پوسٹماسٹر دسوہہ ضلع لائلپور	-/۴/-
جمال الدین حجام۔ زوجہ کالو لوہار۔ فاطمہ زوجہ اللہ دتا { اُستانی سکینہ صاحبہ۔ زوجہ ماسٹر عنایت علی }	-/۷/-
جناب عزت نشان محسن الملک مولوی غلام حسین صاحب وزیر بہاولپور	-/-/۲
" چوہدری غلام حسین صاحب	-/۸/۲
" منشی بشیر محمد صاحب نقشہ نویس دفتر نزول ملتان شہر	-/-/۱
" عبدالحمید صاحب۔ چوہدری محمد اقبال صاحب موضع میاں چنوں	-/۱۰/-
" میاں عزیز الدین صاحب کنٹریکٹر گوجر کھڈہ ملتان	-/۸/۲
" محمد ابراہیم صاحب معرفت افسر نزول ملتان	-/-/۱

معرفت جناب میاں حمید علی صاحب محلہ سراج گنج جالندھر شہر

نام	رقم
جناب میاں شیر بہادر صاحب محلہ سراج گنج	-/۸/-
" شیخ عبدالغفور " " " "	-/۴/-
جناب محمد خورشید صاحب محلہ سراج گنج	-/۴/-
" ڈاکٹر عطا محمد " " " "	-/۸/-
محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ معرفت جناب رشید احمد خانصاحب لاہور	-/-/۱
" بیگم صاحبہ جناب عنایت محمد خانصاحب بستی جوڑیاں	-/۸/۱
جناب سید محمد علی صاحب جعفری ایم۔ اے نواب بیلس لاہور { زادِ راہ (مرسولہ بغرض شرکت جلسہ) واپس }	-/-/۱۰
جناب محمد سعید صاحب منہاس ۵ ، ذیلدار روڈ لاہور	-/-/۲

معرفت جناب داروغہ شیخ ولی احمد صاحب پنشنر

نام	رقم
جناب سید عبدالسلام صاحب وکیل جالندھر شہر	-/-/۱
" " مولوی تراب علی " رستہ محلہ " "	-/-/۱
" شیخ سراج احمد " مسلخواں نو آبادی	-/-/۱
" حاجی علی محمد " پنشنر "	-/-/۱
" حکیم سید شاہنواز " رستہ محلہ جالندھر شہر	-/-/۱
" شیخ رحیم بخش " ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس رستہ محلہ	-/-/۱
" حکیم نبی بخش " رستہ محلہ	-/-/۱
" " رحمت علی " دروازہ سیداں	-/-/۱
" شیخ فضل محمد " محافظ دفتر جالندھر شہر	-/-/۱
" حکیم اللہ بخش " رستہ محلہ " "	-/-/۱
" " غلام قادری " " " "	-/-/۱
" شیخ عبدالحمید " بی اے ایل ایل بی رستہ محلہ	-/-/۱
محترمہ تسنیم جہاں آرا صاحبہ بنت شیخ نصیر احمد صاحب اسٹیٹ منیجر { امپیریل ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ بریلی }	-/-/۴
جناب اسد جمیل صاحب صالح منزل "دروازہ ٹھاکر سنگھ گوجرانوالہ"	-/-/۴
" حاجی محمد اسد " نو مسلم حسن جرنلسٹ ماڈل ٹاؤن لاہور زادِ راہ (مرسولہ بغرض شرکت جلسہ) واپس	[illegible]

نام	رقم
جناب محمد سعید صاحب بی اے ہیڈ کلرک دفتر الیکٹریکل انجنیئر لاہور	۱/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ زبیدہ بیگم متعلمہ جماعت دوم مدرسۃ البنات	۱/-/-
جناب مولانا پیر غلام دستگیر خانصاحب رئیس دھوکڑی	۲/۴/-
میزان	۶۶۱/۶/-

زکوٰۃ و صدقات ماہ مارچ ۱۹۳۸ء

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر شیخ محمد خورشید صاحب ڈپٹی کمشنر (قیمت ایک بکرا قربانی)	۳/۴/-
جناب محترم ایس ایم سعید صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل ملتان (برائے امداد یتیم طالبات)	۳۰/-/-
" چوہدری عبدالرحمٰن ولد چوہدری عبدالحق صاحب نمبردار چک نمبر ۱۰	۱/-/-
" حاجی اللہ دتا صاحب ہیڈ ماسٹر حسین آگاہی ملتان شہر (بذریعہ اکبری خانم جماعت سوم مدرسۃ البنات)	۵/-/-
" عبدالرشید صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے وی سکول بھون	۵/-/-
" مولانا محمد سعید صاحب شبلی چھاؤنی فیروزپور (بذریعہ مولوی علم الدین صاحب سفیر انجمن)	۴/-/-

نام	رقم
جناب میاں محمد سعید صاحب کوتوال چھاؤنی کانپور	۵/-/-
میزان	۵۳/۶/-

وظائف فنڈ ماہ مارچ ۱۹۳۸ء

نام	رقم
محترمہ مس مریم یوسف علی صاحبہ میسو بستی (حمیدہ بی بی و زینب بی بی سکالرشپ)	۱۰/-/-
جناب چوہدری حق نواز خانصاحب پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور (فاطمہ جان سکالرشپ)	۵/۸/-
میزان	۵/-/-

تعمیر فنڈ ماہ مارچ ۱۹۳۸ء

نام	رقم
عالیجناب خانبہادر بخشی ولی محمد صاحب رئیس اعظم (بقیہ رقم منجملہ -/-/۲۶،۹۲ برائے تعمیر مسجد)	۱۱۸۲/-/-
محترمہ معظمہ مکرمہ جناب مہربانو بیگم صاحبہ سابق بیگم آف ممدوٹ لاہور	۲۰۰/-/-
میزان	۱۳۸۲/-/-

چندہ بتقریب تیرھواں سالانہ جلسہ انجمن مدرسۃ البنات جالندھر شہر منعقدہ ۲۶، ۲۷ مارچ ۱۹۳۸ء

نام	رقم
طلبہ اسلامیہ ہائی سکول جالندھر	۵/۸/۳
محترمہ مسز او۔ کے۔ کیرو اہلیہ جناب چیف کمشنر بلوچستان	۵۰/-/-
جناب منشی سردار محمد صاحب خوشنویس جالندھر	۱/-/-
" بشیر احمد صاحب بستی دولت خاں	۱/-/-
" منشی جلال الدین " کپورتھلہ	۱۰/-/-
" شیر محمد " پھولڑیالا	۱/-/-
" ڈاکٹر محمد اسمٰعیل " ریٹائرڈ سول سرجن آگرہ	۱۰۰/-/-
" مولانا عبدالباری " بی اے رئیس ضلع لائلپور	۱۰/-/-
نامعلوم الاسم صاحب	۱۰/-/-
نامعلوم الاسم صاحب	۱۰/-/-
متفرق	-/۷/-
محترمہ امت الحبیب صاحبہ مدرسۃ البنات	۲/-/-
" رضیہ ناصرہ " " " "	۱/-/-
" حسینہ جبین " " "	۱/-/-
" بلقیس خانم " " "	۱/-/-
" بیگم صاحبہ جناب خاں اسد اللہ خانصاحب	۱/-/-
" " " میاں حمید علی صاحب محلہ سراج گنج	۹/-/-
" منیر فاطمہ صاحبہ	۱/-/-

نام	رقم	نام	رقم
محترمہ دختر مرزا صاحب	۱/-/-	محترم محمد نعیم صاحب	۱/۴/-
" بیگم صاحبہ شاہنواز "	۱/-/-	" مولانا عبدالباری " بی اے رئیس لائلپوری	۳۰/-/-
" والدہ رضیہ خانم صاحبہ	۱/-/-	" خواجہ فیض محمد صاحب فیض لدھیانوی	۱/-/-
" عمران متعلمہ مدرسۃ البنات	-/۲/-	" بابو اسماعیل "	۱/-/-
محترم منظہر الحق خانصاحب مدرسۃ البنات	۲/-/-	" محمد نظام "	۱/-/-
محترمہ منور جبیں صاحبہ معلمہ جماعت چہارم " "	-/۸/-	برخورداری خالدہ صاحبہ	۱/-/-
" زہرہ " " " " "	-/۲/-	محترم چوہدری غلام محمد صاحب	۱/۴/-
محترم شیخ سردار علی صاحب رئیس بستی شیخ جالندھر	۲۵/-/-	" حبیب احمد " بستی شیخ	۱۰/-/-
" ماسٹر نور حسین " لاہور چھاؤنی بتوسط شیخ سردار علی صاحب	۲۵/-/-	" خواجہ غلام محمد "	۱/-/-
" مولانا غازی علم الدین " شہید سفیر مدرسۃ البنات	۱/-/-	" حاجی محمد ابراہیم " سوداگر چرم حصار	۲/-/-
" قاضی خوشی محمد " ٹیچر اسلامیہ ہائی سکول ننگل انبیار	۱/-/-	" عزت علی خاں " طالبعلم مدرسۃ البنات	۲/-/-
" مولوی الطاف الرحمن " حویلی دانشمنداں	۲/-/-	" شیخ حبیب الہی " کلرک آف دی کورٹ سینئر سب جج	۱/-/-
" حاجی محمد الدین " ٹھیکیدار محلہ تابلی	۱۰/-/-	" چوہدری محمد لوٹا " بھگواڑہ	۲؟/-/-
" میاں فضل محمد " چک مغلانی	۱/-/-	" " محمد اسماعیل "	۱/-/-
" عبدالرحمن "	۱/-/-	" جناب سلطان خاں " جمعدار پولیس	۲/-/-
" میاں عبداللہ "	۱/-/-	" آغا عبدالعزیز " ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس قرول باغ دہلی	۱۰/۸/-
" چودھری علی محمد "	۱/-/-	" خانصاحب عبدالحق خاں " بستی باباخیل	۲/-/-
" " رحمت علی "	۱/-/-	" حاجی عزیز بخش " سوداگر چرم بستی نو	۳/-/-
" ملک ظہیر الدین " اوورسیر	۵/-/-	" محمد الدین " قریشی ہوشیارپور	۱/-/-
" شیخ خورشید محمد " ریڈر	۲/-/-	" چوہدری رمضان علی "	۱/-/-
" خان فضل علی خاں " تحصیلدار	۳/-/-	" " بدرالدین "	۲/-/-
" فضل الدین " بھٹی انجنیئر	۱/-/-	" حاجی انور علی "	۱/-/-
بذریعہ رومال جمع کردہ چوہدری محمد علی و شامی صاحبان	۸/۸/۳	" محمد عثمان "	۱/-/-
محترم خواجہ فیض محمد صاحب فیض لدھیانوی	۴/-/-	" حکیم فیض محمد "	۱/-/-
" ڈاکٹر محمد خورشید " عباسی سب اسسٹنٹ سرجن	۲۰/-/-	" میاں مستنصر باللہ "	۱/-/-
" اسماعیل صاحب طالبعلم مدرسۃ البنات	-/۳/-	بذریعہ رومال از جلسہ سالانہ	۱۲/۹/۴

نام	رقم
جناب مولوی محمد شفیع صاحب اشاعت اسلام لاہور (از بیت المال)	۱/-/-
" " قادر بخش " " " " "	۱/-/-
" " محمد بخش " مسلم بی اے لاہور	۱/-/-
" بابو رحمت علی "	۱/-/-
" " اللہ دیا "	۲/-/-
" ملازم بخش "	۴/۴/-
" محمد ابراہیم " سیانوال مولویاں	۱/-/-
" اللہ رکھا " بانس فروش	۱/-/-
" عبدالغنی " ریلوے سٹیشن جالندھر شہر	-/۸/-
" عنایت اللہ "	۵/-/-
" فدیر محمد خان " بستی دانشمنداں	[illegible]
" برکت علی " پوسٹل کلرک جالندھر چھاؤنی	۱/۸/-
" محمد اکرم " " " " " "	۱/-/-
محترمہ نسیمہ بی بی " باورچن مدرسۃ البنات	۲/-/-
" مریم بی بی " "	۱/-/-
" کشور سلطانہ بنت شیخ عبدالحمید صاحب اقبال بی اے وکیل	۲/-/-
" نصیر بیگم متعلمہ جماعت دوم مدرسۃ البنات	۲/-/-
" اکبری خانم صاحبہ متعلمہ جماعت چہارم مدرسۃ البنات	۱/-/-
ایک طالبہ	-/۲/-
" بیگم صاحبہ سید محمد انور علی صاحب انسپکٹر آف سکولز	۱/-/-
" رشید بیگم صاحبہ	۲/-/-
" جناب بیگم صاحبہ جناب شیخ عبدالحمید صاحب اقبال وکیل	۱۰/-/-
" عزیز خاتون صاحبہ	۱/-/-
" ثریا صاحبہ	۱/-/-
" بیگم صاحبہ شیخ عبداللہ صاحب بستی شیخ	۱/-/-
" مستعیدہ متعلمہ جماعت دوم مدرسۃ البنات	-/۲/-
" حمیدہ گجراتی " سوم " "	۱/۸/-

نام	رقم
عزیزہ کلثوم جماعت سوم مدرسۃ البنات	۱/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان ممتاز علی خاں صاحب بستی دانشمنداں	۱/-/-
" عطیہ بیگم " جماعت سوم مدرسۃ البنات	۱/-/-
محترم سید اطہر علی صاحب کپورتھلہ	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر شیخ فرزند علی صاحب	۱۵/-/-
" " " " محمد رشید " عباسی	۴/-/-
" کنیز زہرہ جماعت ہشتم مدرسۃ البنات	۱/-/-
" امیر بیگم متعلمہ سینیر کلاس " "	۵/-/-
" جناب حمیدہ خانم صاحبہ رئیسۃ المدرسہ	۵/-/-
" حمیدہ بیگم علوی جماعت سوم	۲/-/-
" ثریا بیگم مولوی عبدالباری صاحب جماعت پنجم	-/۸/-
" نفیسہ نشاطہ متعلمہ جماعت سوم	-/۸/-
" نعیمہ ستارہ " " "	۲/-/-
" سعیدہ لاہوری	۱/-/-
" خالدہ تسنیم و خالدہ ادیب خانم جماعت دوم و سوم	۱/-/-
" سلمیٰ سلیمی بنات سید خلیل شاہ صاحب مسلمان جماعت سوم	۵/-/-
" عابدہ بیگم بنت مولوی عبدالباری صاحب متعلمہ مولوی کلاس	۱/-/-
" ثریا " " " " جماعت پنجم	-/۸/-
" منور جبیں " " " " " چہارم	۱/-/-
" بیگم صاحبہ جناب خان شجاع الدین خانصاحب بستی نو	۲/-/-
" مجیدہ بیگم چراغ الدین صاحب متعلمہ درجہ خصوصیہ ثانیہ	۴/-/-
" بلقیس خانم متعلمہ درجہ مولوی دوم مدرسۃ البنات	۲/-/-
" انور خورشید شریف " خصوصیہ ثانیہ " "	۵/-/-
" رقیہ بیگم بنت جناب عبداللطیف صاحب درجہ مولوی " "	۲/-/-
نامعلوم الاسم	-/۴/-
محترمہ خورشید بیگم صاحبہ بنت شاہ الدین صاحب	۱/-/-

نام	رقم
محترمہ ہمراز خانم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۲/-/-
" ننھی بیگم " " "	۱/-/-
" محمودہ نابینہ متعلمہ جماعت چہارم " "	۲/-/-
" بلقیس فاطمہ معلمہ درجہ خصوصیہ اول " "	۲/-/-
" منیر اختر (بورڈر) درجہ چہارم " "	۱/-/-
" ادیب فاطمہ متعلمہ درجہ خصوصیہ اول " "	۲/-/-
" رشیدہ بیگم بنت بدرالدین صاحب متعلمہ جماعت چہارم " "	۱/-/-
" رشیدہ بیگم محمد لطیف صاحبہ	۱/-/-
" رشیدہ بیگم صوفی متعلمہ جماعت ادیب	۱/-/-
" زبیدہ حافظہ متعلمہ درجہ مولوی سال دوم	۱/-/-
" بیگم صاحبہ میاں حشمت علی صاحب	۵/-/-
" سعیدہ فاضل متعلمہ درجہ ادیب عالم مدرسۃ البنات	۱/-/-
" بشریٰ خانم فضل الٰہی خانصاحب	۲/-/-
" بیگم صاحبہ خانصاحب ڈپٹی عصمت اللہ خانصاحب	۲/-/-
" خالدہ خانم بنت جناب حبیب صاحب متعلمہ جماعت سوم	۱/-/-
" خورشید محمد بخش صاحب " " پنجم	۱/-/-
نامعلوم الاسم صاحب	۲۵/-/-
حضرت مولانا محمد عبدالحق صاحب عباس دامت برکاتہم (انجلہ ہے)	۱/-/-
جناب چوہدری محمد شفیع صاحب محلہ کھولارائے جالندھر شہر	۲/-/-
" محمد ابراہیم صاحب محلہ کھولارائے " "	۱/-/-
" منشی نور احمد صاحب نقشہ نویس محلہ " " "	۱/-/-
" چوہدری عبدالباری صاحب سینیٹری انسپکٹر بٹالہ شہر	۵/-/-
" مولوی سید محمد شفیع " اشاعت اسلام کالج لاہور	۱/-/-
" ماسٹر نذیر احمد بٹ و مہر غلام محمد صاحبان مالکان فرنیچر ہاؤس	۱۰/-/-
محترمہ والدہ بشیر احمد صاحب بٹ محلہ خادماں	۲/-/-
محترم آغا محمد حفیظ اللہ و شیخ محمد نذیر صاحبان جنرل برقی پریس	۹/-/-
میزان	۶۲۰/۱۱/۱۰ ½

مواعید

نام	رقم
عالیجناب نواب نثار علی خانصاحب بالقابہ	۵۰/-/-
" خانبہادر نواب مظفر خانصاحب بالقابہ	۵۰/-/-
" " شیخ سراج الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر	۱۰۰/-/-
" " نواب محمد حیات قریشی ممبر پبلک سروس کمیشن	۱۰۰/-/-
" خان عصمت اللہ خانصاحب ای۔ اے سی جالندھر شہر	۵۰/-/-
جناب سید حبیب اللہ " وکیل سرگودھا	۵۰/-/-
" مولوی فتح اللہ صاحب رئیس عبداللہ پور لائلپور	۵۰/-/-
" حکیم محمد افضل " سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس لاہور	۵۰/-/-
" ڈاکٹر غلام محمد " کپتان پنشنر جالندھر شہر	۲۵/-/-
اساتذہ کرام اسلامیہ ہائی سکول جالندھر شہر	۲۰/-/-
جناب شیخ محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ " "	۲۵/-/-
" خان عبداللطیف خاں رئیس ڈھوگڑی " "	۱۰/-/-
محترمہ شمیم افروز درجہ خصوصیہ ثانیہ مدرسۃ البنات	۲/-/-
جناب صاحبزادہ معراج الدین صاحب شامی	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ " " "	۵/-/-
" خورشید ایم ایچ جماعت ششم مدرسۃ البنات	۲/-/-
" استانی آمنہ خاتون صاحبہ معلمہ " "	۳/-/-
" اختر صاحبہ	۱/-/-
" امتیاز "	۱/-/-
" بیگم صاحبہ خانصاحب محمد روشن خاں	۲/-/-
جناب مولوی غلام رسول صاحب بستی شاہ قلی	۱/-/-
میزان	۲۲۰۳/-/-

نور الدین بٹ جنرل سیکرٹری

حسابات انجمن مدرسۃ البنات جالندھر شہر بابت جنوری۔فروری۔مارچ ۱۹۳۸ء

نام معطی مع پتہ	جنوری	فروری	مارچ	نام معطی مع پتہ	جنوری	فروری	مارچ
محترمہ بیگم صاحبہ میاں حمید علی صاحب محلہ سراج گنج جالندھر شہر	۲/-/-	-	[illegible]	جناب بابو حسین بخش صاحب کلرک دفتر میونسپل کمیٹی جالندھر شہر	۱/-/-	-	۱/-/-
جناب ڈاکٹر عطا محمد صاحب انڈیا فارمیسی ہاؤس پکا باغ روڈ	دوماہ -/۴/-	-/۴/-	-/۴/-	" خان نیاز محمد خان اکاؤنٹنٹ دفتر ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" بابو عبدالرحیم " پارسل کلرک ریلوے سٹیشن جالندھر شہر	[illegible]	-/۴/-	-	" ماسٹر غلام نبی " بی اے بی ٹی ٹیچر گورنمنٹ سکول	-/۶/-	-/۴/-	دوماہ ۱/-/-
" ڈاکٹر چوہدری بدرالدین " اسسٹنٹ سرجن نکودر	دوماہ ۲/-/-	۱/-/-	۱/-/-	" ایم حمید " بھٹی ماڈرن فاؤنڈری ورکس امپیریل گارڈن روڈ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" چوہدری غلام مصطفےٰ احمد اکبر صاحبان صراف ٹھاری بازار	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-	" شیخ رحیم بخش " ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس رستہ محلہ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" ماسٹر نذیر احمد صاحب بٹ چوک احاطہ ناصرالدین صاحب	دوماہ -/۸/-	-/۴/-	-	" حکیم عبدالرحیم " بازار پنج پیر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" مستری قطب الدین " انجن شیڈ جالندھر شہر	دوماہ -/۸/-	-	-	" شیخ عبداللطیف " ریکارڈ کیپر سشن کورٹ	-/۸/-	-	-
" " اللہ بخش " " " "	-/۴/-	-	-	" خان غلام جیلانی خان صاحب کلرک کمشنرس آفس	دوماہ ۱/-/-	-	دوماہ ۱/-/-
" " محمد یوسف " " " "	دوماہ -/۸/-	-/۴/-	-	" بابو محمد حسین صاحب ماہر فن عمارات ونقشہ جات	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" " محمد اسحاق " " " "	دوماہ -/۸/-	-/۴/-	-	" " ضیاء الحق " محلہ پکا باغ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" مولوی الطاف الرحمٰن " حویلی دانشمنداں	دوماہ ۲/-/-	۱/-/-	-	محترمہ بیگم صاحبہ خان بہادر عبدالمجید خان صاحب			
" بابو غلام محمد " نظامی پنشنر محلہ پنج پیر	دوماہ -/۸/-	-/۴/-	-	بستی بابا خیل	۱/-/-	-	-
" منشی نذیر حسین " کچہری منصفی	۱/۴/-	۱/۴/-	۱/۴/-	جناب چوہدری شاہ ولی صاحب انگلش کلرک سشن کورٹ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" شیخ حبیب الٰہی " کلرک آف دی کورٹ سینیئر سب جج	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-	" مرزا فیض اللہ بیگ " ریڈر " "	۱/-/-	۱/-/-	-
" بابو غلام محی الدین " نسلوی کلرک سنٹرل بنک	دوماہ -/۸/-	-/۴/-	-/۴/-	" چوہدری غلام احمد " شیر فروش رستہ محلہ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" پیر عبدالرشید " پوسٹل کلرک چھاؤنی جالندھر	دوماہ -/۸/-	-/۴/-	-/۴/-	" " عبدالکریم " مٹھائی فروش چوک سوداں	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
" بابو رشید احمد " " " "	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-	" خان اسداللہ خان " ایڈیٹر رسالہ نور	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" " عبدالحق " " " "	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-	" شیخ نذیر محمد " دوکاندار رینک بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" چوہدری محمد علی " ہیڈ اسسٹنٹ کمشنرس آفس	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-	" محمد طالب حسین " سوداگر چوب عمارتی ریلوے روڈ	-/۵/-	-	-
" " محمد بشیر " کلرک دفتر انسپکٹر آف سکولز	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-	" میاں محمد علی " دلفزا پنشنر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" مولوی محمد یعقوب محمد ابراہیم صاحبان بازار صابون گراں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-	" خان بشیر احمد خان " ٹکٹ کلکٹر ریلوے سٹیشن	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" بابو غلام مصطفےٰ صاحب ہیڈ اسسٹنٹ دفتر سپرنٹنڈنٹ پولیس	۱/-/-	-	-	" ماسٹر میراں بخش " ہیڈ ٹیچر ایم بی پرائمری سکول	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-

گوشوارہ مداخل و مخارج انجمن مدرستہ البنات شہر جالندھر بابت ماہ جنوری فروری مارچ ۱۹۳۸ء

آمدنی

آمدنی			
سہ ماہی چہارم	۶۴۱۳	۱۲	۷½
بقایا سہ ماہی سوم معہ امانات	۹۱۰	۸	½
امانت بماہ جنوری	۲۵	۰	۰
امانات " فروری	۲۱۰	۶	۴½
" " مارچ	۷۷۶	۰	۲
میزان کل آمدنی معہ امانات	۸۳۳۵	۱۳	۶½

خرچ

خرچ			
سہ ماہی چہارم	۵۳۰۸	۰	۰
واپسی امانات بماہ جنوری	۵۵	۵	۴½
" " " مارچ	۲۲۹	۴	۱½
بقایا حال	۲۷۴۳	۴	½
میزان	۸۳۳۵	۱۳	۶½

نور الدین بٹ جنرل سیکرٹری انجمن مدرستہ البنات شہر جالندھر (پنجاب)

شرح نامہ اشتہارات مسلمہ

۱۔ ٹائٹل پیج کا بیرونی حصہ۔ سالم صفحہ	سالانہ	۱۵۰/-/-
" " " "	ماہوار	۱۵/-/-
" " " نصف صفحہ	سالانہ	۸۰/-/-
" " " "	ماہوار	۸/-/-
" " " چوتھائی صفحہ	سالانہ	۴۵/-/-
" " " "	ماہوار	۴/۸/-
۲۔ " " اندرونی حصہ۔ سالم صفحہ	سالانہ	۱۰۰/-/-
" " " "	ماہوار	۱۰/-/-
" " " نصف صفحہ	سالانہ	۵۵/-/-
" " " "	ماہوار	۶/-/-
" " " چوتھائی صفحہ	سالانہ	۳۰/-/-
" " " "	ماہوار	۳/۸/-
۳۔ اندرونی صفحات۔ سالم صفحہ	سالانہ	۸۰/-/-
" " " "	ماہوار	۸/-/-
" " " نصف صفحہ	سالانہ	۴۵/-/-
" " " "	ماہوار	۴/۸/-
" " " چوتھائی صفحہ	سالانہ	۳۰/-/-
" " " "	ماہوار	۳/-/-
چوتھائی صفحہ سے کم اشتہار کی اجرت کم از کم	سالانہ	۲۰/-/-
" " " "	ماہوار	۲/-/-

اشتہار برائے شادی کم از کم -/-/۴ فی اشاعت ہوگا۔

کیا آپ کا گھر ان کتابوں سے خالی ہے

روحوں کے کرشمے: مرنے کے بعد روحیں کیا کام کرتی ہیں۔ اس کتاب سے معلوم ہوگا مرنے والے ہم سے جدا نہیں ہوتے وہ ہمیشہ ہمارے پاس ہی ہیں۔ لیکن ہم میں ان سے بات چیت کرنے کی لیاقت نہیں۔ غمزدوں کو یہ معلوم کر کے بے حد تسکین ہوگی۔ روحیں بوقت ضرورت ہم سے ضرور ملنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس کتاب میں روحوں کے سچے حالات بیان کئے ہیں جو اسقدر دلچسپ اور سنسنی خیز ہیں۔ کہ جب تک کتاب ختم نہ ہو جائے ہاتھ سے رکھی نہیں جاتی۔ لیکن رات کے وقت تنہائی میں نہ پڑھیں۔ قیمت عہ

روح القرآن:- سچ مچ قرآن مجید کی کلید ہے دنیا کی کسی زبان میں ایسی جامع کلید موجود نہیں۔ بیرون ہند کے سکالر بھی اسے منگا منگا کر حرز جان بنا رہے ہیں کلام مجید کے سمجھنے اور یاد رکھنے کیلئے یہ بہترین ذریعہ ہے پہلے حصہ میں قرآن پاک کے مضامین کی فہرست موجودہ زمانے کی ضروریات کو پیش نظر رکھکر دی گئی ہے۔ دوسرے حصہ میں مشکل الفاظ کے مخرج اور معنے۔ تیسرے میں سورتوں کے عملیات اور ان کے مضامین کے خلاصے اور شان نزول دئے گئے ہیں۔ اور بھی خوبیاں ہیں۔ ہر چیز پارہ سورۃ اور آیت کی ترتیب سے دی گئی ہے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئے۔ قیمت عار۔

ماں بچہ کی نگہداشت: گھر گھر بچوں کی بیوقت موت اور ماؤں کی خرابی صحت کا کہرام مچا ہوا ہے۔ ان تکالیف نے ہماری زندگی واقعی اجیرن کر دی ہے۔ یہ کتاب زخمی دلوں کیلئے مرہم اور غمزدوں کیلئے سچ مچ کا تعویذ ہے انکی خانگی تکالیف و مصائب سے بچنے کیلئے اس کتاب کو پڑھیں۔ اور ملکی و قومی خدمت کرنی ہو تو منگا منگا کر غریبوں میں مفت بانٹیں تیسرا ایڈیشن پہلوں سے کہیں ضخیم اور مفید ہے۔ قیمت صرف ۴ر۔ ٹکٹ بھیجیئے بلیں کفایت رہتی ہے۔

رفیق زمیندار: بلکہ یہ سب کا بہترین رہبر ہے۔ تعلیمی و اصلاحی کتاب ہے تیسرا ایڈیشن ہے۔ سب پہلوں سے جداگانہ چیز ہے بیشمار کتب خانوں کیلئے منگائی جا چکی ہے۔ دیہاتی زندگی کو بہتر بنانے کی تدابیر پہلے حصہ میں ہیں۔ باقی حصوں میں تعلیم حفظان صحت سرمایہ اندوزی۔ مویشیوں کی پرورش اور ان کی دیکھ بھال زراعت پر نہایت مفید مضامین دے گئے ہیں شہری اور دیہاتی باشندوں کو یکساں مفید ہے۔ قیمت عہ۔

سنگھار خانہ: خوبصورت اور تندرست رہنے کی بہترین ہدایات۔ ہندوستانی معاشرت اور ایشیائی شرم و حیا کو ملحوظ رکھتے ہوئے درج کی گئی ہیں۔ تصویریں بھی ہیں اور سرورق عمدہ ہے۔ بیویوں کیلئے بہترین تحفہ ہے۔ اور گھر میں اس کا رکھنا مسرت بخش خانہ داری کا ضامن ہے۔ قیمت عار۔

یہ سب کتابیں سلسلہ کے خاص نامہ نگار مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی کی تصنیف و تالیف ہیں۔ ہر کتاب کی لکھائی چھپائی عمدہ اور سب کا محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ بوقت فرمائش رسالہ یا اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

مولوی محمد ناصر خضر پبلشر سلسلہ سرمایۂ اطفال گڑگانوہ۔ پنجاب

یہ صفحہ اشتہار کیلئے خالی ہے

پیاد اسلام

بسم اللہ

عورتوں اور بچوں کی تعلیم و ترقی

چندہ سالانہ: ایک روپیہ ممالک غیر سے تین شلنگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ مُسلِمہ جالندھر شہر

جلد ۶ | مئی ۱۹۳۸ء ۔ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ | نمبر ۱۱

فہرست مضامین!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہماری گزارشیں

ڈاکٹر اقبال:

آخر وہ الم انگیز وقت آگیا جس کا تین سال سے ہر لمحہ اور ہر گھڑی اندیشہ تھا اور ڈاکٹر اقبال کا جسد مبارک ۲۱ر اپریل کی صبح کو نور کے تڑکے اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ؁

اس المناک سانحہ پر ہندوستان و افغانستان، عراق و ایران، مصر و عرب اور روم و شام کے علاوہ ممالک مغرب میں بھی ایک اضطراب برپا ہوگیا۔ تمام دنیا نے اس عظیم المرتبت انسان کی مرگ کو ایک بڑا حادثہ تصور کیا اور مرحوم کی شخصیت اور اس کے دل و دماغ کی ملکوتی قوتوں کے آگے سر ارادت خم کر دیا۔

اس عالم خاکی میں بے شمار اہل کمال شاعر شعر و ادب کے سوز و گداز سے دلوں کو گرما گئے۔ بہت سے فیلسوف عقل و حکمت کی گتھیاں سلجھا کر دنیا کو دانش و خرد کے سبق پڑھا گئے۔ لیکن اقبال کی اس دائمی جدائی پر اہل جہاں نے جن احساساتِ حزن ملال کا مظاہرہ کیا ہے اس کی مثال کمتر پائی گئی ہے۔ ہر طرف یہی غوغا ہے ایک قیمتی متاع چھن گئی۔ ایک قابل معلم رخصت ہوگیا ایک عالی دماغ جاتا رہا۔ دنیا کے مصائب پر تڑپنے والا دل ساکن ہوگیا اسکی تکالیف پر رونے والی آنکھ مند گئی اور اسکے مردہ جسم کو سحر طرازانہ زندگی بخشنے والی زبان خاموش ہوگئی۔

یہ تمام خوبیاں اقبال کی ذات گرامی میں اس لئے پیدا تھیں کہ ان کے قلب سلیم میں جب اہل عالم اور اہل اسلام کی تکالیف کا بے حد احساس ہوا۔ آنکھوں نے خون کے آنسو بہانے۔ دماغ نے اصلی اسباب کی تلاش کر کے اسکے علاج کے لئے فلسفہ و حکمت کے دفتر چھان مارے۔ آخر ایک نسخہ مل گیا۔ تاریخ ماضی و حال سے اس کے صحیح اور مجرب ہونے کی تصدیق پر اس نے اعلان کر دیا کہ دنیا کے امن اور ملت مسلمہ کی حیات نو مضمر ہے تو قرآن پڑھنے اس پر غور و فکر کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے میں۔ نیز یہ کہ ملت مسلمہ کے لئے عربی زبان کی تحصیل بھی اس سلسلے میں لازمی چیز ہے۔

اس نسخہ کی صحت اور اس کے اثر کے یقین کاملہ کے بعد اقبال نے قرآن کی تعلیم کو گرمجوشی کے ساتھ ایسے دلکش اور ساحرانہ سُروں میں الاپا کہ ملت کے تن بے حس میں زندگی کی ایک برقی رو دوڑ گئی۔ مردہ رگوں میں خون پھر حرکت کرنے لگا۔ اور جسم میں گرمی و حرارت محسوس ہونے لگی، تو اگر مسلم ہندی اس اپنے دردمند اپنے دلسوز، اپنے مفکر، اپنے حکیم، اپنے طبیب اور اپنے شاعر کی رحلت پر غم و رنج سے مضطرب اور اپنے محسن عظیم کی یاد میں بیقرار ہے تو ایک طبعی امر ہے اور احساسِ شکر گزاری کا ایک طرزِ اظہار بھی ہے۔

ہم جب اقبال کے کلام، اسکے خطبات، اور اسکی ملفوظات سے ملاقاتوں کی روداد پر نظر کرتے ہیں تو دوسرے اہل نظر کے

ساتھ کارکنانِ مدرسۃ البنات کو بے حد مسرت و اطمینان ہوتا ہے کہ قوم کے محسنِ خاص حضرت عبدالحق عباس نے آج سے ۵۰ برس پیشتر قرآن کریم کی تعلیم کے احیا اور زبان عربی کی ترویج کو ہی ملت اسلامیہ کے لئے قطعی اور بے خطا نسخہ شفا ہونے کا کامل یقین دلا دیا تھا۔ گویا ان دونوں مفکرین و محسنین قوم کے نتیجہ فکر میں بال برابر فرق نہیں ہے۔ حضرت اقبال نے اپنی تمام عمر تعلیم قرآن کو شعر و سخن میں پیش کرتے ہوئے گذار دی اور قوم میں مذہبی نغمہ کا ذوق کم دیکھ کر "تلخ نوائی" اور "تیز ترخوانی" سے کام لیتے ہوئے قوم کی عملی مدد کرنے میں زندگی صرف کر دی۔ ادھر حضرت عبدالحق عباس نے ابتدائے عمر سے ہزاروں خطبوں اور مقالوں سے علاوہ درس قرآن کے اجراء سے اور قریباً بارہ سال ہوئے کہ مدرسۃ البنات کی بنیاد رکھکر قوم کی دردمندی کا عملی ثبوت پیش کر دیا۔ حضرت اقبال مدرسۃ البنات کے مشن کے بے حد قدرشناس تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ مرحوم کی زندگی کا مقصد اس صورت میں پورا ہو رہا ہے۔ جب تک مدرسۃ البنات قائم ہے۔ مرحوم کی روح پاک مطمئن و مسرور رہیگی۔ خدا کرے کہ حضرت ابو محمد مصلح کی تحریک یادگارِ اقبال بھی عمل کی صورت میں جلوہ گر ہو جائے تاکہ مردوں میں بھی تعلیم قرآن پھیل جائے اور مدرسۃ البنات کا مشن تکمیل کی صورت اختیار کرے اور علامہ مرحوم کی روح اعلیٰ علیین میں آسودہ رہتے

ہم علامہ مرحوم کے سوانح حیات بھی مختصر طور پر یہاں لکھنے کو تھے کہ اتنے میں محترمہ آمنہ خاتون معلمہ مدرسۃ البنات کی طرف سے سوانح حیات اقبال پر ایک مقالہ پہنچ گیا جس کی بنا پر تکرار مضمون کی ضرورت نہیں رہی۔

خدا نے چاہا تو اقبال کے کلام کے منتخب نمونے درج مسلمہ ہوتے رہینگے۔

خدائے غفور و رحیم علامہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور اہل اسلام کو ان کی تعلیمات کو عمل میں لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ والے توجہ فرمائیں:

مدرسۃ البنات کی تعلیم و تربیت کے اصولوں کو تمام اسلامیان ہند نے بے حد پسند فرمایا ہے۔ اور ملک کے ہر گوشے سے طالبات پہنچ رہی ہیں۔ گذشتہ سال تو پچاس ساٹھ بچیوں کے والدین کو بے حد افسوس کے ساتھ گنجائش نہ ہونے کی معذوری ظاہر کر کے ان کو حسرت زدہ کرنا پڑا تھا۔ لیکن ماہ اپریل میں داخلہ شروع ہوتے ہی طالبات کا ایک ریلا آگیا۔ اب انکار کی تاب نہیں اور بورڈنگ ہوس میں گنجائش نہیں۔ انتظام ہو رہا ہے کہ اپنی عمارت بننے تک مدرسہ سے متصل ایک اور عمارت حاصل کی جائے تاکہ بچیوں کو کسی قدر سہولت قیام ہو سکے۔ خدا کرے اپنی عمارت جلد شروع ہو کر مکمل ہو جائے کہ عدم گنجائش کی تکلیف رفع ہو سکے۔

جن اصحاب کو خداوند تعالےٰ کے فضل نے اپنی بچیوں کی تعلیم و تربیت کی استطاعت بخشی ہے۔ ان کی بیٹیاں یہاں دین و دنیا کی تعلیم سے بہرہ ور ہو کر اپنے والدین کے لئے سرمایۂ سعادت و نجات اور قوم کے لئے سامان فلاح و برکت ہو رہی ہیں۔ لیکن ان معصوم جانوں کی فکر کون کرے جن میں تمام ذہنی صلاحیتیں تو موجود ہیں مگر ان کے سر پر ماں باپ کا سایہ نہیں۔ یا اگر باپ ہے تو وہ اپاہج یا محتاج ہے یا وہ مفلس و نادار ہے۔ یا وہ دارالاقامہ کے اخراجات کو ایک حد تک برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہے باقی کے لئے نہیں۔

اپنے عزیزوں یا ہمسایوں کی بیٹیوں کو علم و فضل سے آراستہ
دیکھ کر حسرت بھری آہیں کھینچ کر رہ جاتا ہے۔ پھر ان میں سے
یہ تصور کرتے ہوئے کہ انجمن مدرسۃ البنات کے لئے امداد یتامیٰ
بیوں کے فنڈ میں ایسی بچیوں کی تعلیمی امداد کے لئے سرمایہ
رہ انجمن میں امداد کے لئے درخواستیں بھیج کر اپنی اولاد کی بہتری
اہش کر کے اپنے فرض کی بجا آوری کی مبارک کوشش کرتے
انجمن میں ہر سال بیسیوں ایسی درخواستیں اس مضمون کی آتی
صرف گذشتہ ماہ اپریل کی چند درخواستوں کے اقتباسات
ظہ فرمائیے :

نمبر ۱

"انجمن مدرسۃ البنات کے سالانہ جلسے کے آخری دن فدوی
اور ...... اور پرنسپل ..... صاحب آپکی خدمت
حاضر ہوئے تھے اور آپکی خدمت میں ایک یتیم لڑکی کو جس کی والدہ
اور جائداد اسکے والد صاحب مرحوم کے قرضہ کی وجہ سے
کی سب تباہ ہو چکی ہے آپکے مدرسہ میں داخل کروانے کو
کیا تھا اس صورت میں کہ بچی کا خرچ مدرسہ برداشت کرے
..... بندہ اس لڑکی کے لئے اسلئے زیادہ کوشاں ہے کہ
پڑھنے میں کافی ہوشیار ہے۔ تیسری جماعت میں پڑھتی تھی کہ
لاب زمانہ نے گھر بھر کو دارد کر دیا۔ ایک سال کے اندر
افراد نے جس میں کہ ایک باپ بھی شامل ہے داعی اجل کو لبیک
۔ اور اس سال کے اندر ان کی حویلیاں بنیوں اور ساہوکاروں
عالیشان مکانوں میں تبدیل ہو گئیں۔ اور وہ لڑکی اور اس کی
نصیب والدہ دنیا کے رنج دیکھنے کے لئے زندہ رہ گئی۔ لڑکی
لمہ ہوشیار ہے۔ میں اس کے لئے کوشاں ہوں کہ قوم کا ہشیار
بچہ کسی مجبوری کی وجہ سے قرآن پاک کی صحیح روح سے ناواقف نہ
رہے ۔ اگر میرے اندر امداد کرنے کی طاقت ذرہ بھر بھی ہوتی تو میں
آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کا خرچ خود برداشت کرتا مگر افسوس
کہ میں خود ایک غریب طالب علم ہوں اور کچھ نہیں کر سکتا سوائے
اسکے کہ اسکے لئے خدا سے دعا کروں کہ وہ قوم کے ایسے بچوں کے
کے لئے جلد از جلد کوئی سبیل نکالدے .... وہ بچی
خاکسار کی پھوپھی زاد بہن ہے۔ عام رشتہ دار اب ان کے افلاس
کی وجہ سے ان سے نفرت کرتے ہیں مگر یہ خاکسار غریبوں سے
ملنے کو اپنے لئے موجب فخر و نجات تصور کرتا ہے اور ان کی مدد کو
فرض عین تصور کرتا ہے۔ اگر آپ نے بھی امداد کی تو مسلمانوں کا یہ
تباہ شدہ خاندان ممکن ہے پھر پاؤں پر کھڑا ہو جائے اور خدا اس
کام سے خوش ہو جائے۔ بس یہی مسلمان کے لئے کافی ہے۔"

نمبر ۲

"میں ایک دور افتادہ علاقہ سے آپ کے مدرسہ کی شہرت
سنکر آیا ہوں۔ میری لڑکی ...... نے اپنے قصبہ کے سکول سے
کئی سال سے پرائمری امتحان پاس کیا ہوا ہے۔ مگر اُسے تعلیم دینیات
حاصل کرنے اور عربی کی استعداد بڑھانے کا بیحد اشتیاق ہے اور
میری بھی دلی خواہش ہے کہ میری لڑکی کا تعلیمی شوق پورا ہو جائے لیکن
میں بصارت سے محروم ہوں اور ضعیف العمر ہوں۔ بجز توکل کے
اور کوئی سبیل معاش نہیں۔ اسلئے لڑکی کے اخراجات تعلیم کا
متحمل نہیں ہو سکتا۔ اگر اراکین انجمن میری لڑکی کے لئے کوئی مالی
امداد کا انتظام فرما دیں تو کمال مہربانی ہوگی اور میں ہمیشہ دعا گو رہونگا۔

(...... حافظ ......)

نمبر ۳

مجھے جالندھر میں آپکے مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق ہے۔ جالندھر کے مدرسے کی شاخیں لاکھ ہوں لیکن جیسی تعلیم آپکے مدرسے میں ہے ویسی کسی دوسری جگہ ناممکن ہے میں نے یہاں کے مدرسۃ البنات میں چار جماعتیں پڑھلی ہیں۔ اب میں چاہتی ہوں کہ پانچویں جماعت کی تعلیم جالندھر جاکر حاصل کروں۔ کیا آپ میری تعلیم کا بندوبست کرسکتے ہیں؟۔ امید ہے کہ آپ مجھ یتیم کی درخواست منظور کرینگے اور مجھے دینی تعلیم سے فیضیاب کرینگے۔ والدہ صاحبہ اب میری تعلیم کا انتظام بالکل نہیں کرسکتیں۔ . . . . . ہمارے ایک عزیز جو آٹھ روپے ماہوار بھیجتے تھے۔ وہ بھی انھوں نے گذشتہ رمضان سے بند کردئے ہیں۔ ہماری آمدنی کا کوئی مستقل ذریعہ نہیں ہے۔ اسلئے میری والدہ صاحبہ میرے بھائی کو یتیم خانہ انجمن حمایت اسلام لاہور میں داخل کرانے کو ہیں۔ میں اور میری چھوٹی بہن آپکے مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ امید ہے کہ آپ ہماری امداد کا بندوبست کرتے ہوئے ہمارے وظیفہ کا انتظام فرمادینگے۔"

نمبر ۴ :

"آپ نے ہم مستورات کی ضروریات کو مدنظر رکھکر جو اسکول جاری کیا ہے پروردگار عالمین اس پر آپ کو اجر عظیم دے آمین میں عرصے سے آپ کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہتی تھی۔ میرے شوہر بوجہ بیکاری کے سخت پریشان ہیں۔ میرے پاس ۵ بچے ہیں۔ میں نے عربستان میں صحیح بخاری و قرآت، عربی نوشت و خواند کئی عرب اساتذہ و معلمات سے پڑھی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ مولوی یا مولوی فاضل کا امتحان دے کر سند حاصل کروں کیا ہمدرد مسلمان اسوقت میری مدد کرینگے؟ اور مجھے وظیفہ دیکر اللہ کی خوشنودی حاصل کرینگے؟ تاکہ آیندہ میرے بچوں کی پرورش میں آسانی ہو؟"

(ایک پریشان حال مسلم خاتون)

نمبر ۵

"آپ کے قابل قدر مدرسۃ البنات کی متعلمہ مسمات . . .
. . . حقیقت میں ایک غریب لڑکی ہے۔ اس کا والد دائم المرض ہونے کی وجہ سے اسکی کوئی مدد نہیں کرسکتا۔ اسکی کفیل صرف اسکی والدہ ہے۔ حالانکہ اسکی والدہ کے ذمے اور بھی بہت سے اخراجات ہیں۔ اس غریب لڑکی کو جو چیز . . . سے جالندھر لے گئی ہے وہ اس کا شوق تعلیم ہے۔ اسکے شوق تعلیم اور اسکی ناداری کے احساس کی بنا پر میں جناب سے با ادب التماس کرتا ہوں کہ جس طرح مبلغ دو روپے اس کا وظیفہ آپ نے مقرر فرمایا ہے اس غریب متعلمہ کے افلاس کا خیال فرماتے ہوئے مبلغ پانچ روپے کا وظیفہ اور منظور فرمائیں تاکہ اسکے شوق تعلیم کی تکمیل ہوسکے۔"

"خادم اسلام حافظ . . . . "

نمبر ۶

"کمترین کی لڑکی زنانہ پرائمری امتحان پاس اور مڈل فیل ہے بندہ اسے حضور والاشان کے زیر سایہ نو نیر سپیشل کلاس میں داخل کروانا چاہتا ہے۔ لیکن اس کے تعلیمی اخراجات زیادہ سے زیادہ چار یا پانچ روپے ماہوار تک ادا کرسکتا ہے۔ اس سے زیادہ بوجھ برداشت کرنے کی استعداد و قدرت نہیں ہے۔ جیسا کہ حاضر خدمت ہوکر زبانی بھی عرض پرداز ہوچکا تھا۔ لہٰذا براہ کرم کوئی وظیفہ عطا فرماکر یا کوئی اور صورت پیدا کرکے بندی کی لڑکی کی تعلیم کا انتظام اپنے زیر سایہ فرماکر ممنون و متشکر فرمایا جائے۔" (. . . نمبر . . .)

آپ نے صرف ایک مہینے کی درخواستوں کا ملاحظہ فرمالیا یہ بھی سن لیجئے کہ یہ غریب انجمن کوئی مستقل سرمایہ نہیں رکھتی ہے کہ مستقل ماہوار آمدنی بھی ساٹھ روپے سے متجاوز نہیں لیکن انجمن کا ماہانہ خرچ قریبًا سات سو روپے ماہوار ہے۔ اگر سالانہ جلسے کی تقریب پر تشریف لانے والے بزرگانِ قوم یا مسلمہ کے اہلِ کرم خریدار خدانخواستہ توجہ نہ فرمائیں تو مدرسہ چند مہینے سے زیادہ نہ چل سکے اور قوم کا یہ چشمۂ فیض بہت جلد بند ہو جائے۔ اللہ اس کا حافظ و معین ہو۔

خدا کرے یہ ادارہ جو بچیوں کو تعلیم تو مفت دے رہا ہے اس لائق ہوجائے کہ وہ ایک مستقل سرمایہ کا مالک ہو کر ہر آئے دن کے بے شمار مالی افکار و خدشات سے مطمئن ہوجائے اور قوم کی تمام یتیم و نادار بچیوں کو اپنی گود میں لینے کے قابل بھی ہوجائے۔

بیشک مدرسۃ البنات میں امرا، رؤسا حتیٰ کہ نوابوں کی بچیاں اور رشتہ دار لڑکیاں بھی پڑھ رہی ہیں لیکن ان سے قوم کو محدود فائدہ کی توقع ہوسکتی ہے۔ اور وہ اسی قدر کہ ان کی گود میں جو بچے پلینگے ان میں دینی روح دوڑ رہی ہوگی۔ ہوسکتا ہے کہ ان میں سے بعض سعادتمند روحیں اس سے زیادہ بھی خدمتِ اسلام کرسکیں لیکن جن سے آپ زیادہ سے زیادہ خدمتِ ملی کی آس رکھ سکتے ہیں، وہ یہی غریب طبقہ ہے جو سخت سے سخت قومی مصیبتیں جھیلنے کی قدرت کا ثبوت دیتا آیا ہے۔ سخت کوشی انھیں سختیاں برداشت کرنے کا عادی بنا کر اللہ سے زیادہ تعلق پیدا کردیتی ہے۔ اسلام غریبوں ہی سے شروع ہوا اور زیادہ غریبوں ہی میں رہے گا۔

وہ امرائے قوم جو اپنے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض میں سے سمجھتے ہیں۔ اگر اپنے بچوں کے ساتھ قوم کے یتیم و مفلس بچوں کا بھی دھیان رکھیں تو اللہ کے اس فرض سے سبکدوش ہوجائینگے جو اپنی حکومت اور اپنا بیت المال نہ ہونے کی وجہ سے ان پر عائد ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے خزینوں سے ان کو اجرِ عظیم بخشے گا۔

ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ اہلِ ثروت جن کا تعلق اللہ سے ہے وہ اس اپیل کو سمعِ قبول سے سنکر ان یتیم و نادار بچیوں کے لئے مستقل اعانت کا سامان فرمائینگے۔ اللہ ان کا مددگار رہو۔

مستقل ماہانہ امداد: اس سلسلے میں یہ امر بے حد قابلِ التفات ہے کہ مدرسۃ البنات مستقل سرمایہ اور مستقل ماہوار آمدنی سے تہی دامن ہے جب تک اس کا مالی پہلو قوی نہیں ہوتا یہ خدشات کے بھنور میں چکر لگا رہا ہے جس سے رستگاری کی بہترین صورت یہ ہے کہ اسکی ماہانہ امداد کی طرف قوم توجہ فرمائے۔ براہِ کرم اس صورتِ حال سے بے نیاز نہ ہوجئے۔ اگر اللہ نے توفیق عطا فرمائی ہے تو ماہانہ زرِ اعانت بھیجتے رہنے کا تہیہ فرمالیجئے گا۔ اگر اس میں کچھ دقت محسوس ہو تو ششماہی یا سالانہ امداد یکمشت پیشگی عطا فرمائی جاسکتی ہے۔ اس وقت صرف ان چند سطور پر معروض کو ختم کرکے امیدِ خیر کی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ قوم کو نیک ارادوں اور پاکیزہ عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے

(ادارہ)

مدرسۃ البنات ماہ اپریل میں

نتائج امتحانات: مدرسہ کے سالانہ نتائج جیسا کہ اپریل کے پرچہ میں لکھا جا چکا ہے مورخہ ۹۔ اپریل کو سنا دئے گئے ہیں۔ مختلف جماعتہائے مدرسہ کی اول۔ دوم۔ سوم آنے والی طالبات کے اسماء ہم بخوشی درج رسالہ کرتے ہیں :۔

جماعت	اول	دوم	سوم
ہشتم	جمیلہ بیگم	بلقیس جان	رقیہ بیگم
ہفتم	زبیدہ خانم	حمیدہ بیگم	عابدہ بیگم
ششم	خورشید بیگم	افتخار سلطانہ	نسیمہ بیگم
پنجم	بشیرہ بیگم	حشمت بیگم	نزہت جان
چہارم	منیر فاطمہ	محمودہ بیگم	اکبری خانم
سوم	نور بیگم	تحسین اختر	حمیدہ فضل الٰہی
دوم	نصیر بیگم	ام کلثوم	خدیجہ بیگم
اول اعلیٰ	آسیہ بیگم	فاطمۃ الزہرا	صغرا بیگم
اول ادنےٰ	شفیقہ	خالدہ ادیب	رشیدہ
درجہ خصوصیہ اولےٰ	حاکم بی بی	چراغ بی بی	ادیب فاطمہ
درجہ خصوصیہ ثانیہ	طوبیٰ	سردار جان	مجیدہ بیگم
ادیب فاضل	حسینہ جبین		
ادیب عالم	سعیدہ بیگم		
ادیب	رشیدہ بیگم	رشیدہ صوفی	

داخلہ: مدرسہ و دارالاقامہ کا داخلہ پورے زور شور سے شروع ہے حتیٰ کہ عمارت ہائے مدرسہ اردگرد کی تمام چھوٹی چھوٹی عمارتیں بھی بالکل بھرپور ہو چکی ہیں اور اسوقت تو یہ حالت ہے کہ دور دراز سے آنے والی دین وملت کی مجاہدات ہر آرام و آسائش سے بے نیاز ہو کر فرش خاکی پر آسمان تلے ڈیرے ڈالے پڑی ہیں اور جدید عمارت کے انتظار میں ہر قسم کی صعوبتیں بخوشی برداشت کر رہی ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اَرْحَمْ اَرْحَمْ۔

اگرچہ مدرسہ کا داخلہ سال بھر ہی شروع رہتا ہے تاہم وقت گزار کر تشریف لانے والی طالبات کو کوئی نہ کوئی درجہ کم کر کے شامل ہونا پڑتا ہے۔ نیز عربی کی جماعتہائے خصوصیہ (سپیشل کلاسز) اور ادیب فاضل۔ ادیب عالم۔ ادیب کا داخلہ یکم اپریل سے شروع ہے اور یکم جون تک بند ہو جائیگا۔ لہٰذا داخل ہونے والی طالبات کو وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

امداد نادار طالبات: اس سلسلہ میں محترمہ بیگم صاحبہ ماسٹر نور محمد صاحب نے ایک جوڑا پارچات جوتا سمیت۔ ایک عدد قرآن کریم معہ رحل۔ باقی آزار بند۔ پراندہ۔ چوڑیاں۔ عطر۔ سرمہ۔ کنگھی۔ کلپ۔ مہندی اور شیرینی اپنی مرحومہ بچی خورشید بیگم کے ایصال ثواب کے لئے ارسال فرمائے۔ خدا جزائے خیر دے۔ آمین۔

برکات: محترمہ مکرمہ بی بی گوہر بانو صاحبہ بنت شیخ سردار علی صاحب بشکرانہ شفاء پسر دارالاقامہ کی طالبات کے لئے مٹھائی ارسال فرمائی۔

محترمہ والدہ صاحبہ آمنہ خاتون متعلمہ درجہ ثالثہ نے مبلغ دو روپے بچیوں کی مٹھائی کیلئے ارسال فرمائے جزاہما اللہ خیر الجزاء۔

نتائج امتحان مڈل جیسا کہ گذشتہ کسی پرچہ میں اعلان کیا جا چکا ہے کہ امسال بھی مدرسۃ البنات کی چھٹی جماعت کی دس طالبات پنجاب یونیورسٹی کے مڈل کے امتحان میں شریک ہوئی تھیں جن میں سے سوائے ایک طالبہ کے باقی سب کی سب خدا کے فضل سے کامیاب ہو گئی ہیں۔ دو طالبات کمپارٹمنٹ میں آئی ہیں فللّٰہ الحمد علیٰ ذالک۔

امتحان مولوی: امسال مدرسۃ البنات سے ست طالبات ۹ رمئی سے امتحان مولوی میں شامل ہو رہی ہیں تمام مسلمہ بہنوں سے التجا ہے کہ اپنی ان عزیز بہنوں کے لئے دعا فرمائیں کہ وہ بھی ماقبل طالبات کی مثل کامیابی حاصل کریں۔ آمین ۔ (حمیرا سر معلمہ مدرسۃ البنات)

مدرسۃ البنات

(از محترمہ بیگم رشید انور صاحبہ)

نازشِ کائنات ہے + مایۂ صد صفات ہے
ملجاءِ مومنات ہے + علم کا جو فرات ہے
مدرسۃ البنات ہے

دھوم ہے جس کی چار سُو + ذکر ہے جس کا کُو بکُو
جس سے چمن میں رنگ و بو + قوم کو جس کی آرزو
مدرسۃ البنات ہے

قوم کی کشتیٔ حیات + کفر ہو جس جگہ پہ مات
دین کو جس سے ہو ثبات + مومنہ جس کی طالبات
مدرسۃ البنات ہے

بانی ہے جس کا عبدِ حق + سینۂ کفر جس سے شق
جس میں حمیرا دے سبق + علم جہاں طبق طبق
مدرسۃ البنات ہے

حق کی صدا پہ گامزن + حکمِ خدا پہ گامزن
راہِ ہدیٰ پہ گامزن + بانگِ درا پہ گامزن
مدرسۃ البنات ہے

مسلمان عورت

(حضرت مولانا عبدالقیوم ندوی استاذ تفسیر و دینیات مدرسہ انجمن تبلیغ الاسلام پونا)

مولانا ممدوح کا ایک مضمون بعنوان "مسلمان عورتوں کے حقوق" "مسلمہ" کے کسی شمارہ میں شائع ہوا تھا۔ اپنی افادی حیثیت کے ماتحت وہ اس قدر مقبول و پسند ہوا کہ علاوہ اردو کے متعدد پرچوں کے غیر زبانوں کے بعض پرچوں میں بھی بحوالہ "مسلمہ" شائع ہو کر قبول عام ہوا مثلاً مرہٹی میں "انصار" شولاپور، اور انگریزی میں دکن ٹائمز مدراس، وغیرہ میں نیز ان کے علاوہ بعض اور دیگر زبانوں میں بھی بحوالہ مسلمہ شائع ہوا۔ ہم اس موقعہ پر حضرت مولانا موصوف مدظلہ کو مبارکباد دیتے ہیں اور اب مولانا موصوف کا ایک اور محققانہ مضمون شکریہ کے ساتھ ناظرین و ناظرات "مسلمہ" کی خدمت میں پیش کرنے کا فخر حاصل کرتے ہیں۔ (ادارہ)

اسلام سے قبل عورتیں کیا تھیں اور اہل عالم نے انکو کیا جانا اور سمجھا تھا؟ بہنو! اس کا خلاصہ یہ سمجھ لیجئے کہ "حیوانیت کا پتلہ، بے شرمی اور بے حیائی کی جیتی جاگتی تصویر، شر و فساد کا منبع، اور تمام برائیوں اور خباثتوں کی مولد اور جائے پناہ ...

... چنانچہ ہم آگے کچھ تفصیل کے ساتھ واضح کرینگے۔ لیکن اسلام نے آتے کے ساتھ ہی اس "حیوانیت کے پتلہ" اور "برائیوں کے مولد" کو اپنی تعلیمات اور تاثیرات کے ذریعہ سے نہ معلوم کیا سے کیا کر دیا! اور "شر و فساد کے مجسمہ" کے اندر نہ معلوم وہ کونسی روح پھونک دی کہ دیکھتے ہی دیکھتے کیا سے کیا نظر آنے لگی!

اب یہ "مسلمان عورت" خاتم النبیین، سید المرسلین، حبیب رب العالمین ہمارے آقا و مولیٰ ہمارے پیارے نبی امی احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی غلامی کا اپنی گردن میں قلادہ ڈالنے کے ساتھ ہی سارے عالم کو ہدایت اور خیر و فلاح کے درس دینے کے لئے آمادہ نظر آنے لگتی ہے۔ اب اس کا سارا شر و فساد اور حیوانیت و بہیمیت، انسانیت اور ملکوتیت سے بدل جاتی ہے اور دنیا و آخرت کی کامیابیوں کی کنجیاں اسکے ساتھ ہوتی ہیں۔ اب کہیں وہ قرآن حکیم کے حقائق اور معارف بیان کرنے میں مصروف ہے۔ جسکے سامنے نہ صرف عوام عورتیں اور مرد ادب اور اطاعت کے بت بنے بیٹھے ہیں بلکہ بڑے بڑے ائمہ اور علمائے کرام بھی دور دور سے آکر شرف تلمذ حاصل کرتے ہیں۔ کہیں وہ حدیث اور فقہ کی تبلیغ کرتی نظر آ رہی ہے جس کا حلقہ تبلیغ کوئی خاص قریہ یا شہر نہیں بلکہ سارا عالم ہے، مشرق بھی ہے مغرب بھی ہے، شمال بھی ہے، جنوب بھی ہے۔ کہیں وہ جہانبانی اور جہانگیری کے اصول سکھا رہی ہے کہ جس کے آگے قیصر و کسرےٰ کے اصول حکمرانی شرم و حیا سے روپوش ہو چکے ہیں اور

لیکن وہ تخت سلطنت پر متمکن حکمرانی اور جہانبانی کے گر عملاً سکھلا رہی ہے، اور ہزاروں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کروڑوں انسانوں کے جسموں پر نہیں دلوں پر حکومت کر رہی ہے، رعایا کا یہ عالم ہے کہ چشم ابرو پر دیکھو! ہوئی آگ اور سمندر میں کودنے کو تیار ہے لیکن اسکی یہ حالت ہے کہ باوجود سلطنت کے وہ ان سب کی ادنٰے ترین خادمہ اور ذلیل ترین لونڈی معلوم ہو رہی ہے اور تخت شاہی پر بھی فقر اور افلاس کا نظارہ نظر آ رہا ہے

تھا "اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ" کا رتبہ شانِ امارت میں
بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را

(علامہ اقبال مرحوم)

اگر افرنگی قوتوں نے ملکہ اسلام کو فنا کرنا چاہا ہے تو یہ باوجود اپنی نزاکت اور لطافت کے میدان جنگ میں اسلام اور مسلمانوں کی خاطر خونخوار شیرنی نظر آ رہی ہے اور صدہا زخموں کے باوجود بھی پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لیتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ آج اسکے بحر ایمان میں اسقدر جوش اور خروش ہے کہ اپنے کمسن بچوں اور قریب ترین عزیزوں کو بھی اسلامی فوج میں بھرتی کرا کے جوشیلے اشعار اور اپنے دودھ کے حق کے ذریعہ سے ابھار ابھار کر اسلام کے قدموں پر قتل اور شہید ہو جانے کی ترغیب دے رہی ہے اور جب وہ شہید ہو جاتے ہیں تو بجائے رنج و غم کے آثار کے اسکے چہرہ پر خوشیاں اور مسرتیں لوٹنے لگتی ہیں اور لوگوں میں جہل اور گمراہی پھیل رہی ہے تو اب یہ تمام ضروریات کو چھوڑ کر مسند علم و قضا پر گامزن ہو جاتی ہے اور امام ابو حنیفہؒ. امام مالکؒ۔ امام بخاریؒ اور امام غزالیؒ کا نمونہ پیش کرتی ہے، اگر مسلمانوں کی قیادت اور سرداری کی ضرورت ہوتی ہے تو کٹھن سے کٹھن مقامات پر بھی ایک بہادر اور مدبر قائد ثابت ہوتی ہے اور کسی موقعہ پر بھی اسکے ابرو پر بل بھی نہیں پڑنے پاتے اور جب سب باتوں سے سکون ہوتا ہے تو رات کے وقت اپنے خالق و مالک کے آگے فاعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک (مشکوٰۃ) پر عبادت کو اپنے رنگ کی گویا تم "خدا کو دیکھ رہے ہو اور اگر ایسا نہیں تو گویا وہ تم کو دیکھ رہا ہے" کا منظر پیش کرتی ہے اور اپنے معبود سے رات کی خاموشیوں اور پچھلے پہر کی تنہائیوں میں کچھ چپکے چپکے سرگوشیاں کرتی دکھائی دیتی ہے اور کسی جذبہ میں مست اور کسی خمار میں مخمور۔ غرضکہ وہ دن میں بہترین قائد، بہترین شہسوار اور بہترین معلمہ اور حکمران ہے، اور رات میں بہترین عابدہ اور زاہدہ اور بہترین صوفیہ اور صافیہ ہے۔ یہ ہے مسلمان عورت کی زندگی کا ایک سیدھا سادہ خاکہ اور یہ ہے "حیوانیت کے پتلہ اور شر و فساد کے مجموعہ" کے اعمال اور افعال کہ جس پر انسانیت تو انسانیت ملکوتیت اور لاہوتیت بھی مدح سرا ہیں، اور شادان و نازاں ہیں۔ اللھم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد و بارك وسلم۔

یہ محض جوش تحریر اور خوش اعتقادی نہیں بلکہ حقائق اور واقعات ہیں جو علماء کے سینوں اور سیرت اور تاریخوں کے اوراق میں مکتوب و مسطور اور محفوظ ہیں، کاش آجکل کی ہماری بہنیں اور مائیں اور بیسویں صدی عیسوی کی "مسلمان عورت" ان واقعات سے عبرت لیتی!

اس موقعہ پر ہم بھی مناسب جانتے ہیں کہ عورت کی گذشتہ اور موجودہ حیثیت کی بھی توضیح اور تشریح کر دیں تاکہ اندازہ لگایا جا

سکے کہ اسلام نے اس کی حیثیت کتنی بلند کر دی اور اس کے شکر کے طور پر ہم کو کیا کرنا چاہئیے؟

اس وقت ہمارے ملک میں عورتوں کے قانونی حقوق معین کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں اور ممالک مغرب میں نسوانی مسئلہ ایک پیچیدہ شکل اختیار کئے ہوئے ہے لیکن اسلام نے آج سے ساڑھے تیرہ سو برس بیشتر اس مسئلہ کا مکمل ترین حل دنیا کے سامنے پیش کر دیا اور عورتوں کے حقوق کا صحیح تعین کر کے ایسی حدیں مقرر کر دیں جنکو ملحوظ رکھنے کے بعد کسی پیچیدگی کا پیدا ہونا ممکن نہیں ہے اور اسلام کے دیگر اصولوں کی طرح اس مسئلہ کا حل بھی مساوات کی بنیاد پر قائم ہے۔ اس لئے مرد یا عورت کو کسی وجہ سے شکایت پیدا نہیں ہو سکتی۔ آج بدقسمتی سے مسلمانوں میں بھی مختلف تاثرات کے ماتحت یہ اصول مرکز سے نا ابعد ہو گیا ہے۔ اسلئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم قرآنی تعلیمات کے ماتحت ایک بار پھر حالات کا جائزہ لیں۔

اسلام سے پہلے عورت کی حالت

لیکن قبل ازیں کہ میں عورت کی حیثیت اور حقوق کے بارے میں اسلامی نظریہ پیش کروں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کچھ روشنی اس مسئلہ پر ڈالی جائے کہ اسلام سے پہلے دنیا میں عورت کی کیا حیثیت تھی اور نیز جدید تمدن نے اس معاملہ میں کس حد تک ترقی کی ہے۔ تاریخ عالم پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ شروع ہی سے مردوں نے اپنی بہیمی قوت سے دنیا پر غلبہ پا کر عورت کو دبا لیا اور اسے اسقدر درماندہ بنا دیا کہ کبھی اسے ابھرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ جتنے معاشرت اور تمدن کے اصول بنے وہ سب مردوں کے بنائے ہوئے تھے۔ اسلئے مردوں کے موافق تھے اور جتنے قوانین مرتب ہوئے وہ عورت کی حیثیت گھٹانے والے تھے۔ رومن تمدن جس کا آج راگ گایا جاتا ہے اسکے متعلق دربار کہتا ہے کہ اس میں عورت کو متلون مزاج اور بدفطرت سمجھا جاتا تھا۔ اور اس دور کا سب سے بڑا علمبردار سقراط کہتا ہے کہ عورت کو ایکدفعہ مرد کے برابر تسلیم کر لو۔ پھر دیکھو کہ وہ کس طرح تمھارے سر پر چڑھتی ہے۔ چین میں عورت کی حیثیت کا اندازہ کنفیوشش کے اس قول سے ہوتا ہے کہ عورت کا جو قدم آگے بڑھ جائے اسے واپس لے آنا شاید قدرت کے بس میں بھی نہیں رہتا۔ بدھ مذہب میں عورت کو ایک گھناؤنی چیز سمجھکر اس سے الگ رہنے کی تلقین کی گئی تھی۔ بنی اسرائیل میں یہ حالت تھی کہ حضرت مریمؑ کی والدہ نے منت مانی تھی کہ ان کے یہاں جو بچہ پیدا ہوگا وہ اسے ہیکل مقدس میں بطور نذر کے پیش کریں گی۔ مگر جب لڑکی پیدا ہوئی تو وہ بہت غمگین ہوئیں کہ اسے مقدس معبد میں کس طرح لے جائیں۔ خود عرب میں ظہور اسلام سے قبل عورت کی جو حالت تھی وہ سورہ نحل میں اس طرح بیان کی گئی ہے:

واذا بشر احدهم بالانثی ظل وجهه مسودا و هو کظیم۔ یتوارٰی من القوم من سوء ما بشر به۔ ایمسکه علی هون ام یدسه فی التراب۔ جب اس کو بیٹی پیدا ہونے کی خبر دی جاتی تھی تو اس کا چہرہ غم و غصہ سے کالا پڑ جاتا تھا۔ وہ اس خبر کو شرم کے مارے اپنی قوم سے چھپانے کی کوشش کرتا تھا اور وہ سوچتا تھا کہ اس ذلت کو برداشت کرے یا اس لڑکی کو زندہ زمین میں گاڑ دے۔ (النحل ۵۸-۵۹)

چنانچہ واقعتاً اکثر لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ اسی طرح توریت کے ماننے والوں میں عورت ایک ملکیت سمجھی جاتی تھی جو دیگر املاک کی طرح ورثا میں تقسیم ہوتی تھی۔

لیکن سب سے بدتر حالت عورت کی ہندوستان میں تھی جہاں منوشاستر کی رو سے عورت کو شودر سے بھی کم مرتبہ رکھا گیا تھا اور وہ عقل و شعور کی تمام خوبیوں سے خالی سمجھی جاتی تھی حتیٰ کہ اسکے مذہبی اعمال اور نیکیاں بھی مرد سے وابستہ تھیں اور وراثت میں اسکے حقوق کا تو کوئی سوال ہی نہ تھا۔ عورت کی عبادت صرف اسقدر تھی کہ وہ اپنے شوہر کی خدمت کرے۔ اس کے سوا اسے کسی مذہبی عبادت میں حصہ لینے کا کوئی حق نہ تھا اور عورت کی نیکی کا سب سے بڑا درجہ یہ تھا کہ وہ شوہر کے پیر دھو کر اس کا پانی پئے۔ چنانچہ آج بھی ہندو تمدن میں یہ چیز موجود ہے اور اکثر قوموں میں شادی کے وقت یہ رسم ادا کیجاتی ہے یہی نہیں بلکہ آج بھی ہندو عورت اپنے شوہر کا جھوٹا کھانا اپنے لئے باعث برکت سمجھتی ہے۔ اور مرد جنس کا چھوٹا بچہ بھی جب تک کھانا نہ کھا چکے اسوقت تک بھوکی بیٹھی رہیگی۔

ہندوستان میں ہندو مذہب نے اس وقت تک عورتوں کو ملکیت کا حق نہیں دیا۔ ان کے مروجہ قانون وراثت کی رو سے عورت جو جائیداد اپنے شوہر کی طرف سے یا کسی مرد کی طرف سے پلئے اسمیں صرف حین حیاتی حق رکھتی ہے۔ نہ وہ اسے رہن رکھ سکتی ہے اور نہ بیع کر سکتی ہے اور اسکی آمدنی سے گذارہ کرنے کے سوا کوئی اور حق اسے حاصل نہیں ہے۔ صرف تین قسم کی جائیدادوں میں اسے حق ملکیت دیا گیا ہے۔ یعنی (۱) وہ غیر منقولہ جائیداد جو اسے جہیز میں ملے یا (۲) وہ جو اس عورت کے اعزہ سے تحفہ میں ملے یا (۳) وہ جائیداد جو کسی عورت نے شادی سے قبل از خود پیدا کی ہو۔

تاہم یہ امر باعث طمانیت ہے کہ ہندو قوم بیدار ہو رہی ہے اور ہندو عورتوں میں اپنے حقوق کا احساس پیدا ہو چلا ہے۔

یورپ اور عورت

اب ہم اس خطہ دنیا پر نظر ڈالتے ہیں جو آج ترقی و تمدن کا سب سے بڑا علمبردار ہے تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان و فرانس و جرمنی کے قدیم قوانین وراثت میں عورت کا حصہ جائیداد غیر منقولہ پر مطلق نہ تھا اور اینگلو سیکسن کے زمانہ میں یعنی آج سے صرف دو صدی پیشتر یہ محسوس کیا گیا کہ کسی حد تک بعض قیود کے ساتھ جائیداد میں عورت کو حصہ دینے کی ضرورت ہے۔ ابھی ڈیڑھ سو سال پیشتر تک انگلستان میں عورت کو یہ حق حاصل نہیں تھا کہ وہ اپنی طرف سے کوئی معاہدہ کر سکے۔ مغربی تمدن کے نشاۃ ثانیہ کے وقت عہد الزبتھ میں جبکہ وہاں کا تمدن اور سیاسی وقار اپنے اوج کمال پر تھا۔

اس عہد کا آئینہ دار شیکسپئیر عورت کے متعلق کہتا ہے کہ "عورت ایک نازک ترین شیطان ہے جسے کوئی آجتک سمجھ نہیں سکا"۔ اسی ملک کا ایک متمدن شاعر بائرن کہتا ہے کہ "عورت قدرت کا ایک خوبصورت ترین عیب ہے"۔

آج بھی مغرب کی تمام ترقیوں کے باوجود شادی کے بعد عورت اپنے تمام حقوق ملکیت کھو بیٹھتی ہے اور اپنا خاندانی نام تک باقی نہیں رکھ سکتی بلکہ شوہر کے نام پر پکاری جاتی ہے۔

غرضیکہ دور ماضی میں جو بندشیں عورتوں کے لئے رکھی گئی تھیں اور جس طرح مرد اپنے غلبہ سے انھیں محکوم و مظلوم بنائے ہوئے تھا اس کا اثر آجتک موجود ہے اور مردوں کی معین کی ہوئی بندشوں کو توڑنے کی ضرورت کا احساس بھی ان میں پیدا نہ ہو سکا۔ بعض نیک دل مصلحین نے جب کبھی تھوڑی بہت تبدیلی اس صورت میں کی اور عورتوں کے حقوق کسی حد تک تسلیم کرنے پر آمادگی ظاہر کی تو اس پست حال و درماندہ صنف کی بے حسی نے اس سے نفع نہ اٹھایا اور اپنی بیڑیوں کو کاٹنے کی بجائے انھیں اور مضبوط کرتی رہی۔ بعینہٖ یہی صورت پست حال اقوام کی نظر آرہی ہے جو اپنی پستی کو بلندی سے بدلنے کا خیال بھی دل میں لاتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ اس لئے کہ صدیوں کی مظلومیت نے ان کے احساس خودداری کو بالکل فنا کر دیا ہے۔ اور اپنی اس حالت پر انھیں اس حد تک اعتنا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے کو اس سے بہتر حالت کا مستحق بھی نہیں سمجھتے۔ اسی طرح اوائل دنیا سے آجتک ہر ملک اور ہر تمدن نے عورتوں کے ساتھ جو سلوک کیا اور جس طرح انھیں دبا کر رکھا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ ان سے اس کا احساس بھی اٹھ جائے کہ فی الحقیقت ان کی حیثیت کیا ہے۔

عورت کا مرتبہ اسلام میں

اب ہمیں دیکھنا چاہئے کہ اس عالمگیر بدسلوکی کے مقابلہ میں اسلام نے عورت کے ساتھ کیا سلوک کیا اور کس طرح اسکی صدیوں کی بیڑیاں کاٹ کر پھینک دیں؟ اسلام کا سخت سے سخت دشمن بھی اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ دنیا کے تمام مذاہب میں اسلام ہی سب سے پہلا مذہب ہے جس نے عورت کی حیثیت اور حقوق کا تعین کیا اور انھیں مذہب، معاشرت، سیاست اور زندگی کے ہر شعبہ میں مردوں کے دوش بدوش لا کھڑا کر دیا: ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف (اور مردوں کی طرح عورتوں کے بھی پسندیدہ حقوق ہیں) یہ تاریخ عالم کا سب سے پہلا مژدہ تھا جو جنس لطیف کو سنایا گیا۔ اور للرجال نصیب مما اکتسبوا و للنساء نصیب مما اکتسبن میں پھر اسکی توثیق کی گئی۔ اسی کے ساتھ ھن لباس لکم و انتم لباس لھن کہکر مرد و عورت کے مساوی تعلقات کو مستحکم کر دیا و نیز اس کے بعد وراثت اور حقوق کا اس طرح تعین کیا گیا کہ عورت کو اپنی ماں کی طرف سے اپنے باپ کی طرف سے اور اپنے شوہر کی طرف سے ترکہ کا مستقل حق ملکیت دیا گیا اور اس ملکیت پر کسی قسم کے قیود عائد نہیں کئے گئے۔ افسوس ہے کہ بعض دیگر جگہ کے مسلمانوں نے اس اسلامی قانون کو ٹھکرا دیا ہے اور عورتوں کے حقوق کو پامال کر رکھا ہے مگر مجھے امید ہے کہ وہ وقت جلد آئیگا جبکہ عورتیں اپنے ان حقوق کو کونسلوں اور اسمبلیوں میں آ کر حاصل کر لیں گی۔

عورت کی حیثیت کو قرآنی تعلیمات کی روشنی میں دیکھا جائے تو پیدائش سے لیکر موت تک زندگی کا پہلو ایسا نہیں ہے جس میں اسے مرد سے کم درجہ کی حیثیت دی گئی ہو۔ سب سے پہلے پیدائش کے وقت جو لڑکی پیدا ہونے پر اظہار غم کیا جاتا تھا اسے اس طرح دور کیا کہ لڑکی اور لڑکے کے امتیاز کو یہ کہکر مٹا دیا کہ یھب لمن یشاء اناثا و یھب لمن یشاء الذکور۔ اور پھر فرمایا کہ وجعلنٰکم ازواجا جس سے صاف صاف ظاہر کر دیا کہ پیدائش کے اعتبار سے لڑکا اور لڑکی دونو یکساں ہیں۔ افسوس

ہے کہ ہندوؤں کی تقلید میں مسلمانوں نے اس اسلامی نظریہ کو ترک کر دیا۔ اور آج ہندوستانی مسلمان بھی لڑکیوں کی پیدائش پر اتنا خوش نہیں ہوتے جتنا لڑکے کی پیدائش پر۔

اسی طرح وراثت اور ترکہ میں جس طرح لڑکے کا حق مقرر کیا اسی طرح لڑکی کا بھی باپ کی جائداد میں بہن کا جو کم رکھا اسکی تلافی شوہر کی جائداد سے حصہ دلا کر کردی اور یوں بھی شوہر کو تمام اخراجات کا کفیل بنا کر باپ کی جائداد میں سے حصہ کی کمی کی تلافی ہو جاتی تھی۔

نکاح آجتک دنیا کی تمام اقوام میں محض ایک رسم ہے لیکن اسلام نے سب سے پہلے اسے معاہدے کی شکل دی اور اس میں معاہدہ کے تمام شرائط لازم کئے۔ ظاہر بات ہے کہ معاہدہ برابر والوں ہی میں ہوتا ہے۔ اس لئے نکاح کی اسلامی حیثیت مرد و عورت کے مساوات کی بین ترین دلیل ہے۔ شوہر اور بیوی کے انتخاب میں بھی اسی طرح فریقین کے حقوق و اختیارات مساوی رکھے گئے ہیں چنانچہ ارشاد ہے:

فانکحوا ما تاب لکم۔ اور دوسری جگہ لا ترثوا النساء کرھا لکھ بھی کہا اور اس طرح جو رسم اسوقت جاری تھی کہ نکاح میں عورت کی رضامندی ضروری نہیں سمجھی جاتی تھی۔ اس کی بیخ کنی کر دی۔ چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ قرون اولیٰ میں ہر نکاح کے وقت اس کا خاص التزام ہوتا تھا کہ پہلے سے فریقین اچھی طرح ایک دوسرے کو دیکھ بھال لیتے تھے اور اپنی رضامندی ظاہر کر دیتے تھے۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ المغیرہ ابن شیبہ نے جب شادی کرنی چاہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے لڑکی کو دیکھا ہے۔ المغیرہ نے کہا کہ نہیں تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تمھیں شادی سے پہلے لڑکی کو ضرور دیکھ لینا چاہئے۔

اسلام میں طلاق کا مفہوم

اسی طرح طلاق کے معاملہ میں بھی مرد و عورت دونوں کا پلہ برابر رکھا۔ آج مغربی قانون میں طلاق اور علیحدگی دو چیزیں رائج ہیں طلاق کے لئے عورت کی بدچلنی کا ثبوت پیش کرنا ضروری ہے۔ اسلئے باہمی اختلاف کی صورت میں عموماً علیحدگی حاصل کی جاتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ میاں بیوی الگ الگ رہیں اور ان میں سے کوئی دوسری شادی نہ کر سکے اس صورت حالات کی خرابیاں بآسانی قیاس کی جاتی ہیں۔ اسکے برعکس اسلام نے محض اختلاف مزاج کے عذر کو بھی طلاق کے لئے جائز تسلیم کر لیا اور مرد و عورت دونوں کو برابر اس کا حق دیا کہ جب آپس کی مخالفت ناقابل برداشت حد تک پہنچ جائے تو وہ طلاق حاصل کر سکتے ہیں اور دیگر جن وجوہ کی بنا پر طلاق حاصل کی جا سکتی ہے ان میں بھی دونوں کو برابر کا حق ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے کہ فان خفتم ان لا یقیما حدود اللہ فلا جناح علیھما فیما افتدت بہ۔ اس کی تائید اس حدیث نبویؐ سے ہوتی ہے کہ حضرت ثابت ابن قیس کی بیوی جمیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آکر عرض کیا کہ میں اپنے شوہر کو طلاق دینا چاہتی ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہا کہ بنتی نہیں ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق کی کارروائی کر دی اسی حدیث میں بیوی جمیلہ کے یہ الفاظ بھی موجود ہیں کہ ما اعیب علیہ فی خلق ولا دین۔ یعنی نہ میں اس کے اخلاق پر عیب لگاتی ہوں نہ اس کے دین پر۔ (بیہقی شریف)

قابل صلاح مخالفت کو رفع کرنے کے لئے جو پنچایت مقرر کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس میں ایک پنچ مرد کی جانب سے اور ایک عورت کی جانب سے لکھا گیا تاکہ دونوں کی مساوی حیثیت میں کوئی امتیاز نہ رہے۔ وَاِن خفتم شقاق بینھما فابعثوا حکما من اھلہ وحکما من اھلھا۔ ان یریدا صلاحا یوفق اللہ بینھما۔ میں خلع کے مسئلہ پر اس وقت بحث نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن جو لوگ اس مسئلہ کے قائل ہیں وہ بھی مانتے ہیں کہ جب معاہدہ عقد تحریری ہو تو مرد و عورت دونوں کے حقوق برابر ہیں۔

اسی طرح بدچلنی کی سزا میں بھی مرد اور عورت کو یکساں رکھا۔ فاجلدوا کل واحد منھما مائۃ جلدۃ۔ اور اعمال نیک کی جزا میں بھی ایک کو دوسرے پر فوقیت نہیں دی اور نہ کسی جگہ ایک کے مقابلہ میں دوسرے کو نظر انداز کیا۔ جیسا کہ الاحزاب کی مشہور آیۃ ان المسلمین والمسلمات سے ظاہر ہے اس سے صاف ثابت ہے کہ یہ عقیدہ نہایت ہی فاسد ہے کہ دین میں مرد تو درجات عالیہ حاصل کر سکتے ہیں مگر عورتیں اس سے محروم رکھی گئی ہیں۔

بدچلنی کی حالت میں یہ لازمی نہیں رکھا کہ مرد ضرور ہی اپنی بیوی کو طلاق دیدے بلکہ ایک وہ صورت بھی رکھی جو آج ہندوستان میں ہم نے تمام مسلمان بیویوں کی کر رکھی ہے یعنی گھروں میں بند کر دینا جیسا کہ ارشاد ہے:۔

والتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشھدوا علیھن اربعۃ منکم۔ فان شھدوا فامسکوھن فی البیوت حتی یتوفھن او یجعل اللہ لھن سبیلا۔ اور تمھاری عورتوں میں سے جو بیحیائی کا ارتکاب کریں تو اپنے میں سے چار گواہ ان پر بلاؤ۔ سو اگر وہ گواہی دیں تو ان کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ ان کو موت لے جائے یا اللہ ان کے لئے کوئی راہ نکالدے (النساء)

راہ نکالنے کا مفہوم مفسرین نے یہ بتایا ہے کہ ان کا جائز طور پر عقد ہو جائے یا یہ توبہ کرلیں۔ اس کے بعد پھر عورت پر تہمت لگانے والوں کی جو سزا مقرر کی گئی ہے اور جس کے مستحق میرے نزدیک آج ہم سب قریب قریب سارے ہندوستان کے مسلمان ہیں۔ وہ سخت عبرت انگیز ہے یعنی اسی دُرّے بھی مجمع عام میں لگائے جائیں اور پھر کبھی ایسے شخص کی شہادت نہ قبول کی جائے۔

والذین یرمون المحصنٰت ثم لم یاتوا باربعۃ شھداء فاجلدوھم ثمٰنین جلدۃ ولا تقبلوا لھم شھادۃ ابدًا اولٰئک ھم الفٰسقون (النور ۴)

بدچلنی کی شہادت بلا چار گواہوں کے نہیں مانی جاتی اور اگر گواہ نہ ہوں صرف قسم پہ انحصار ہو تو مرد کی قسم سے زیادہ عورت کی قسم کو وزن دیا گیا ہے۔ یعنی ایک ہی طرح کی دو قسموں پر عورت کو سزا نہیں دلائی: ویدرؤا عنھا العذاب الخ

بیوی کا مرتبہ

فی الحقیقت اسلام عورت کو مرد کی رفیقہ حیات قرار دیتا ہے چنانچہ عورت کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید متعدد آیات قرآنی اور احادیث نبوی میں موجود ہے۔ سورہ روم میں بیویوں کی تخلیق کی غایت یہ بتائی کہ مرد ان کی طرف مائل ہوں اور ان سے محبت کریں۔ خیرکم خیرکم لاھلہ میں اسی اصول کی توضیح ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مشہور خطبہ حجۃ الوداع میں
فرمایا کہ "اے مردو! تم عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرتے رہو
اور بہت احتیاط برتا کرو۔ کیونکہ وہ خدا کی امانتیں ہیں" اس کے
بعد جہاں جہاں عورتوں کے حقوق کا ذکر کیا وہاں ان حدود کی بھی
تاکید کی اور ان میں تغیر و تبدل کرنے والوں کو عذاب الٰہی سے ڈرایا۔

ایک اعتراض یہ کیا جاسکتا ہے کہ تعدد ازدواج کی اجازت
میں عورت کی تنقیص کا شائبہ پایا جاتا ہے۔ لیکن اس اجازت کی
نوعیت اور قیود سے قطع نظر یہ بات کہ عورت پر نکاح و طلاق
میں کوئی جبر نہیں ہے۔ اس اعتراض کو رد کر دیتی ہے۔ جو عورت
شادی شدہ شخص کے ساتھ عقد نہ کرنا چاہے وہ اپنے فعل کی
مختار ہے۔ اور شادی کے بعد اگر مرد دوسرا نکاح کرنا چاہے تو
پہلی بیوی اسے ناپسند کرنے کی صورت میں طلاق لے سکتی ہے
اب رہی یہ بات کہ ایسی اجازت کیوں دی گئی۔ اس کے دو پہلو ہیں
اول تو یہ کہ عورت کی بعض قدرتی ذمہ داریاں ایسی ہوتی ہیں۔ مثلاً
حاملہ ہونے کی صورت میں کہ ان کی وجہ سے اخلاقی قیود کا اقتضا یہ
ہے کہ کوئی اس قسم کی تدبیر جائز رکھی جائے۔ دوسرے یہ کہ مختلف
تمدن اور مختلف انسانی نشو و نما کے درجات میں اکثر یہ دیکھا گیا ہے
کہ مردوں اور عورتوں کی تعداد آبادی میں بہت تفاوت ہوتا ہے
ایسے تفاوت کی صورت میں اگر صرف ایک ہی نکاح کی پابندی فرض
کی جائے تو باقیماندہ عورتوں کے اخلاقی تحفظ کی کیا صورت ہوگی
مثلاً خود انگلستان میں آج آئرلینڈ کو چھوڑ کر کل آبادی عورتوں کی
ایک کروڑ نوے لاکھ ہے اور مردوں کی آبادی صرف ایک کروڑ ہے
ایسی صورتوں میں ان نوے لاکھ عورتوں کی کیا حالت ہوگی۔ عقلمند
را اشارہ کافی ست۔ علاوہ بریں آج تو ذرائع آمد و رفت ایسے وافر
ہیں کہ لوگوں کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی کہ پہلے جو لوگ
دوسرے ممالک میں گئے اور جنگ کی حالت میں بھی اکثر ایسا ہوتا
تھا۔ اسی قسم کی حالتوں کے لئے اسلام نے ایک سے زیادہ بیوی کی
اجازت دی لیکن یہ یاد رہے کہ شرعی اجازت کے اصل مدعا پر اگر
غور کیا جائے اور قرآنی آیت کے انداز بیان کو دیکھا جائے تو یہ صاف
ظاہر ہو جائیگا کہ جواز کے پردہ میں دراصل تعدد ازدواج کی مخالفت
ہے۔ لیکن اسلام بحیثیت عملی مذہب کے معاشرت کی مجبوریوں
کو نظر انداز نہیں کرسکتا تھا۔

ہمارا مروجہ پردہ

یہیں پر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ [illegible] حد
بڑھ گئی ہے اور ہماری معاشرت میں دوسرے مذاہب [illegible]
اتنا گہرا اثر ہو گیا ہے کہ آج ہندوستان میں جو پردہ [illegible]
ہم اسلامی تمدن کا جزو سمجھ رہے ہیں۔ عورتوں کو [illegible]
رکھنا ہندوستان کا قدیمی دستور تھا۔ [illegible] ذاتوں کی تقسیم کے
ساتھ شریف عورتوں کا گھر سے باہر نکلنا بند [illegible] گیا تھا
مسز الف۔ سی۔ داس اپنی کتاب [illegible] صفحہ
لکھتی ہیں:۔

"ہم مہابھارت میں عورتوں [illegible] ہندوستان
آغاز پاتے ہیں۔ لیکن اس زمانہ میں [illegible]
تمغۂ شرافت سمجھا جاتا تھا نہ کہ [illegible]
یہ فقرہ ملتا ہے کہ ان کی جھلک دیکھنا [illegible] بھی تھی
کی نگاہوں سے خوف کھاتی تھیں
رامائن سے ایک جگہ [illegible]

زیور جنگل میں ملا تو رام نے لچھمن سے پوچھا کہ تم کہہ سکتے ہو کہ یہ سیتا کا زیور ہے یا نہیں۔ اس پر لچھمن نے کہا کہ میں نے تو انھیں کبھی نہیں دیکھا صرف اتوار کے دن ان کے پیر چھوتے ہیں۔

مہا بھارت سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں پردہ موجود تھا۔ چنانچہ جب پانڈو دروپدی رانی کو بازی میں ہار گئے اور کورو انھیں گھسیٹ کر لے جانے لگے تو دروپدی نے سناتن دھرم کی دہائی دے کر کہا کہ مجھے تو آج تک کسی نے دیکھا تھا اب میری کیسی بے حرمتی ہو رہی ہے۔

بالکل اسی قسم کے پردہ کا ثبوت کرکنیا کے ارتھ شاستر میں ملتا ہے۔ جو تین سو سال قبل سنہ عیسوی میں لکھی گئی۔ چنانچہ ارتھ شاستر ترجمہ شام شاستری کے صفحہ ۱۸۸ میں جو اصل کے صفحہ ۱ کا ترجمہ ہے اس کا واضح حوالہ موجود ہے۔ "قدیم ہندو معاشرت" کے صفحہ ۴۴ میں بھی اس کا ذکر ہے۔ آگے چل کر جو حالت ہوئی۔ اس کا مسٹر داس نے اپنی کتاب "پردہ" کے صفحہ ۱۰ میں منو شاستر کے قوانین کا ذکر کرتے ہوئے عورت کے بارے میں لکھا ہے کہ "ان کی رات دن ہمہ وقت حفاظت کرنی چاہئے۔ اس لئے کہ ایک خاندان کی شرافت کے تحفظ کا ہے"۔ بعد کو یہ عقیدہ اس حد تک بڑھ گیا کہ ایک مصنف نے نہایت ہی وضاحت کے ساتھ لکھا کہ عورت کی عصمت کسی آشنا کے نہ ملنے ہی سے محفوظ رہ سکتی ہے ورنہ شرم و حیا یا راست بازی یا عصمت کا خیال کوئی چیز اس میں حائل نہیں ہے۔ اسی طرح کتاب "ہندو تمدن پر اسلام کا اثر" میں صفحہ ۸۱ پر ہے کہ:

یہ یقیناً غلط ہے کہ اس ملک میں پردہ مسلمانوں کا لایا ہوا ہے۔ [illegible] قدیم اقوام میں پایا جاتا ہے اور ہندو تمدن کے عروج میں خاصکر شرفاء میں پردہ بہت ہی سخت تھا یہ کہنا غالباً زیادہ صحیح ہوگا کہ مسلمانوں نے اس ملک کے رواج کو اختیار کیا اور اس زمانہ میں جو چیز شرافت کا امتیاز سمجھی جاتی تھی اسے قبول کر لیا۔" (ہندو تمدن)

اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ یہ پردہ جو آجکل ہندوستانی مسلمانوں میں رائج ہے اسلامی پردہ نہیں ہے اور نہ رسول اللہ صلعم اور نہ ان کے صحابہ کرام نے اس کا حکم فرمایا ہے کہ عورتوں کو نہایت تنگ اور تاریک چہار دیواریوں میں بند کر دیا جائے کسی حال میں بھی انکو باہر نکلنے کی اجازت نہ دی جائے بلکہ احادیث اور قرآن حکیم اور عہد مبارک پر نظر ڈالتے ہوئے جہاں تک اندازہ ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ بلاشبہ بلا ضرورت باہر نکلنا اور وہ بھی محرم کے ہوتے ہوئے تنہا یا کسی دوسرے غیر محرم کے ساتھ گھومنے پھرنے جانا نہ صرف خلاف شریعت بلکہ خلاف عقل اور خلاف اخلاق بھی ہے، ہاں بوقت ضرورت یا صحت وغیرہ کے لئے عورت برقعہ میں کسی محرم کے ساتھ ضرور جا سکتی اور اپنی ضروریات بھی پورا کر سکتی ہے اور بدرجہ مجبوری جبکہ اور کوئی اس کی ضروریات کا پورا کرنے والا نہ ملے تو تنہا بھی نہایت ہی شرافت کے ساتھ برابر بازار وغیرہ سے سودا سلف لا سکتی اور دیگر ضروریات پورا کر سکتی ہے!!

خط کتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور لکھئے

منیجر

علامہ اقبال

(از محترمہ آمنہ خاتون صاحبہ معلمہ مدرستہ البنات جالندھر)

علامہ اقبال کی موت ملت اسلامیہ کے لئے ایک صدمہ عظیم ہے۔ آج تمام عالم میں اور بالخصوص ممالک اسلامیہ میں اس مرگ پر احساسات غم کا اظہار ہو رہا ہے۔ اللہ تعالے انھیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ملت اسلامیہ کو ان کے کلام سے استفادہ کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

علامہ مرحوم کے سوانح حیات کے طور پر یہ چند سطریں بعجلت مرتب کی گئی ہیں۔ اور ان کے کلام پر بحث سے احتراز کیا گیا ہے کہ یہ کام جہاں بہت وقت چاہتا ہے وہاں اسکے لئے سرمایہ علم وفضل بھی درکار ہے جس سے یہ عاجزہ تہی دامن ہے اہل علم اس خدمت کو پورا کرتے رہے ہیں کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ الی یوم القیامتہ!

(آمنہ خاتون)

حکیم عصر علامہ اقبال پر ہندوستان جسقدر ناز کرے کم ہے۔ کسے خبر تھی کہ غالب مرحوم کے بعد ہندوستان کی خاک سے ایسا شاعر اٹھیگا جس کا کلام معجز نظام دنیا کیلئے زندگی کا پیغام ہوگا۔ اور بالخصوص ملت اسلامیہ کیلئے بانگِ درا کا کام دیگا۔

اس نامور ہستی کا مولد عرفی، نظیری، ظہوری، کلیم وسلیم کی پرورش گاہ ہے یعنی شہر سیالکوٹ۔ ان کے آبا و اجداد کشمیر کے نو مسلمین میں سے تھے۔

اقبال سکول کی تعلیم ختم کر چکنے کے بعد مرے کالج سیالکوٹ میں داخل ہوئے اور مغربی علوم کی تحصیلات کے علاوہ فارسی زبان کو شمس العلماء مولوی سید میر حسن مرحوم ایسے فرد کامل سے حاصل کیا جو نظم ونثر فارسی میں حد درجہ کا کمال اور شہرت رکھتے تھے چونکہ بچپن ہی سے طبع موزوں رکھتے تھے۔ اور اس پر ایسے استاد یگانہ کی تعلیم نتیجہ یہ ہوا کہ فارسی زبان ان کے خمیر میں بس گئی اور شاعری کا جوہر بھی چمک اٹھا۔ مرے کالج سے آپ گورنمنٹ کالج لاہور میں آکر بی اے میں داخل ہوئے۔

پروفیسر آرنلڈ نے جو علاوہ فلسفہ جدیدہ کے ادبیات عرب میں ماہر تھے۔ فلسفہ اور رموزِ حکمت سے انھیں آشنا کر دیا۔ پروفیسر آرنلڈ صاحب نے اقبال کی تحقیقاتِ علمی اور فلسفیانہ طبیعت کے متعلق ایک دفعہ کہا "ایسا شاگرد استاد کو محقق اور محقق کو محقق تر بنا دیتا ہے"۔

غرض یونیورسٹی کا آخری مرحلہ یعنی ایم۔ اے نہایت ناموری سے پاس کیا۔ اور تمغہ بھی حاصل کیا۔ ایم اے پاس کرنے کے بعد اورینٹل کالج لاہور میں تاریخ فلسفہ اور سیاست مدن کے مضامین پر آپ لکچر دینے کیلئے مقرر ہوئے۔ پھر گورنمنٹ کالج میں فلسفہ اور انگریزی

کے پروفیسر مقرر ہوئے

علمی مشاغل آپکی زندگی کے ضروری جزو تھے۔ آپ طالب علم تھے تو نیک، سعادتمند، ذہین اور محنتی طالب علم تھے۔ پروفیسر ہوئے تو ایک شفیق، بے تکلف اور مہربان استاد تھے۔ آپ نے اسی زمانے میں سیاستِ مدن پر ایک کتاب اردو زبان میں بنام علم الاقتصاد لکھی۔

فلسفۂ قانون اور تحقیقاتِ علمی کے شوق نے آپ کو ولایت جانے پر مجبور کیا اور تین برس وہاں قیام کیا۔ کیمبرج یونیورسٹی سے فلسفۂ اخلاق کی ڈگری حاصل کی۔ پھر جرمنی کی میونچ یونیورسٹی سے "فلسفۂ ایران" پر تحقیقی مقالہ لکھکر ڈاکٹر آف فلاسفی (پی۔ ایچ ڈی) کی ڈگری حاصل کی۔ یہ مقالہ بعدہٗ لندن میں کتابی صورت میں شائع ہوا جو انگریزی زبان کا بھی اعلیٰ نمونہ ہے۔ ولایت کے بہترین اہل نظر طبقے نے اس پر ریویو لکھے اور بے حد پسند کیا۔

جرمنی سے واپسی پر لندن کے سکول آف سائنس میں داخل ہوئے۔ اور وہاں کے پروفیسروں، عالموں، سائنسدانوں سے استفادہ کیا اور بیرسٹری کا امتحان بھی پاس کرلیا۔ دورانِ قیام انگلینڈ میں باوجود کثرتِ مشاغل "اسلام" پر چھ پبلک لکچر دئے جو نہایت مقبول ہوئے اور جن سے آپکی مذہبی تحقیقات کی دھوم مغرب میں مچ گئی۔ چھ ماہ تک لندن یونیورسٹی میں قائم مقام عربی پروفیسر بھی رہے۔

صرف ۳۲۔۳۳ سال کی عمر میں اتنے اعلیٰ اعزاز، اسقدر اعلیٰ ڈگریاں حاصل کرنا۔ اور فارسی، عربی اور سنسکرت کے علاوہ یورپ کی کئی زبانوں میں ماہر ہونا اور اس درجہ مقبولیت اور شہرت حاصل کرنا بہترین دماغ ہی کا کام ہوسکتا ہے۔

آپ علم کے دریا نہیں سمندر تھے۔

جب آپ نے ایف اے کا امتحان مشن کالج سے پاس کیا تو شعر کی ابتدا بھی وہیں سے ہوئی۔ لیکن طبع خداداد کے جوہر لاہور کی سوسائٹی میں آکے چمکے۔ آپ کی شاعری کا چرچا ابتدا میں ہم جماعت طلبہ تک ہی محدود تھا۔ پھر کالج کے دو ایک جلسوں میں آپ نے چند نظمیں اور رباعیاں پڑھیں۔ اس زمانے میں کے لاہور کے شاعروں میں بھی شامل ہوتے رہے۔ مرزا داغ مرحوم سے اصلاح لیتے تھے۔ ایک غزل کے مقطع میں تلمیذ داغ ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

نسیم و تشنہ ہی اقبال کچھ اس پر نہیں نازاں
مجھے بھی فخر ہے شاگردیٔ داغِ سخنداں کا

ابتدائی کلام میں زیادہ تر غزلیں ہی ملتی ہیں۔ آپنے سب سے پہلے مشاعرہ میں جو غزل پڑھی اسکا مقطع یہ ہے ؎

اقبال لکھنؤ سے نہ دلی سے ہے غرض
ہم تو اسیر ہیں خمِ زلف کمال کے

اسوقت آپکی عمر بیس بائیس برس کی تھی۔ جب آپ اپنی غزل کے اس شعر پر پہنچے ؎

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لئے
قطرے جو تھے مرے عرقِ انفعال کے

تو مرزا ارشد گورگانی مرحوم بے اختیار واہ واہ اور سبحان اللہ کہہ اٹھے اور بولے:۔

"میاں اقبال! یہ عمر اور یہ شعر!"

یہ پہلا موقعہ تھا کہ لاہور کے بامذاق اور سخن فہم لوگوں کو اس نوجوان اور ہونہار شاعر سے شناسائی ہوئی۔

اقبال فطرتاً قومی خیر خواہ تھے۔ دردمند دل رکھتے تھے۔ قوم کی زبوں حالی دل پہ خاص اثر کر چکی تھی۔ چنانچہ آپ غزلوں سے

گذر کر قوم کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے انجمن حمایت اسلام کے جلسے میں اپنی نظم "نالہ یتیم" نہایت سوز و گداز سے پڑھی جس نے آپکی شاعرانہ شہرت کو بھی پنجاب اور ہندوستان کی ہر علمی سوسائٹی تک پہنچا دیا۔ اسکے بعد انجمن کے ہر سالانہ جلسہ میں نظم اقبال ایک ضروری جزو ہو گئی۔

یہاں آپکے درد نغمے اور دلگداز نعرے خون کے آنسو لاتے تھے "ہندوستان ہمارا" "ہمالہ" "نیا شوالا" کے نام سے وہ نظمیں لکھیں کہ ہر اہل دل، ہر اہل علم اور بلاتخصیص مذہب و ملت ہر شخص کی زبان پر اقبال ہی اقبال تھا۔ آپکی نظم ہمالہ وطنیت کے جذبات سے لبریز ہے اور انسان کے مردہ حسیات وطن کو زندہ کرنے کے لئے برقی رو کا کام دیتی ہے۔ اس نظم میں ہمارا قومی شاعر کس بے تکلفانہ انداز میں ہمالہ سے خطاب کرتا ہے ؎

اے ہمالہ! داستاں اسوقت کی کوئی سنا
مسکنِ آبائے انساں جب بنا دامن ترا
کچھ بتا! اس سیدھی سادھی زندگی کا ماجرا
داغ جس پر غازۂ رنگِ تکلف کا نہ تھا

علامہ موصوف کا کلام اپنی سحر طرازی اور سوز و گداز کی وجہ سے شہرت کے پر لگا کر اڑ چکا ہے۔ آپکی شہرت تقریباً دنیا کے ہر حصے میں ہو چکی ہے۔ اور آپکا کلام قبولیت عام کی سند حاصل کر چکا ہے کوئی ہفتہ ایسا نہ گزرتا تھا۔ جسمیں اس مشہور عالم شاعر کے پاس ہندوستانی سیاحوں کے علاوہ جرمن۔ ترکی۔ انگلینڈ۔ افغانستان۔ ایران۔ امریکہ اور دیگر ممالک کے اہل علم ملاقات کیلئے نہ آتے ہوں۔

اقبال کی شاعری کی قبولیت کا یہ حال تھا کہ آپکی زندگی ہی میں آپکے سوانح حیات انگریزی اور اردو میں لکھے گئے۔ آپکے کلام پر بڑے بڑے اہل علم اور اہل دماغ نے تبصرے لکھے جو واقعات اور حقائق کا پہلو لئے ہوئے ہیں۔ بتائیے اس سے زیادہ آپکے کمال علم و فن کی سند اور کیا ہو سکتی ہے؟

مولانا حامد حسن قادری نے محاسنِ شعر میں تین اردو شاعروں کا انتخاب کیا ہے۔

میر اور غالب کے کمالات شعری کو کس خوبی سے اقبال کی ذات میں دکھاتے ہیں ؎

تین شاعر مختلف اوقات میں پیدا ہوئے جنکی فیض طبع نے اردو کو گنج زر دیا
اک اثر میں بڑھ گیا اک رفعتِ تخیل میں تیسرے کی ذات میں دونوں کو حق نے بھر دیا
کائنات شاعری میں ہیں یہی دو کمال تیسرے میں اسلئے دونوں کو یکجا کر دیا

مولانا گرامی صاحب کی نظروں میں اقبال کی جو وقعت ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ مرض الموت میں بھی علامہ موصوف کو یاد کرتے تھے۔ آخری لمحوں میں یہ شعر ان کی زبان پر تھا ؎

صبا! بہ حضرتِ اقبال ایں پیام دہ وکہ رفت جانِ گرامی و تو ہنوز خموشی

سرکاری حلقوں میں بھی آپکی قابلیت و مقبولیت کا بے حد اعتراف ہو چکا تھا۔ لیکن گورنمنٹ زیادہ تر اقبال کے علم و فضل و[illegible] کی قدر و قیمت سے اس وقت واقف ہوئی جب ان کی ذاتی تصانیف "اسرار خودی" اور "رموز بیخودی" نے یورپ کے اخبارات اور علمی طبقہ میں جگہ پیدا کر لی۔

ان دونوں مثنویوں کے ترجمے یورپ کی کئی زبانوں میں ہوئے چنانچہ آپکو گورنمنٹ نے نائٹ (سر) کا معزز خطاب عطا کیا۔

دسمبر ۱۹۲۸ء کو آخری ایام میں آپکو چند لکچر دینے کیلئے مدراس اور حیدر آباد دکن میں مدعو کیا گیا۔ آپ کچھ دنوں کیلئے وہاں گئے۔ اور اپنے لکچروں سے مستفید فرمایا۔ مدراس۔ بنگلور۔ میسور

قریباً ہر انگریزی اخبار نے آپکے فوٹو شائع کئے۔ اخبارات کے نمائندوں نے آپ سے مختلف علوم کے متعلق استفسارات کئے۔ غرض آپکی شہرت اور مقبولیت کو چار چاند لگ گئے۔

تصانیف ۔ علامہ موصوف نے سب سے پہلے "علم الاقتصاد" کے نام سے کتاب لکھی۔ انگلستان میں "فلسفہ ایران" پر انگریزی میں کتاب لکھی جس پر پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری ملی۔ انگلستان سے آکر "اسرار خودی" اور "رموز بیخودی" کے نام سے دو مثنویاں شائع کیں جن پر ملک کے ہر گوشہ سے تحسین آفرین کے نعرے بلند ہوئے۔ پھر "بانگ درا" کے نام سے اردو کلام کا مجموعہ شائع کیا۔ اس کے بعد "پیام مشرق" اور "زبور عجم" اور "جاوید نامہ" نے آپکی شہرت و عظمت کو اور بھی چمکا دیا۔ آپنے انگلستان میں جو لکچر اسلام پر دئے تھے وہ بھی کتابی صورت میں چھپ کر شائع ہو چکے ہیں۔ حال ہی میں آپکے جدید و اعلیٰ اردو کلام کا مجموعہ "بال جبریل" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ اسکے بعد "ضرب کلیم" شائع ہوئی وہ بھی اردو میں ہے اسکے بعد مثنوی "مسافر" اور مثنوی "پس چہ باید کرد اے اقوام مشرق" فارسی میں شائع ہوئیں جو مرحوم کے کلام کا آخری حصہ ہے۔

اقبال ایک فلسفی ایک شاعر قوم کا ایک بڑا ریفارمر اور سرتا پا "پیام عمل" تھے۔ آپکی شاعری میں تغزل بھی ہے ترنم بھی ہے شوکتِ الفاظ بھی رکھتی ہے۔ اس کی بندشیں بھی چست ہیں خیالات بھی نہایت ارفع و اعلیٰ ہیں۔ اس میں داغ کی زبان بھی ہے۔ شبلی حالی اور مولانا آزاد کی "قومیات" بھی ہیں۔ غرضکہ جو کچھ ہونا چاہئے وہ سب کچھ ہے۔

اقبال ایک عدیم النظیر شاعر تھے۔ فن کے اعتبار سے اور تخیل کے اعتبار سے وہ اپنے ہمعصروں میں تنہا آپ اپنی مثال تھے غیر معصروں کا کیا ذکر ہے۔ دنیا کے نامور شاعروں کی صف میں اقبال کا درجہ ان سب سے بلند ہے۔

دنیائے اسلام میں آپ بے حد محبوب و محترم تھے کہ آپ اسلام کے شاعر تھے۔ مگر آپکی شاعری میں قوم، وطن، آرٹ، فلسفہ، ہمت، شجاعت، حریت، تصوف، فطرت غرضکہ سب کچھ پایا جاتا ہے اور وہ زندگی کے تمام گوشوں پر محیط ہے۔ اسلئے تمام طالبان علم و حکمت خواہ وہ کسی مذہب و ملت سے تعلق رکھتے ہوں آپکے کلام سے مستفید ہوتے ہیں۔ اسلئے تمام دنیا اقبال کی جلالت شان کی معترف ہے۔

اللہ تعالےٰ علامہ مرحوم کو اپنی رحمت خاص کا مستحق بنائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

اللہ کی مدد کرنے والے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوبوں نے گذشتہ مہینہ میں "مسلم" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہوگئے۔

جناب خان ناصر خانصاحب یوسفزئی مغلپورہ	۱	محترمہ بنت میر عبدالرحمٰن صاحب جالندھر شہر	۱
محترمہ بیگم صاحبہ جناب ڈاکٹر محمد رشید عباسی صاحب جالندھر	۱	جناب محمد عمر صاحب بھانسی	۱
جناب شمس الدین صاحب کلرک ڈاکخانہ راولپنڈی	۱	جناب گل محمد خانصاحب مستونگ بلوچستان	۱

جناب احمد نیاز خاں صاحب سدوزئی پشاور ۱

جناب علی احمد خانصاحب گگے زئی کوئٹہ ۱

جناب محمد حضرت الدین صاحب شمالی افریقہ ۱

جناب منظور احمد خانصاحب ہیڈ کانسٹیبل پنڈی ۱

محترمہ محمودہ رحیمہ جماعت چہارم مدرسۃ البنات ۱

جناب مولوی قمر الدین صاحب دھرمسالہ ۱

محترمہ سعادت سلطان صاحبہ لدھیانہ ۱

جناب منشی محبوب سلطان صاحب راولپنڈی ۱

محترمہ سرور سلطان شجاع نئی دہلی ۱

جناب بھیات سنجانوی شمالی افریقہ ۲

اللہ کو قرض حسنہ

عطیات ماہ اپریل ۳۸ء

جناب محمد یوسف خانصاحب ۱۰۔ البنی روڈ۔ نئی دہلی ۳/۲/۔

محترمہ بیگم صاحبہ خانصاحب محمد روشن خاں کورٹ انسپکٹر پولیس جالندھر شہر (موعودہ جلسہ سالانہ) ۲/۔/۔

" " شیخ غلام غوث صاحب پلیڈر لاہور (برائے شیرینی طالبات) ۵/۔/۔

جناب شیخ عبد اللطیف صاحب ریکارڈ کیپر سشن کوئٹہ ۱/۔/۔

" ایم حمید صاحب معطی ماڈرن فاؤنڈری ورکس امپیریل گارڈن روڈ ۲/۔/۔

معرفت جناب ماسٹر محمد صاحب پسر ڈاکٹر غلام محمد صاحب کپتان

جناب سردار محمد صاحب جالندھر شہر ۱/۔/۔

" حبیب اللہ " " " ۔/۴/۔

" عنایت اللہ " " " ۔/۴/۔

" صدر الدین " " " ۔/۴/۔

" علی محمد " " " ۔/۴/۔

" لطیف " " " ۔/۴/۔

" نذیر " " " ۔/۴/۔

" نبی احمد " " " ۔/۴/۔

" فضل محمد " " " ۔/۴/۔

محترمہ بیگم صاحبہ حاجی عزیز بخش صاحب بستی غذاں ۱/۔/۔

" " " شیخ محمد لطیف " " " ۱/۔/۔

" " " ڈاکٹر فضل حق صاحب ایم۔ بی بی۔ ایس مبالی۔ ۵ شلنگ (برائے امداد یتیم طالبات) ۳/۲/۔

جناب مستری سعید احمد صاحب عاجز بدھے والا سٹیشن ساکن پمپ اسٹیشن ہند برائے امداد یتیم طالبات ۴/۶/۔

" مولوی غلام رسول صاحب بستی شاہ قلی (موعودہ جلسہ سالانہ) ۱/۔/۔

نامعلوم الاسم ۲/۔/۔

عالیجناب نواب مظفر خانصاحب بالقابہ برائے شیرینی طالبات ۱۰/۔/۔

جناب ایس ایم سعید صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل نیو سنٹرل جیل ملتان ۳۰/۔/۔

" شیخ محمد الدین صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار فاروق گنج لاہور برائے شیرینی طالبات ۳/۔/۔ قیمت بکرو نٹہ ۲/۔/۔ ۵/۔/۔

عالیجناب خانبہادر شیخ سراج الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر (موعودہ جلسہ سالانہ) ۱۰/۔/۔

جناب خانصاحب محمد حیات خانصاحب ایکسائز انسپکٹر مظفر ضلع دادو ۲۵/۔/۔

محترمہ والدہ صاحبہ غیرت علی خاں متعلم مدرسۃ البنات ۲/۔/۔

عزیز غیرت علی خاں " " " ۳/۔/۔

محترمہ بیگم صاحبہ خان عصمت اللہ خانصاحب ای۔ اے سی ۵/۔/۔

جناب خان عصمت اللہ خان صاحب ای۔اے۔سی (انجمن) موعودہ جلسہ سالانہ ۲۰/-/-

" فیض محمد خاں صاحب ڈسٹرکٹ ٹریژری آفیسر سکھر (الغرض ایصال ثواب بارواح اہلیہ مرحومہ و فرزند مرحوم خود) ۱۰/-/-

" خان عبدالحق خاں صاحب پروپرائٹر مکتبہ علمیہ جالندھر شہر بسلسلہ جلسہ سالانہ ۲/-/-

محترمہ غلام زہرہ بیگم صاحبہ کلانور ضلع گورداسپور ۵/-/-

" بنت حکیم برکت علی صاحب مرحوم جالندھر شہر ۱/-/-

" ذاکرہ زمانی صاحبہ دھوگڑی ۱۰/-/-

جناب چوہدری عبدالرشید صاحب دھالیوال ۲۵/-/-

" محمد سعید صاحب منہاس ۸۵ ذیلدار روڈ لاہور ۵/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ جناب فیروز خاں صاحب کسٹم کوارٹرز شینگا ممبئی ۵/-/-

جناب معلوم۔ لاعلم صاحب ۱۵/-/-

میزان کل ۳۴۶/۱/-

تعمیر فنڈ ماہ اپریل ۳۶ء

محترمہ جناب بنت المحمود صاحبہ معلمہ گورنمنٹ گرلز سکول قصور ۵/-/-

" مس ایس جے ملک معلمہ " " " ۲/-/-

محترم جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب قریشی مالک قریشی بک ڈپو لاہور ۱۰/-/-

معرفت رشیدہ بیگم مہرالدین متعلمہ جماعت چہارم مدرستہ البنات

محترمہ سوائی بیگم صاحبہ والدہ غلام محی الدین معرفت میاں محمد حیات لاہور ۱/-/-

جناب چوہدری فضل احمد خاں صاحب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز لاہور ۱/-/-

" " محمد الدین صاحب سب انسپکٹر مچھلی۔ لاہور ۱/-/-

" " محبوب احمد خاں " کنڑی احمد الدین " ۱/-/-

" حکیم مہرالدین " کلرک انسپکٹرس کوآپریٹو سوسائٹیز امرتسر ۱/-/-

" خواجہ عزیز احمد صاحب اوورسیر ضلع لائلپور بذریعہ مولانا صاحب ۲۰/-/-

محترمہ بیگم رضا خان محمد عالم خان صاحب انسپکٹر پولیس بھوپال ۱/-/-

" سکندر جہاں صاحبہ بستی شیخ ۱/-/-

بذریعہ وفد انجمن مدرستہ البنات جالندھر شہر

" جہاں آرا شاہنواز صاحبہ ایم۔ایل۔اے پنجاب لاہور ۵۰/-/-

جناب میاں محمد مشتاق احمد صاحب آئی۔ایف۔سی " ۱۵/-/-

" " اختر حسین صاحب آئی سی۔ایس " ۲۵/-/-

میزان کل ۱۳۲/-/-

بمد زکوٰۃ و صدقات ماہ اپریل ۳۶ء

جناب اکبر علی صاحب ایس۔ایم دھیرپور اسٹیشن ۵/-/-

" شیخ محمد الدین صاحب تحصیلدار ریٹائرڈ و البندین منجانب صاحب داد چپڑاسی ۲/-/-

محترمہ فرخ سلطان صاحبہ بنت میاں محبوب بخش صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس (قیمت دو کھال) ۱/۱۱/-

جناب خان بہادر عبدالمجید خاں صاحب مدینہ بستی بابا خیل قیمت کھال ۴/۶/۹

میزان کل ۱۲/۱/۹

وظائف فنڈ ماہ اپریل ۳۶ء

محترمہ مس مریم یوسف علی صاحبہ میسورٹی۔ (حمیدہ بی بی و زینب بی بی سکالرشپ) ۱۰/-/-

جناب چودھری حق نواز خاں صاحب پروفیسر وٹرنری کالج لاہور ۵/-/-

میزان کل ۱۵/-/-

نورالدین بٹ جنرل سیکرٹری انجمن مدرستہ البنات جالندھر شہر (پنجاب)

سگھڑ سہیلی

(خانصاحب مولوی محمد ظفر ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔)

کھینچنے کے گُر دوسروں کو خوش کرنا بڑا مشکل کام ہے مگر دنیا میں ایسے ایسے آدمی بھی ہیں جو خود بخود اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ اعتراض کرنے والے کہدیا کرتے ہیں کہ یہ بناوٹ اور مکاری ہے۔ کچھ بھی ہو مگر یہ خوش کرلینے کی خوبی ہر ایک کو میسر نہیں۔

کچھ گر ایسے بتائے جاتے ہیں جن سے دوسرے کو خوش کیا جاسکتا ہے

(۱) دوسروں کے معاملات میں سچائی سے دلچسپی لینے والے بن جاؤ۔

(۲) خوب یاد رکھو کہ ہر ایک کو اپنا نام سب سے اچھا اور پیارا معلوم ہوا کرتا ہے۔ اور وہ اسے بہت بڑی اہمیت دیا کرتا ہے۔ یعنی تم اسے ہرگز نہ بگاڑو بلکہ اسکی اہمیت کو زیادہ کرو تاکہ وہ خوش ہو اور تمھاری عزت اسکے دل میں قائم ہو۔

(۳) مسکرایا کرو۔

(۴) اچھے سننے والے بنو۔ دوسروں کو اپنا ذکر کرنے کی ترغیب دو یعنی حوصلہ دو کہ وہ اپنے متعلق تم سے باتیں کرے اور تم غور سے اسکی باتیں سنو۔

(۵) دوسرے آدمی کی دلچسپی کے انداز میں باتیں کیا کرو۔

(۶) دوسرے کو اپنے ذات کو اہم محسوس کرنے پر مائل کرو۔ اور ایسا سچے دل سے کرو۔

دوست بنانے کے گُر (۱) دوسروں کی رایوں کی عزت کرو۔ کسی کو یہ نہ کہو کہ وہ غلطی پر ہے۔ اگر ہم ٹھیک راستہ پر ہیں تو ہمیں ہوشیاری اور نرمی سے دوسروں کو اپنے خیال پر لانا چاہیئے۔ اگر ہم خود ہی غلطی پر ہیں تو ہمیں جلد اپنی غلطی مان لینی چاہیئے۔ اس میں مزا ہے اور اپنی رائے کو صحیح جتانے کی آڑ مزیدار نہیں۔ ایک پرانی کہاوت ہے کہ تمھیں کچھ زیادہ نہیں مل سکتا۔ جھکنے سے تمھیں امید سے زیادہ مل جائیگا۔

(۲) اگر تم غلطی پر ہو تو اپنی غلطی جلدی سے اور زور و شور سے مان لینی چاہیئے۔ اس طریقہ سے بھی دوسرے اپنے بنائے جاسکتے ہیں تم غصہ میں ہوگے تو دوسرا بھی غصہ میں بھر جائیگا۔ لیکن تم نرمی سے اپنے مخالف کے ساتھ ان کے باتیں کرو کہ تمھارا یہ خیال ہے۔ میرا یہ ہے۔ ان دونوں میں فرق یونہی سا ہے۔ زیادہ تر دونوں کا خیال ایک ہی سا ہے۔ اگر ہم دونوں ہم خیال بننا چاہتے ہیں تو دونوں اس ذرا سے اختلاف کو غور کرکے دور کرسکتے ہیں۔

(۳) دوستانہ طریقہ سے شروع کرو۔ بات نرمی سے اور اسطرح شروع کروگے کہ تمھارا حریف متوجہ ہوجائے اور غصہ تھوک دے میدان تمھارے ہاتھ ہوگا۔ اچانک یہ کہدینا کہ واقعات یہ ہیں اور ان کو چھپایا نہیں جاسکتا۔ اس لئے حریف ان کو دیکھ کر اپنی ضد چھوڑ دے اسکی ضد بڑھا دیگا۔ ایک پرانی کہانی میں ہوا نے زور و شور سے چلی کہ میں آدمی کا لبادہ اتار پھینکونگی مگر آدمی نے اسکے اڑنے کے خیال سے اسے اور زور سے بدن پر لپٹا لیا۔ ہوا کے بعد سورج کا نمبر آیا

انھوں نے اپنی کرنیں تیز کیں۔ نہ کوئی شور تھا اور نہ شائیں شائیں۔ آدمی نے گرمی جو محسوس کی جھٹ لبادہ اتار کے پھینکدیا۔ اسی طرح نرمی سے آدمی کو اسکی ہٹ سے ہٹا کے اپنے خیال پر لایا جاسکتا ہے۔

(۴) دوسروں کو باتیں کرنے دیا کرو۔

اپنی ہی ڈھائیں ڈھائیں کرنیسے دوسرا اچاٹ ہوجاتا ہے۔ دوسرے کو ہم خیال بنانا ہو تو خود ہی بولتے جانے کی بجائے دوسروں کو بولنے دینا چاہیئے۔

(۵) دوسرے کا خیال معلوم کرو۔

اپنی ہی رائے پر جمے نہیں رہنا چاہیئے۔ تمھیں یہ سوچنا چاہیئے کہ اگر میں اپنے حریف کی جگہ ہوں تو میں کیا خیال کروں کسطرح عمل کروں وغیرہ۔ اسطرح تمھیں اپنے مخالف کی رائے سے ایک قسم کی دلچسپی پیدا ہوگی اور تمھیں آدمی کا دل پڑھنا آجائیگا۔ تم دوسروں کو اس طریقے سے بغیر اپنا ہم خیال بنا سکوگی۔

خوش رہنے کے گر

دنیا بہشت اور دوزخ آدمی خود ہی بنا لیا کرتا ہے۔ دنیا میں کون ہے جو خوش رہنا نہیں چاہتا مگر خوش رہنا بھی آئے۔ ذرا سوچنے کی ضرورت ہے اس کے لئے ہمت کی ضرورت ہے کہ کیا چیز ہمیں ناخوش بنا رہی ہے اور ہم کس چیز سے خوش ہوسکتے ہیں ایک بچہ کو ایک کھلونا دو۔ دوسرا دو۔ تیسرا دو۔ کتنے ہی دئے جاؤ کیسے ہی نئی نئی شکلوں کے ہوں وہ انھیں پھینکے چلا جائیگا اور روئے ہی جائیگا اور خوش ہونے کا نام نہ لیگا۔ یہی ہمارا حال ہے۔

ہم ذرا غور کریں تو پتہ لگا سکتے ہیں کہ ہماری خوشی میں کیا چیز رکاوٹ پیدا کررہی ہے۔ یہ غور ایسے وقت کیا جائے جبکہ جی اکتایا ہوا نہ ہو۔ دل حاضر ہو۔ طبیعت میں جان ہو۔ غور کرنا ایک طرح کا پھٹکنا ہے جس سے گھاس پھوس الگ جا گریگا اور خوشی کے اصلی ذرے رہ جائینگے آئندہ اسطریقہ سے خوشی کے اجزا ہمیں آسانی سے معلوم کرنے کی قابلیت حاصل ہوجائیگی۔ دنیا رنج و راحت دونوں کی جگہ ہے جن سے آدمی بچ کے کہیں جا نہیں سکتا۔ یہ رکاوٹیں یا تو ہماری ڈالی ہوئی ہیں یا دوسروں کی۔ دوسروں کی رکاوٹیں بھی دو قسم کی ہیں۔ یا تو بے جانے بوجھے آن پڑگئی ہیں یا جان بوجھ کے اور کینہ دشمنی سے ڈالی گئی ہیں۔ بے جانی بوجھی تو آسانی سے دور کی جاسکتی ہیں۔ اور جو دشمنی اور مخالفت سے ڈالی ہوئی ہیں ان کے متعلق غور کیا جاسکیگا کہ کونسی رکاوٹ ایسی ہے کہ جسکے دور کرنے کی ضرورت اور فائدہ ہے اور کس کی طرف توجہ کی بھی ضرورت نہیں اور اس کا خیال کئے بغیر ہم خوب زندگی بسر کرسکتے ہیں انکو فوراً نظر انداز کردو۔ پھر دیکھو دل کیسا ہلکا اور خوش ہوتا ہے معافی عجیب چیز ہے۔ جہاں اس کی ضرورت بھی نہ ہو اور دوسرا اس کا مستحق بھی نہ ہو تو بھی یہ خوشیوں کا سرچشمہ بن سکتی ہے۔

اب رہیں اپنی رکاوٹیں۔ انکو آدمی خود دور کرسکتا ہے۔ مگر دنیا میں ایسے آدمی بھی رہتے ہیں جو ہر وقت ناخوش رہتے ہیں۔ چیخ پکار ان کا ہر وقت کا کام ہے۔ عورتوں میں ایسی بہت ہیں بالخصوص ادھیڑ عمر میں اکثر عورتیں اس مزاج کی ہوجاتی ہیں۔ لیکن وہ بھی اس قدرتی خیال سے الگ نہیں ہوسکتیں کہ وہ بھی خوش رہیں۔ لیکن ان کی خوشی اسی میں ہے کہ ہر وقت ہائے دہائی کرتی رہیں۔ ایسا نہ کریں تو بیمار پڑ جائیں۔ یا انھیں اس کے متعلق ٹوک کے دیکھ لیجے کہ انھیں کس قدر برا لگتا ہے کہ میں گلے میں کیسے کٹھوری نکال لوں۔ کیا میری آواز بھی بری لگتی ہے۔ کسی اور کی آواز نہیں کھٹکتی۔ میری آواز بھی بری معلوم ہوتی ہے۔ ایسے لوگ اپنے آپ سے بیزار اور اپنے اوپر ترس اور ہمدردی کے طلبگار رہا کرتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ خوش رہنے کیلئے کسقدر ہمت اور جرأت کی ضرورت ہے۔ اپنے خیالات کو چھیل چھال کے الگ الگ کرنا آسان کام نہیں ہے۔ جو طریقہ اوپر بتایا گیا ہے وہ چھیل چھال اور چھان پھٹک ہی ہے!

شکرپارے

(خانصاحب مولوی محمد ظفر ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔)

بجلی مار مچھلی: آسٹریلیا میں ایک مچھلی پائی جاتی ہے جس کے دماغ میں بجلی کا ذخیرہ رہتا ہے اور جب اسے وہ چھوڑتی ہے تو شرارے بھی نکلنے لگتے ہیں۔ جہاں شکار سامنے آیا اور اس نے ایک لہر چھوڑی جس سے شکار بے حس ہو جاتا ہے۔ وہ اسے جا کے مار ڈالتی ہے اور کھا لیتی ہے۔ دشمن پر بھی وہ ایسی لہریں چھوڑتی ہے جس سے وہ سن کے مرجاتا ہے۔ غنیمت ہے کہ یہ مچھلی گہرے پانی میں رہتی ہے ورنہ نہانے والوں کے لئے آفت ہوجاتی۔

ہاتھیوں پر تباہی: روپیہ کی خاطر ہاتھیوں پر اس طرح ہاتھ صاف کیا جا رہا ہے کہ کچھ دن جاتے ہیں۔ افریقہ میں ہاتھی اور دریائی گھوڑے ڈھونڈے بھی نہ ملینگے وہاں ان دونو جانوروں کی کثرت رہی ہے جنھیں وہاں کے وحشی طرح طرح سے ہلاک کیا کرتے تھے۔ اب بندوق سے ان کا شکار کیا جاتا ہے۔ ہاتھی ہر سال ۰۰ ۳۶۵ کی شرح سے مارے جارہے ہیں اتنے وہ پیدا نہیں ہوتے۔ یوگنڈا، ٹانگانی اور کینیا تین ریاستوں میں ہاتھی دانتوں، گینڈے کے سینگوں اور دریائی گھوڑوں کے دانتوں سے ۴۱۲۳۳۷ روپیہ آمدنی ہوتی ہے۔

بہت پرانا ہاتھی دانت: انگلستان میں جس وک کے مقام پر ایک دلدل میں سے ۱۹ فٹ کی گہرائی سے ایک ہاتھی کا بالائی دانت برآمد کیا گیا ہے۔ دانت بالکل اچھی حالت میں ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ پانچہزار برس پہلے کا ہوگا۔ آٹھ انچ سے کچھ ہی زیادہ لمبا اور پانچ انچ اونچا اور ۳½ انچ چوڑا ہے۔ دانت کے پاس ہی کچھ بوسیدہ ہڈیاں تھیں۔

باپ بیٹا ہم جماعت: انگلستان کی ایک کان میں باپ بیٹا کام کرتے تھے۔ باپ نے بیٹے کو مدرسہ بھیجنا چاہا۔ بیٹا وہاں جانے کا کچھ ایسا شائق نہ تھا۔ اسنے کہا۔ تم چلوگے تو میں جاؤنگا۔ چنانچہ باپ بھی بیٹے کے ساتھ اسی جماعت میں داخل ہوگیا۔ باپ اپنے زمانہ میں دس برس کی عمر میں مدرسہ سے نکلا تھا۔ امتحان میں باپ نے بیٹے سے تین نمبر زیادہ لئے۔ باپ نے کہا کہ میرا بیٹا مجھ سے زیادہ ہوشیار ہے۔ خدا جانے اس سے کہاں غلطی ہوگئی کہ تین نمبر کم رہ گئے۔ مجھے الجبرا وغیرہ جیسے مضمونوں کا ذرا علم نہیں۔ مجھے انھیں پڑھنا پڑا۔

نہ ڈوبنے والا: ایک انگریز پانی میں نہیں ڈوبتا۔ اسے ہاتھ پاؤں باندھ کے ایک حوض میں ڈالا گیا اور ایک بانس سے اسے پانی میں ڈبو دیا گیا۔ لیکن جب بانس ہٹایا گیا۔ وہ فوراً اوپر ہنستا ہوا آگیا۔ عالموں کا خیال ہے کہ پانی کے مقابلہ میں وہ ہلکا ہے۔ اسے ڈبکی لگانا مشکل معلوم ہوتا ہے۔

(۴) شمس النساء بیگم صاحبہ نے بچے کے دانتوں کیلئے چیز دریافت فرمائی ہے۔ ایک کالے رنگ کا گنڈا سا ہوتا ہے جسکو برقی فیتہ کہتے ہیں۔ اسکی قیمت ۱۲ آنے ہوتی ہے۔ بازار میں کسی بڑی دکان پر ملجاتا ہے۔ یہ میری بہن کا آزمودہ ہے انھوں نے اپنے دونو بچوں کے گلے میں ڈالا تھا۔ دانت آسانی سے نکل آئے۔ آپ بھی منگا کر بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ نیز اگر کسی بہن کو لاہور کے دستکاری سکول کا پتہ معلوم ہو تو ضرور لکھیں مجھے اشد ضرورت ہے اور جلدی بھی۔
مستشرہ خاتون روشن ادیب بنت اعزاز حسین صاحب نئی دہلی۔

بہن شمس النساء بیگم صاحبہ پشاور کی خدمت میں عرض ہے کہ میری دونو بچیوں نے دانت نہایت آسانی سے نکالے ہیں۔ اسہال یا آشوب چشم کی شکایت مطلق نہیں ہوئی۔ اس کا سبب محض یہ تھا کہ میں نے ان کو اولین ایام سے ووڈورڈ صاحب کا گرائپ واٹر روزانہ بلاناغہ پلایا ہے۔ Woodwards Gripe Water۔ خیال رہے کہ سوائے مذکورہ اصلی گرائپ واٹر کے کوئی دوسرا گرائپ واٹر یا اسکی نقل نہ پلائیں اور وقت مقررہ پر دیا کریں۔ خدا بخش اعوان از کوئٹہ

میری بہن صاحبہ قریب دو سال سے آنتوں کے ٹی بی (دق) میں مبتلا ہیں۔ بہت کچھ علاج ہو رہا ہے مگر ابھی تک کوئی آرام کی صورت معلوم نہیں ہوتی ہے۔ ہر وقت آنتوں میں درد ہوتا ہے۔ آنتوں پر ورم بھی ہے۔ بخار کی حرارت بھی رہتی ہے۔ غذا وغیرہ کھانے کو بالکل نہیں دی جاتی۔ صرف دہی و سنگترہ کھانیکو دیا جاتا ہے۔ بہت زیادہ کمزور ہو گئی ہیں۔ اٹھنا بیٹھنا دشوار ہے۔ کیفیت مرض: ہونٹ بالکل اودے ہو گئے ہیں۔ حلق، زبان اور ہونٹوں پر چھالے بکثرت ہیں۔ کسی مسلمہ بہن کو کوئی مجرب نسخہ معلوم ہو تو براہ کرم بذریعہ مسلمہ تحریر فرمائیں تا زیست احسانمند رہونگی۔

ہمارے مکان میں کثرت سے مچھر ہو گئے ہیں باوجودیکہ تمام مکان پکا اور نہایت ہوادار ہے۔ اسلئے کوئی بھائی یا بہن فلٹ یعنی مچھر کا تیل تیار کرنے کا نسخہ بذریعہ مسلمہ دیکر شکر گذار ہونیکا موقع عنایت فرمائیں۔
مرسلہ مسز ج۔ ح لطیف خریداری نمبر ۲۵۰

عرصہ ایک سال کا ہوا ایک میری دوست نے ایک تیل کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ اس سے دو مہینے میں چوٹی کمر کے نیچے آجاتی ہے اور سفید بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ یہ بہت عمدہ تیل ہے آپ ضرور استعمال کیجئے۔ میں نے بلا کچھ سوچے اسے استعمال کیا اور نتیجہ بالکل برعکس نکلا۔ یعنی میرے بال بہ نسبت پہلے کے اور چھوٹے ہو گئے۔ چوٹی بالکل بالشت بھر رہ گئی ہے جو بے حد برا معلوم ہوتی ہے۔ آیا کوئی بہن مجھے مشورہ دے سکتی ہیں کہ میں اب کیا کروں۔ نیز کونسا تیل لگاؤں جس سے از سر نو بال پیدا ہو کر لمبے ہو جائیں۔ امید ہے کوئی بہن ضرور میری اس پریشانی میں حصہ لیتی ہوئی جلد از جلد اپنے قیمتی مشورہ سے مجھے شکریہ کا موقع عطا فرمائیں گی۔ چاہے میرے ہی ایڈریس پر جواب دیں۔
مس آمنہ عطا خاتون سول لائنز ایبٹ آباد

میں اپنی مسلمہ بہنوں کو آگاہ کرتی ہوں۔ یہ ایک اشتہار مسلمہ میں پٹھان کوٹ کا شائع ہوتا ہے۔ کوئی بہن ہرگز بھی کوئی چیز نہ منگائیں۔ میں نے ایک دفعہ منگائیں تھیں تین روپیہ کا نقصان ہوا اس لئے اپنی بہنوں سے عرض ہے خدارا میری طرح نقصان نہ اٹھائیں۔ رشیدہ خاتون کپورتھلہ۔

اپنے پیارے والد صاحب کی امسال سالانہ ترقی کی خوشی میں پانچ روپے کی حقیر رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہے۔ کسی کار خیر میں صرف کر کے ممنون کریں۔ خاکسارہ محمودہ سلطانہ آنسہ میر محمد جان گوجرانوالہ۔

میں یہ خبر دلی مسرت سے تحریر کرتی ہوں کہ ۲۹ مارچ کی شب کو اللہ میاں نے مجھ کو ایک ننھا منا بھتیجا عنایت فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ خدائے پاک

بزمِ مُسلمہ

اپریل کے پرچہ مسلمہ، میں ایک مسلمہ بہن نے آدھے سر کے درد کا علاج پوچھا ہے۔ اس دوا سے انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ یہ دوا میری والدہ صاحبہ کی آزمائی ہوئی ہے۔ ڈھائی پتی بیر کی۔ نمک ایک ماشہ۔ دونوں چیزیں باریک پیس کر ایک نیچی میں چھان لیں اور طلوع آفتاب سے بہت قبل ناک کے دونوں نتھنوں میں آدھی آدھی چٹکی ڈالیں دوسرا شخص ڈالدے خوب اچھی طرح کہ وہ دماغ تک چڑھ کر پہنچ جائے۔ گنے کے چھینکیں خوب آتی ہیں بعض مرتبہ متلی بھی معلوم ہونے لگتی ہے مگر اس سے کچھ حرج نہیں ہے۔ تین دن اسی طرح کریں۔ اور ۴ دن بالائی اور امرتی بھی بہت سویرے کھائیے۔ انشاء اللہ دونوں چیزوں سے فائدہ ہوگا۔ منہ میں چھالے میرے خود بھی بہت نکلتے تھے تو میں نے ارہر کی پتی چبائی تھی۔ اس سے مجھکو فائدہ ہوا یہ میں خود آزما چکی ہوں۔ آپ بھی ۔۔ معلوم ہوا کرتی ہے ارہر کی پتی دن میں کئی مرتبہ چبائیے اور چبا کر تھوک دیجئے۔

بنت مولانا عبدالمجید صاحب دریابادی۔

اپریل ۱۹۳۸ء کے مسلمہ میں ایک بہن صاحبہ نے دردسر کی دوا پوچھی ہے۔ ان کی خدمت میں عرض ہے (۱) بادام روغن دو یا تین قطرے ناک میں ٹپکائیں آرام ہوگا۔ (۲) منہ کے لئے یہ نسخہ استعمال کریں طباشیر ایک تولہ۔ الائچی خرد ایک ماشہ۔ کتھا ایک تولہ انشاء اللہ ضرور فائدہ ہوگا۔ (۳) خارش کی دوا یہ ہے۔ نیلا تھوتھا ایک تولہ آگ پر راکھ کر لیں۔ پھر نصف پاؤ خالص کڑوا تیل نصف پاؤ دہی میں ملا کر رکھ چھوڑیں اور صبح کے وقت سارے بدن پر ملیں۔ دو یا تین گھنٹے بعد غسل کریں۔ انشاء اللہ جلدی آرام ہوگا۔ خاکسار رشیدہ خاتون کپورتھلہ تیسر گڑھ۔

اپریل کے پرچہ میں بہن راشدہ خاتون نے تکیہ پر کاڑھنے کے لئے منگائے تھے۔ دو مناسب اشعار درج ذیل ہیں

(۱) ہے لازم ابن آدم کو ہو جبکہ زیرِ سر تکیہ
نہ ہوں اللہ سے غافل رکھے اللہ پہ تکیہ

(۲) مسہری کی زینت تو چادر کی رونق
بنا سارے بستر کا سردار تکیہ

انیسہ خاتون اختر بنی دہلی

محترمہ راشدہ خاتون صاحبہ بنت آلا نور السلام علیکم میں اور میری والدہ صاحبہ دعا کرتی ہیں کہ خداوند کریم آپکی والدہ صاحبہ کو جلد صحت کلی عطا فرمائے اور آپکے سر پر خداوند کریم ہمیشہ سایہ رکھے آمین۔ اپریل کے پرچہ میں آپنے تکیہ کے غلافوں کے اشعار طلب فرمائے تھے میں آپکی خدمت میں تحریر کرتی ہوں امید ہے قبول فرمائینگی۔

یہ تکیہ کیا ہے گلدستہ ہے گویا عیش و عشرت کا
اسی تکیہ کے سر سہرا بندھا ہے خواب راحت کا
مسہری کی زینت تو چادر کی رونق ٭ بنا سارے بستر کا سردار تکیہ

محترمہ زیب دختر سید محمد اسحاق صاحب پٹنہ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتی ہوں۔ ان کی ٹیکوزی کا نمونہ مجھ کو بہت پسند آیا۔ انوری بیگم کپورتھلہ۔ خریداری نمبر ۳۹۶۷۔

کسی گذشتہ پرچہ میں کسی محترم بہن نے بال بڑھنے اور گرنے سے روکنے کا نسخہ یا تیل وغیرہ کا پتہ دریافت فرمایا تھا۔ لہذا جواباً عرض ہے کہ جن بہنوں کو ایسی شکایت ہو۔ وہ بھوپال سے زلفی ہیر آئیل اور پوڈر زلفی استعمال فرمائیں۔ کئی بہنوں کا آزمودہ اور خود میرا تجربہ ہے بال بڑھانے کا بہترین اور اول درجہ کا تیل ہے۔ قیمت تیل فی سیر پانچ روپیہ۔ قیمت پوڈر فی سیر دو روپیہ آٹھ آنہ۔ ملنے کا پتہ :- مس ایس منتظم صاحبہ زنانہ زلفی اسٹور بھوپال۔ منتظم صاحبہ کے ہاں کی تمام دوائیں بہترین اور اعلیٰ اطبا کی زیر نگرانی تیار کی جاتی ہیں۔ (م۔ب)

جناب سرور سلطانہ صاحبہ کو معلوم ہو کہ انکے برادر عزیز کی کھانسی پرانی ہے۔ دوا۔ ہلدی، اجوائن، نمک طعام ہر ایک ۶ ماشہ تینوں کو مٹی کی کوری کلیہ میں رکھ کر جلالیں اور ایک ایک چٹکی دن میں دو تین بار کھلائیں۔ نسخہ اچھا ہے مگر آزمودہ نہیں۔ مجھے خود اس قسم کی کھانسی ہوگئی تھی جو میرا آزمودہ ہے وہ یہ ہے کہ ایک تو دن میں دو تین دفعہ کوزہ مصری پیسکر اور اسمیں مکھن ملا کر کھایا جائے۔ اور دوسرے یہ کہ ملین مبارک (یعنی انناس) کی ایک پھلی لیکر اسے بمع اسکے گودے اور بیج اور اسکے چھلکے کے کوئلوں پر جلا لیا جائے۔ بعدہٗ اس کی راکھ میں شہد خالص ملا کر دن اور رات میں کئی دفعہ چٹایا کریں۔ اللہ پاک شفا بخشیگا۔ دیگر ہمشیرہ اقبال جہاں کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کے بھائی کو چنبل نہیں ہے کسی نے یوں ہی شک ڈالا ہے۔ اسے لدھوپ (آٹھوریاں) کہتے ہیں۔ علاج مہندی لے کر اسے کاسنی کے پانی میں بھگو کر تمام بدن پر ضماد کردیں۔ پھر کچھ دیر بعد پانی نیم گرم لیکر صابن بنفشہ یا صابن نیم لے کر خوب مل کر نہلائیں۔ اور بعدہٗ ایسڈ بورک۔ زنک آکسائڈ امائیل ہر سہ مساوی لے کر جسم پر پوڈر کی طرح ملیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ آرام کلی ہوگا۔ خریدار مسلمہ نمبر ۲۰۳۱۔ رشک بی بی بنت قاضی نذیر احمد صاحب بہاولنگر۔

اپریل کے رسالہ مسلمہ میں بنت بابو خلیل الدین صاحب نے بالوں کی دوا دریافت فرمائی ہے۔ اسلئے میں اپنی آزمودہ دوا اور تیل کے نام لکھتی ہوں۔ امید ہے بہن صاحبہ ان سے فائدہ اٹھائینگی۔ (۱) سر دھونے کے بعد بالوں کو تولیہ سے خشک کرنا چاہئے بالوں کو ہاتھوں سے جھاڑنا بہت نقصان دہ ہے اور اسی سے بالوں کی نوکیں پھٹ جاتی ہیں اسلئے غسل کے بعد بجائے جھاڑنے کے بالوں کو تولیہ سے خشک کرنا چاہئے۔ (۲) روزانہ بلاناغہ اڑد کی دال سے سر دھویا جائے اور کلکتہ کا تیل سندری سہاگ سر میں ڈالیں۔ اسکی ایک شیشی ایک روپیہ کو آتی ہے۔ بہت لاجواب تیل ہے اور اسکا پتہ یہ ہے۔ ایس۔ اے۔ بی گجنی اینڈ کمپنی۔ گھڑی والی کوٹھی نمبر ۲۳۳۔ کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس نمبر ۱۱۴ کلکتہ۔ بہن صاحبہ مستقل مزاجی سے یہ تیل اور ماش کی دال استعمال کریں۔ انشاء اللہ ضرور فائدہ ہوگا۔

(۲)۔ اقبال جہاں صاحبہ نے خارش کی دوا دریافت کی ہے۔ اسلئے صابن کا نام لکھتی ہوں۔ پاک صفا صابن اسکی ایک ٹکیہ دس آنہ کی آتی ہے۔ دانوں اور خارش کو اس صابن سے دھوئیں انشاء اللہ ضرور افاقہ ہوگا۔ اس کا پتہ بھی وہی ہے جو اوپر لکھ آئی ہوں۔ یہ کمپنی بہت عرصہ سے قائم ہے اسلئے اسکی بہت سی دوائیں ہماری آزمودہ ہیں اسلئے بہنوں کے فائدہ کیلئے وہ ہی درج کردیتی ہوں۔

(۳)۔ ایک مسلمہ بہن نے اپنی بہن کی سانولی رنگت دور کرنیکی دوا پوچھی ہے اول تو یہ سانولی رنگت اگر صاف ہو تو بری معلوم نہیں ہوتی۔ خیر ایک ٹماٹر روز کھائے اور ایک ٹماٹر کے دو ٹکڑے کرکے آدھا چہرہ پر ملیں اور آدھا گردن وغیرہ پر اور بکری کے دودھ سے نہائیں اور منہ کو ہر روز دودھ سے دھوئیں۔ رنگت میں ضرور فرق پڑیگا۔

اسکی عمر ۵۰ سال ہے۔ وہ پانی پر آرام سے لیٹ سکتا کتاب پڑھ سکتا اور چرٹ پی سکتا ہے۔ وہ چاہے تو اسی حالت میں سو بھی سکتا ہے اس کی جسمانی حالت بالکل درست ہے۔ اس کا قد ۵ فٹ ۷ انچ ہے اس کا وزن دو من ۴ سیر ہے۔

بولتا اخبار:- نیویارک امریکہ کے ایک ماہر ٹیلیفون و ریڈیو نے بولنے والا اخبار ایجاد کیا ہے۔ اندھے اور ان پڑھ لوگ ان اخباروں سے باتیں معلوم کر لیا کرینگے۔ اس اخبار کے کنارہ پر ایک فیتہ ہوتا ہے جس لانچ کے ایک تاگے کی لمبی سی ریل پر لگا دیا جائیگا۔ اسکا تعلق گراموفون کے آواز کے آلہ سے ہوتا ہے۔ ایک بچہ بھی اسے چلا سکتا ہے۔ یہ ریل دس آنے میں آتی ہے اور ۹ انچ لمبی اور پانچ انچ چوڑی ہوتی ہے۔ اس میں عدالتوں کے مقدموں کشتیوں گھوڑ دوڑوں تمام جلسوں کے حالات کی آوازیں آیا کرینگی۔ کل حالات دیکھنے والا خود سنائیگا۔ اس اخبار کے نامہ نگاروں کے پاس آواز فیتہ میں بند کرنے کی کل ہوگی۔ اخبار کسطرح یہ فیتہ چھاپا کریگا

انوکھی باتیں:- انگلستان میں ایک شخص دنیا کا سب سے بڑا پتنگ اڑاتا ہے۔ وہ اسے رفتہ رفتہ بڑا بنا بنا کے اڑاتا رہا ہے۔ اب وہ اتنا بڑا پتنگ ہے کہ نو آدمیوں کی اس کے اڑانے کے وقت ضرورت ہوتی ہے اور نو ہی آدمی اسکی موٹی اور مضبوط رسی کو تھامے رہتے ہیں۔ پتنگ ۱۲ فٹ لمبا اور ۷،۴ فٹ اسکی کنی ہے اور ایک من ۱۶ سیر اسکا وزن ہے۔ وہ اسے اپنے کھیتوں پر اڑا کے ان کی تصویر لیتا ہے۔

ریاستہائے متحدہ میں ایک لمبے دریا کی خشک گھاٹی میں ۱۲½ کروڑ برس پہلے کے اژدہے زمین کے اندر سے کھدائی سے برآمد ہوئے ہیں۔ اس زمانہ میں زمین پر انھی اژدھوں کی حکومت تھی۔ ان کے بدن بہت لمبے لمبے گردنیں کھجور کے درخت کے تنے جیسی اور بہت ہی لمبی دمیں۔

کنبھ میلا:- ۱۳ اپریل کو ہردوار میں دریائے گنگا میں دور دور سے ہندوؤں نے آکے اشنان یعنی غسل کیا۔ یہ اشنان ہر بارہ سال کے بعد ہوا کرتا ہے۔ جبکہ چند تارے ایک خاص برج میں جمع ہوا کرتے ہیں۔ اس سال یہ یکجائی گیارہ سال کے اندر ہی ہوگئی ہے۔ کہا جاتا ہے جب ہندوؤں کی زبردست جنگ مہابھارت ہوئی تھی۔ اسوقت بھی یہ تارے گیارہ ہی سال میں اکٹھے ہوگئے تھے۔ اب یہ موقع تقریباً چار ہزار برس بعد آیا ہے۔ اسلئے خیال ہے کہ مہابھارت کی سی لڑائی دنیا میں پھر نہ شروع ہوجائے۔ دنیا کی بڑی بڑی سلطنتیں اس وقت ایک دوسرے کی اس قدر دشمن ہو رہی ہیں کہ لڑائی کے ہر وقت چھڑ جانیکا ڈر ہے۔ ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ جب یہ تارے ایک جگہ ہوجاتے ہیں تو دریائے گنگا کے پانی میں گناہ دور کرنے کی ایک خاص خوبی آجاتی ہے۔ اسلئے ہندو دوڑ دوڑ کے جاکے نہاتے اور اپنے اعتقاد کے مطابق گناہ وہیں پانی میں دھو آتے ہیں۔

ربڑ کے بڈو:- ہندوستان میں مدت دراز سے مٹی کے چہرے دیوالی۔ دسہرہ پر رائج رہے ہیں۔ راس دھاری کے تماشوں میں انکا استعمال مدت مدید سے ہے ان چہروں کو بڈو کہتے ہیں اور ان میں ناک اور آنکھوں کیلئے سوراخ ہوتے ہیں۔ جنگ عظیم میں جرمنی کے فرانس کے میدانوں پر زہریلی ہوا چھوڑ دینے سے اتحادی دنیوں آگئے۔ اطالیہ نے حبشہ میں ہزاروں لاکھوں حبشی اس بے پناہ زہریلی ہوا سے موت کے گھاٹ اتار دئے۔ یہ اسی وقت سے نقاب بنتے رہے ہیں۔ پہلوں میں سانس گھٹتا اور آدمی جلد پریشان ہوجاتا تھا۔ اور کہیں نہ کہیں سے زہریلی ہوا اندر چلی جاتی تھی۔ اب ربڑ کے بڈو بننے لگے ہیں۔ ان میں ناک پر سونڈ سی لگی ہوتی ہے جو ایک ڈبہ میں جاتی ہے۔ جہاں باہر کی زہریلی ہوا صاف ہوکے ناک میں جاتی ہے۔ لنکا سے ۴۰۰۰ ۸ من ناریل کے خول جلا کے فرانس انھیں نقابوں کیلئے بھیجے گئے ہیں۔ ۲۰ لاکھ من

شرح نامہ اشتہارات مسلم

تفصیل	مدت	اجرت
ٹائٹل پیج کا بیرونی حصہ۔ سالم صفحہ	سالانہ	۱۵۰/-/-
" " " "	ماہوار	۱۵/-/-
" " " نصف صفحہ	سالانہ	۸۰/-/-
" " " "	ماہوار	۸/-/-
" " " چوتھائی صفحہ	سالانہ	۴۵/-/-
" " " "	ماہوار	۴/۸/-
۲۔ " اندرونی حصہ سالم "	سالانہ	۱۰۰/-/-
" " " " "	ماہوار	۱۰/-/-
" " " نصف "	سالانہ	۵۵/-/-
" " " " "	ماہوار	۶/-/-
" " " چوتھائی "	سالانہ	۳۰/-/-
" " " " "	ماہوار	۲/۸/-
۳۔ اندرونی صفحات سالم "	سالانہ	۸۰/-/-
" " " "	ماہوار	۸/-/-
" " نصف "	سالانہ	۴۵/-/-
" " " "	ماہوار	۴/۸/-
" " چوتھائی "	سالانہ	۳۰/-/-
" " " "	ماہوار	[illegible]
چوتھائی صفحہ سے کم اشتہار کی اجرت کم از کم	سالانہ	۲۰/-/-
" " " "	ماہوار	۲/-/-

اشتہار برائے شادی کم از کم -/-/۴ فی اشاعت ہوگا

تحفہ میلاد نبی
مفت
یہ کتاب قرآن حکیم کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
ولادت باسعادت کی حکمت علیہ سلام کرکے عشق محمدی
اور اتباع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ صادقہ اپنے اندر پیدا کرنا اور
ان رسومات قبیحہ سے بچنا چاہتے ہیں جو آج کل کی مجالس میں رائج ہیں تو
ایک آنہ کا ٹکٹ برائے محصول ڈاک و پیکنگ پتہ ذیل پر بھیج کر رسالہ
میلاد النبی مفت منگوا کر پڑھیے بلکہ ہو سکے تو زیادہ
ٹکٹ بھیج کر زیادہ تعداد میں منگوا کر تقسیم کیجیے اور تبلیغ
کا ثواب حاصل کیجیے۔

یہ صفحہ اشتہار کیلئے خالی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مسلمہ جالندھر شہر

جلد ۶ | جون ۱۹۳۸ء - ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ | نمبر ۱۲

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند گزارشیں

سنگِ بنیاد:

مدرسۃ البنات کی اپنی عمارت کی تعمیر شروع ہونے کو تھی۔ رسم افتتاح کی تاریخ کا اعلان ہو چکا تھا۔ اور انجمن اس تقریب کے لئے ابتدائی تیاریاں بھی کر رہی تھی کہ خداوند تعالیٰ کی مشیت نے ہمارے اس ارادے کو وقتی طور ذرا پہلے کی چیز قرار دیا اور ایسے حالات پیدا کر دئے کہ اور چند مہینوں تک اس ارادے کو ملتوی کرنا پڑا۔ اب اس کے فضل و کرم سے امید ہے کہ اسی سال کے اندر یہ عظیم الشان قومی عمارت شروع ہو جائیگی اور صحیح تاریخ کا اعلان وقتِ مناسب پر ہوگا۔

سب سے بڑی رکاوٹ:

جس وقت مدرسہ کی زیر تجویز عمارت کا نقشہ طیار ہوا تھا تو اس وقت کے داخلۂ دار الاقامہ کی رفتار کے پیش نظر دو سو لیلیات (بورڈ طالبات) کے لئے کمرے تجویز ہوئے تھے۔ لیکن داخلہ کی موجودہ رفتار بتا رہی ہے کہ آیندہ دو تین سال ہی میں اس سے کئی گنا طالبات بورڈنگ میں آجائیںگی۔ اسوقت اس مشکل کا حل کسی طرح نہ ہو سکے گا اور سوائے کف افسوس ملنے کے کوئی صورت پیدا نہ ہوگی۔

اس بنا پر اب اور کوئی چارہ نہیں کہ جلد سے جلد زمین کے جسقدر قطعات خریدے جا سکیں وہ خرید لئے جائیں۔ آج وہ قطعات جس قیمت پر ہاتھ آرہے ہیں پھر وہ اس سے بیسیوں گنا قیمت پر بھی میسر نہ آئیں گے۔ یہی سب سے بڑی رکاوٹ تھی جو عمارت شروع کرنے میں سختی سے حائل ہوئی۔ اور انجمن کا یہاں بے مزاحمت رک جانا تقاضائے عقل تھا۔

اللہ والوں سے اپیل:

اب یہ لازمی امر ہے کہ مزید اراضی کی خرید کے لئے بیس ہزار کی رقم ان ہی چند مہینوں میں جلد سے جلد فراہم ہو جائے تاکہ اس منزل کے آغاز میں اور توقف پیش نہ آئے۔ جن بزرگان ملت کی مدرسۃ البنات کے اہم مقاصد پر نظر ہے اور وہ اس کی تعمیر عمارت میں مالی حصہ لے کر اس کی اعانت اور خدائے دو جہاں کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت بابرکت میں التماس ہے کہ

وہ صدقہ جاریہ جو زمین کی صورت میں ہو وہ عمارت سے زیادہ دیر تک بلکہ قیامت تک رہنے والا ہے۔ عمارت کی میعاد زندگی پھر محدود ہے۔ لیکن زمین کا قطعہ نہ ٹوٹتا ہے نہ اس کے گر جانے کا اندیشہ ہے۔ اسلئے کسی قطعہ زمین کا صدقہ جاریہ زیادہ کار ثواب ہے کہ یہ تاقیام حشر رہیگا انشاء اللہ!

ہمیں امید ہے کہ اللہ کی رضا چاہنے والے مدرسۃ البنات کے لئے قطعات اراضی خریدنے میں جلد تر اعانت فرما کر ایک زیادہ مستقل پائیدار صدقہ جاری کر دینگے تاکہ عمارت جلد شروع کر دی جائے اور طالبات کو مدرسہ میں جگہ کی تنگی سے جو ناقابل برداشت تکالیف ہو رہی ہیں ان کا بہ عجلت ازالہ ہو سکے۔

زکوٰۃ کے مصرف کی ایک بہترین مد:

ہم پچھلے نمبر میں اہل ثروت کی توجہ اس امر کی طرف دلا چکے ہیں کہ قوم کی کتنی ایسی ہونہار اور ذہین بچیاں ہیں جن کے ذہنی اور قلبی جوہر محض اسلئے فنا ہو رہے ہیں کہ انھیں تعلیمی سامان مہیا نہیں۔ بعض دارالاقامہ کے اخراجات ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ بعض کتابیں خریدنے سے بھی معذور ہیں۔ بعض ذکی اور فہیم بچیاں ایسی ہیں جو یتیم ہیں اور نادار بھی۔ اور وہ تعلیمی سلسلے میں ایک حبہ خرچ کرنا تو درکنار معمولی نان و نفقہ کے لئے ترس رہی ہیں۔ اس طرح یہ دبی ہوئی قوتیں جو صحیح تعلیم و تربیت حاصل کر کے ملت اسلامیہ کیلئے موجب خیر اور باعث برکت ہو سکتی ہیں، آج اہل استطاعت کی بے توجہی اور غفلت کی نذر ہو رہی ہیں۔ حالانکہ انکی ذرا سی التفات ایک بڑے قومی نقصان کو یوں روک سکتی ہے کہ وہ اپنی زکوٰۃ کا ایک حصہ اس مد میں صرف کریں۔ ہم اپنی ذی استطاعت بہنوں اور بھائیوں سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اس امر کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنی زکوٰۃ کا ایک حصہ اس مصرف میں لائینگے اور اللہ سے جزائے جمیل کے مستحق ہوں گے۔

زہرہ بتول مرحوم:

علمی حلقے میں یہ خبر رنج و اندوہ سے سنی جائیگی کہ لاہور کے زنانہ ماہنامہ سہیلی کی مدیرہ محترمہ زہرہ بتول صاحبہ چند روز ہوئے اس جہان فانی سے رحلت فرما گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ ایک پاکیزہ طینت اور باہمت خاتون تھیں۔ انھوں نے رسالہ سہیلی کو اب تک جن روح فرسا، صبر آزما اور مایوس کن حالات میں جاری رکھا۔ وہ ہزار تحسین کے قابل ہے۔ تعلیمیافتہ خواتین کے محدود علمی طبقے میں کسی زنانہ رسالے کا اجرا جس عزم استقلال کا طالب ہے وہ کسی زنانہ جریدے کے کارکن ہی خوب جانتے ہیں۔ مرحومہ نے اپنی زندگی بھر اس علمی مشن کو جاری رکھکر عورت کے عزم اور اس کی سعی کی ایک مثال قائم کر دی ہے اور جنس لطیف کے علمی ذوق کی افزائش میں قابل تعریف حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اس علمی خدمت کے صلے میں اپنی بخشش و رحمت سے سرفراز فرمائے اور انکے لگائے ہوئے پودے کو سرسبز و شاداب رکھے۔ اس صدمۂ جانکاہ میں ہمیں مرحومہ کے محترم شوہر مولوی عبدالرحمٰن صاحب اور ان کے معزز بھائی اور دوسرے پسماندوں سے دلی ہمدردی ہے۔ خدا انھیں صبر جمیل عطا فرمائے۔

مدرسۃ البنات کی ایک محسنہ کا انتقال:

ہم یہ الفاظ جذبۂ الم کے عالم میں لکھتے ہیں کہ جناب محترمہ بی بی جندو صاحبہ جو شہر جالندھر کے معزز رئیس میاں عبدالمجید صاحب کی والدہ تھیں۔ گذشتہ مہینے رحلت فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ ایک نہایت پاکیزہ منش خاتون تھیں اور پرانے زمانے کی مومنات کی ایک مثال تھیں۔ ارکان اسلام کی پوری پابند تھیں۔ اللہ نے حج بھی نصیب کیا تھا۔ سخاوت میں خاص طور پر مشہور تھیں۔ اور یہ صفت اللہ والوں کی خاص نشانی ہے۔ مدرسۃ البنات بھی ہمیشہ سے ان کی عنایات کا مرجع رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

میاں عبدالمجید صاحب ممدوح بھی مدرسہ کے معاونین میں سے ہیں الحمد للہ! خدا ان کو ان کی والدہ مرحومہ کے نقش قدم پر چلنے کی اور زیادہ توفیق ارزانی کرے۔

محسنین مدرسہ سے ایک التماس:

جو اہل کرم انجمن مدرسۃ البنات کی اعانت فرماتے ہوئے رقوم عطیات بذریعہ منی آرڈر روانہ فرماتے ہیں، وہ اکثر اوقات کوپن پر اپنا نام اور پتہ نہیں لکھتے صرف اوپر کے اندراجات کر دیتے ہیں اور بعض اوقات اہل دفتر کے سہو سے ان کا پتہ کوپن پر نقل کرنا رہ جاتا ہے۔ اس صورت میں وہ روپیہ بامانت جمع رہتا ہے۔ مگر معطی صاحبان کا اعلان نام نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اس مہینے بھی دو روپے کی ایک رقم اسی قسم کی بامانت پڑی ہے۔ جن حضرات نے یہ رقم بھیجی ہے اور ان کا نام فہرست میں اس مرتبہ درج نہیں ہوا۔ وہ از راہ کرم اطلاع بخش کر ممنون فرمائیں۔

مدرسۃ البنات (ماہ مئی میں)

مدرسہ آجکل محلہ سراج گنج کی پانچ عظیم الشان عمارتوں میں پھیلا ہوا ہے لیکن عمارات مذکورہ باوجود اپنی تمام وسعتوں کے چلا چلا کر اپنے مکینوں کے سامنے اپنی تنگ دامانی کا عذر پیش کر رہی ہیں۔ اب آس پاس کوئی ایسی عمارت نظر نہیں آتی جس کو حاصل کر کے موجودہ مشکلات میں تخفیف پیدا کی جا سکے۔

طالبات مدرسہ کی مدرسہ کیساتھ دلبستگی وہمدردی:

مدرسۃ البنات کی وہ طالبات جو ہر سال فارغ التحصیل ہوتی ہیں انکے لئے مدرسہ کی جدائی ایسی ہی ہے جیسے روح کی جدائی جسم سے۔ لہٰذا ہر سال ان میں اکثر تعلیم سے فارغ ہوتے ہی اپنے مدرسہ میں ہفتوں۔ مہینوں بلا کسی ادنیٰ معاوضہ کے معلمی کے فرائض انجام دیتی رہی ہیں۔ امسال بھی مندرجہ ذیل عزیزات نے بالکل مفت اپنی خدمات پیش کر رکھی ہیں:-

محترمہ صاحب جان صاحبہ۔ محترمہ ممتاز خانم صاحبہ۔ محترمہ کنیز زہرا صاحبہ۔ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ۔ محترمہ سفینہ صاحبہ۔

مدرسہ میں اکثر و بیشتر وہی معلمات کام کر رہی ہیں جو مدرسہ سے فارغ التحصیل ہیں اور سب کی سب سوائے قوت لایموت

کے کسی زیادتی کی طمع نہیں رکھتیں۔ اس سلسلہ میں محترمہ ہمراز خانم صاحبہ و عزیزہ بشریٰ خانم صاحبہ معلمات مدرسۃ البنات کی خدمات خصوصیت سے قابل ذکر ہیں جو علاوہ معلمی کی خدمات کے اپنے چوبیس گھنٹے دار الاقامہ کے انتظام و انصرام میں صرف کر رہی ہیں جزاھن اللہ خیر الجزا۔

محفل میلاد: مورخہ ۱۲ مئی کو بوقت شب محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد الرشید صاحب عباسی سول ہسپتال جالندھر، نے صرف بورڈر طالبات کے لئے (جو کہیں آجا نہیں سکتیں) احاطہ مدرسہ میں اعلیٰ پیمانہ پر محفل میلاد کا انتظام کیا۔ جس میں علاوہ مدرسہ اور دار الاقامہ کی طالبات کے معلمات مدرسہ اور دیگر معززات شہر نے بھی شمولیت فرمائی۔ محترمہ موصوفہ نے تمام حاضرات محفل کی مٹھائی کے ساتھ تواضع کی اور یہ مبارک اجتماع رات کے دو بجے متفرق ہو گیا۔ طالبات و معلمات محترمہ موصوفہ کی اس قدر افزائی کا دلی شکریہ ادا کرتی ہیں اور دعائے خیر سے یاد کرتی ہیں۔

امداد نادار طالبات: اس سلسلہ میں محترمہ والدہ صاحبہ آذر صاحب مسز خانصاحب محمد الٰہی وزیر آباد نے اپنی نوجوان بچی امۃ اللہ جان مرحومہ کے ایصال ثواب کی غرض سے مندرجہ ذیل پارچات اور مبلغ چھ روپے کی رقم ارسال فرمائی:۔

قمیص ۴ عدد۔ دوپٹہ ۸ عدد۔ پاجامہ ۵ عدد۔ جراب ۴ جوڑا۔ پراندہ ۴ جوڑا۔ کلپ ۸ سوئیاں۔ جوتا ایک جوڑا۔ برقعہ۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور اعزا کو صبر کی توفیق بخشے۔

مسز اے۔ قاضی صاحبہ (کوئٹہ) نے اپنے صاحبزادہ کے انسپکٹر پولیس (بلوچستان) ہونے کی خوشی میں ان کی پہلی تنخواہ میں مبلغ ۵؎ روپیہ مدرسۃ البنات کے عمارت فنڈ میں ارسال فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو اپنے بیٹے کی اور خوشیاں دیکھنی نصیب کرے

حمیرا

اللہ کی مدد کرنے والے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں "مسلمہ" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہو گئے:۔

محترمہ بیگم سید شعیب صاحبہ لکھنوی سنبھل یو۔ پی	۱	جناب امام الدین صاحب بھیرہ	۱
(ماہ اپریل کے پرچہ میں سہواً درج نہیں ہو سکا)		محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد ابراہیم خانصاحب۔ علیگڑھ	۲
حضرت مولانا عبد القیوم صاحب ندوی۔ پوپنہ	۱	محترمہ بیگم صاحبہ شیخ عبد المجید صاحب۔ موہانی سرائے۔ سہارنپور	۱
خانصاحب عبد الرشید خاں صاحب۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز گجرات	۲	محترمہ رضیہ صفیہ صاحبہ بنت بابو عبد الرحیم صاحب۔ اوورسیر مدوکی	۱
قاضی خادم حسین صاحب محکمہ ریلوے۔ دہلی	۱	محترمہ محمودہ احمد دین صاحبہ۔ لاہور	۱

محترمہ تسنیم صدیق الدین صاحبہ ریاست پاٹودی ۱
محترمہ منیر فاطمہ صاحبہ متعلمہ جماعت نہم مدرسۃ البنات جالندھر ۱
جناب محمد زمان صاحب۔ راولپنڈی ۱
جناب مقبول احمد صاحب گورنمنٹ پنشنر۔ لدھیانہ ۲
جناب مولوی غلام رسول صاحب پٹی سوگیان ضلع ڈیرہ غازیخاں ۱
ڈاکٹر محمد رمضان صاحب سب اسسٹنٹ سرجن علی زئی ۱
جناب محمد حضرت الدین صاحب افریقہ ۱
محترمہ آنسہ حمیدہ بنت ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب سلیمی شیخوپورہ ۱
جناب ممتاز علی صاحب گجرات ۱
جناب ڈاکٹر ولی محمد جالندھر ۱

اللہ کو قرض حسنہ

عطیات ماہ مئی ۱۹۳۸ء

محترمہ محمودہ سلطانہ آنسہ میر محمد جہاں صاحب۔ گوجرانوالہ ۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ مولوی علی محمد صاحب موضع بالوکی (قیمت کھال) ۱/-/-
محترمہ حسن بی بی صاحبہ ہیڈ مسٹرس زنانہ اردو سکول جہت پور ۱/-/-
جناب مستری نور الدین صاحب لوکو موٹر ڈرائیور افریقہ ۲/-/-
جناب منیجر صاحب جنرل برقی پریس -/۱۰/-
جناب بابو نتھے خاں صاحب موضع نصران (قیمت کھال عقیقہ) ۱/-/-
بتوسط محترمہ رشیدہ خانم صاحبہ معلمہ برانچ مدرسۃ البنات محلہ قرار خاں (قیمت کھال) ۱/-/-
صاحبزادہ محمد معراج الدین صاحب شامی (موعودہ جلسہ سالانہ) ۵/-/-
منجانب شملہ انڈسٹریل کوآپریٹو سوسائٹیز۔ پنجاب (بتوسط خانصاحب عبدالرشید خاں انسپکٹر انڈسٹریل کوآپریٹو سوسائٹیز) ۱۰/۸/-
جناب خان نیاز محمد خانصاحب اکونٹنٹ دفتر ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت) ۱۵/-/-
جناب خان محمد عالم خانصاحب سب انسپکٹر پولیس دوراہہ ۲۵/-/-
محترمہ بنت خان عبدالقیوم احمد خانصاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کیمل پور بخوشی کامیابی ہمشیرہ خورد در امتحان ۵/-/-
محترم جناب خان جلال الدین خانصاحب سیکرٹری مسلم ایسوسی ایشن کیمل پور (برائے امداد یتیم طالبات) ۲۵/-/-
" جناب مراد بخش صاحب ماسٹر ٹیلر۔ کے۔ ایس۔ ایل۔ آئی کراچی ۱/-/-
" " محمد اقبال صاحب سٹور کیپر ناردرن انڈیا الیکٹرک سپلائی کمپنی۔ خانیوال ۲/-/-
طالبات مدرسۃ البنات بذریعہ حافظہ زبیدہ خاتون (صندوقچی) ۱۱/-/-

بذریعہ محترمہ حسینہ بیگم صاحبہ از ٹھسکہ میرانجی

اہلیہ محترمہ چوہدری احمد علی خانصاحب ذیلدار ٹھسکہ میرانجی ۱۰/-/-
" " " حاجی مولوی عالم علی خانصاحب " " ۱/-/-
محترمہ دختر چوہدری محمد محمود علی خانصاحب انسپکٹر پولیس ٹھسکہ میرانجی (برائے شیرینی طالبات) ۱/-/-

محترمہ والدہ رقیہ بیگم و رابعہ بصری متعلمات مدرسۃ البنات ۵/-/-
" زاہدہ بنت شیخ محمد شریف صاحب وکیل (بخوشی کامیابی خود) ۱/-/-
" محمودہ بیگم صاحبہ دختر نصیر الدین صاحب جید۔ الوان جید گوجرانوالہ ۲/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ جناب بشیر احمد صاحب انسپکٹر آف ورکس نور محل ۵/-/-

محترم جناب ڈاکٹر عبد العزیز صاحب میڈیکل آفیسر کابل
افغانستان (بردرخواست دختر خود
سعادت سلطان جہاں بیگم صاحبہ) ۲۵/-/-

میزان کل ۱۸۷/۱۵/۹

تعمیر فنڈ ماہ مئی ۱۹۳۸ء

محترمہ بیگم صاحبہ جناب رانا بختیار محمد خانصاحب لفٹننٹ پٹیالہ ۲۰/-/-

" امینہ بیگم صاحبہ معرفت مسٹر سردار خانصاحب
سب انسپکٹر پولیس بڑاگھر ۱۰/-/-

بذریعہ وفد

محترم جناب راجہ عنایت اللہ خانصاحب رئیس لاہور ۱۰/-/-

" " حاجی نظام الدین صاحب رئیس " ۲۵/-/-

" میاں محمد بشیر صاحب بیرسٹر ایٹ لاء " ۲۵/-/-

" خانبہادر سردار مغل باز خانصاحب ممبر پبلک سروس کمیشن ۱۱/-/-

" ملک برکت علی صاحب ایم۔ ایل۔ اے۔ لاہور ۵۰/-/-

" سید امجد علی صاحب رئیس اعظم " ۱۵/-/-

" خانبہادر خان سعادت علی خانصاحب رئیس اعظم " ۲۵/-/-

" شیخ ایم۔ ڈی صاحب ڈپٹی ایجنٹ این ڈبلیو۔ آر " ۲۰/-/-

" مولوی غلام محی الدین خانصاحب ایڈوکیٹ " ۲۰/-/-

" سید محسن شاہ صاحب ایڈوکیٹ " ۵/-/-

" مسٹر محمد الدین خانصاحب ایڈوکیٹ " ۱/-/۰

" خانبہادر خانصاحب شیخ محمد نقی صاحب رئیس " ۲۵/-/-

" ڈاکٹر کے۔ ایل حمید صاحب ہیلتھ آفیسر " ۵/-/-

محترم خانصاحب شیخ محمد امین صاحب بیرسٹر ایٹ لاء لاہور ۱۰/-/-

میزان کل ۲۷۷/-/-

زکوٰۃ فنڈ ماہ مئی ۱۹۳۸ء

محترمہ جناب دولت خانم صاحبہ ملتان شہر
(بذریعہ محترمہ فہمیدہ اکبر انصاریہ) ۵/-/-

بذریعہ محترمہ حسینہ بیگم صاحبہ از ٹھسکہ میرانجی

اہلیہ محترمہ چوہدری محمد محمود علی خانصاحب سب انسپکٹر پولیس
ٹھسکہ میرانجی ۱۰/-/-

محترم جناب چوہدری حاجی عبد العزیز خانصاحب رئیس ٹھسکہ میرانجی ۵/-/-

محترمہ دختر چوہدری محمد محمود علی خانصاحب سب انسپکٹر پولیس
ٹھسکہ میرانجی ۹/-/-

محترم جناب مقبول احمد صاحب گورنمنٹ پنشنر لدھیانہ ۵/-/-

میزان ۳۴/-/-

وظائف فنڈ ماہ مئی ۱۹۳۸ء

محترم ایف ایم شیفتہ صاحب سیکرٹری انجمن اسلامیہ شملہ
(بیگم شیفتہ سکالرشپ از جنوری تا دسمبر ۱۹۳۸ء) ۲۴/-/-

محترمہ مس مریم یوسف علی صاحبہ میسور سٹی
(حمیدہ بی بی و زینب بی بی سکالرشپ) ۱۰/-/-

میزان ۳۴/-/-

نور الدین بٹ جنرل سیکرٹری انجمن مدرسۃ البنات

جالندھر شہر۔ پنجاب

عالیجناب ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب ایم اے پی ایچ ڈی شیخ الجامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کی

رائے گرامی

مدرسۃ البنات کے متعلق

میں نے نواب صدر یار جنگ بہادر مولوی حبیب الرحمٰن خان صاحب کے ساتھ مدرسۃ البنات جالندھر کو دیکھا تھا۔ مجھے اس مدرسہ کی تعلیم، تربیت اور انتظام بہت پسند آیا۔ میں بلا شبہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ مدرسہ جس نہج پر چل رہا ہے وہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے سارے ہندوستان میں منفرد ہے۔ اسی قسم کے مدرسے مسلمانوں کی خوش بختی کا باعث ہو سکتے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ اس کی راہ میں اگر کوئی رکاوٹ نہ پیش آئی تو یہ مدرسہ بہت ترقی کرے گا۔

ذاکر حسین ایم۔ اے، پی ایچ۔ ڈی،

شیخ الجامعہ

معزز روزنامہ "احسان" کا تازہ شذرہ

(مندرجہ ۳ر جون ۱۹۳۸ء)

مدرسۃ البنات جالندھر

اس نام سے ایک زنانہ مدرسہ عرصہ سے جالندھر شہر میں جاری ہے جس کے حسن انتظام اور بلندئ نصاب کا یہ عالم ہے۔ کہ ہندوستان کے ہر گوشے سے طالبات یہاں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتی ہیں۔ اور امراء دور دراز سے اپنی بچیوں کو یہاں بھیجتے ہیں جس کے باعث مدرسہ کے منتظمین عمارت کو وسیع کرنے کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ لیکن مدرسہ کی مالی حالت ایسی نہیں کہ بیرونی امداد کے بغیر یہ کام سر انجام دیا جا سکے۔ اس لئے ہم صاحب ثروت مسلمانوں سے اور خصوصاً ان امراء سے جن کی بچیاں اس مدرسہ میں تعلیم پاتی ہیں۔ پُر زور سفارش کرتے ہیں۔ کہ وہ مدرسہ کی توسیع میں منتظمین کی ٹھوس اعانت فرمائیں۔

مدرسۃ البنات کے لئے ایک مشکل یہ ہے کہ وہ حکومت سے گرانٹ حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کا نصاب ان مدرسوں سے

بالکل مختلف اور بلند تر ہے۔ جو سرکاری یا امدادی مدارس کے لئے مقرر ہے۔ گرانٹ حاصل کرنے کی صرف ایک ہی ترکیب ہے کہ منتظمین مدرسہ موجودہ نصاب تعلیم کو ترک کر کے وہ نصاب رائج کریں جو مدرسہ کو قانونی طور سے سرکاری گرانٹ کا مستحق قرار دیدے۔ لیکن ظاہر ہے کہ نصاب کو ہلکا کرنے سے مدرسہ کی وہ خصوصیت قائم نہیں رہ سکتی جس کے لئے اس کی شہرت ملک بھر میں پھیل چکی ہے اور جس کے باعث وہ دیگر زنانہ مدارس سے ممتاز و موقر سمجھا جاتا ہے۔ بہرحال مدرسہ کی عظمت اور اس کی تعلیمی خدمت ایسی نہیں کہ حکومت اسے بالکل نظرانداز کر دے۔ لہٰذا ارباب حکومت سے بھی درخواست ہے کہ اگر وہ اس مدرسہ کو گرانٹ نہیں دے سکتے۔ تو کم از کم اتنا ضرور کریں کہ کوئی معقول رقم بطور عطیہ منظور کریں۔ جس سے مدرسہ کی عمارت کے وسیع کرنے میں کافی مدد مل سکے۔ مدرسۃ البنات جیسی بلند پایہ زنانہ درسگاہ سے بالکل بے اعتنائی برتنا حکومت کی معارف پروری اور قدر شناسی کے منافی ہوگا۔" (روزنامہ "احسان" ۳ جون ۳۶ء)

مدرستہ البنات جالندھر

(از مولٰنا غلام نبی صاحب انصاری مدیر "اسلام" لاہور)

مدرستہ البنات جالندھر زیر قیادت مولانا عبد الحق صاحب عباس بہت دنوں سے جاری ہے۔ اس میں دور دراز مقامات سے مسلمانوں کی لڑکیاں داخل ہو کر عربی۔ فارسی اردو کسی قدر انگریزی کی بھی تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء کو میں نے مدرسہ کا معائنہ کیا۔ اور میرے معائنہ کرنے کی اصل وجہ یہ تھی کہ میں بھی اپنی پنجسالہ بچی کو مدرسہ ہذا میں داخل کرانا چاہتا تھا۔ چنانچہ جس دن اس عاجز نے مدرسہ کا معائنہ کیا۔ تو کوئٹہ سے ایک قاضی صاحب اپنی لڑکی کو داخل کرانے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ معائنہ کے وقت وہ بھی میرے ہمراہ ہو لئے۔ چنانچہ میں اور قاضی صاحب مولٰنا موصوف کی معیت میں ساڑھے دس بجے مدرسہ ہذا میں داخل ہوئے۔ پہلے طالبات کے بورڈنگ ہاؤس کو دیکھا۔ طالبات کی چھوٹی چھوٹی چارپائیاں نہایت قرینے سے بچھی ہوئی تھیں۔ اور ہر ایک بستر پر سفید چادریں موجود تھیں۔ میں نے مولٰنا صاحب سے پوچھا کہ یہ چارپائیاں چھوٹی چھوٹی کیوں ہیں؟ مولٰنا صاحب نے جواب میں فرمایا کہ ہمارے پاس جگہ کافی نہیں اسلئے چھوٹی چھوٹی چارپائیاں طالبات کے قد کے مطابق فراہم کی گئی ہیں۔ اور ساتھ ہی آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ بورڈنگ ہاؤس کی گنجائش سے زیادہ طالبات کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ بلکہ ہم دفتر کا کمرہ بھی اسکے لئے خالی کرنے والے ہیں۔ اسکے بعد مولٰنا صاحب نے پہلی جماعت کے کمرے سے لیکر چھٹی جماعت کے کمرے تک مدرسہ دکھایا۔ چھٹی جماعت کی طالبات چونکہ زیادہ عمر کی تھیں۔ اسلئے وہ پردہ میں ہو گئیں۔ باقی تمام طالبات کو ایک ہی لباس میں ملبوس پایا۔ ہر ایک کا نیلا پائجامہ۔ نیلا کرتا

تھا۔ شاید دوپٹے میں کوئی تمیاز نہ تھا۔ طالبات کی یہ یونیفارم نہایت اچھی اور دیدہ زیب تھی۔ اسکے بعد مولانا صاحب ہمیں اپنے دفتر کے کمرے میں لائے۔ جہاں ایک طرف کھڑکی کے سامنے جس پر پردہ لگا ہوا تھا۔ میں اور قاضی صاحب مولانا صاحب کے ساتھ بیٹھ گئے۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ آپ جس جماعت کی طالبات کا امتحان لینا چاہتے ہیں۔ وہ طالبات معہ اپنے کورس کی کتابوں کے آسکتی ہیں۔ میں نے کہا کہ چھٹی جماعت کی طالبات کا کورس دکھایا جائے۔ میں اسی جماعت کی طالبات سے پہلے کچھ سننا چاہتا ہوں۔ چنانچہ چھٹی جماعت کے کورس کی کتب میرے سامنے رکھدی گئیں جن پر سب سے پہلے میں نے قرآن پاک کے پندرھویں سیپارے سے سورۂ کہف کی چند آیات معہ ترجمہ کے باری باری سے چند طالبات سے سنیں۔ جس کو انھوں نے نہایت سلیقہ سے پڑھا اور ترجمہ کیا۔ اسکے بعد حدیث کی کتاب سے چند حدیثیں معہ ترجمہ سنیں۔ میں نے اندازہ لگایا کہ اگر یہ طالبات مولوی فاضل کا امتحان دینا چاہیں۔ تو بخوبی کامیاب ہوسکتی ہیں پھر میں نے اردو کی کتاب مصنفہ سید محمود علی صاحب سابق پروفیسر رندھیر کالج کپورتھلہ، کو سنا۔ جو اسقدر مشکل تھی کہ اگر کسی آجکل کے بی۔ اے سے پڑھائی جائے تو وہ بمشکل اسے پڑھ سکے گا۔ اور اس کا صحیح مطلب پیش کرسکیگا۔ اسی طرح سے میں نے انگریزی کی کتاب سے چند مقامات کو سنا۔ جو انھیں بخوبی یاد تھے۔

اس کے بعد میں نے مولانا صاحب سے چوتھی جماعت کی طالبات سے کچھ سننے کی درخواست کی۔ چنانچہ تھوڑی سی دیر میں ۱۲ کے قریب چوتھی جماعت کی طالبات اپنے بستے اٹھائے آگئیں سب سے پہلے ایک لڑکی نے اردو میں ایک درد انگیز نظم پڑھی۔ جس کا عنوان "زلزلہ زدگان کوئٹہ" تھا۔ محترم قاضی صاحب جو کوئٹہ سے اپنی بچی کو لائے ہوئے تھے۔ اس سے اس قدر متاثر ہوئے کہ لڑکی نظم کو پڑھتی جاتی تھی۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: جسوقت مجھے کوئٹہ کے زلزلہ کا نظارہ یاد آتا ہے۔ تو میری روح کانپ اٹھتی ہے۔ میں اور میری بیوی اور لڑکیاں تمام ملبہ کے نیچے آگئے تھے۔ فوجی سپاہیوں نے ہمیں بڑی مشکل سے اس سے نکالا۔ میری بڑی لڑکی جو اسوقت لکھنؤ میں تعلیم حاصل کرتی ہے۔ وہ بالکل بے لباس ہوگئی تھی۔ میں نے اپنا پھٹا ہوا کرتا اسکو دیا۔ میری بیوی کے سر میں ایسی چوٹ آئی ہے کہ اب تک اسے ہر دس دن کے بعد دورہ آتا ہے اور سر میں اس قدر درد ہوتا ہے کہ کیا بیان کردں۔ میرے منہ کے دونو طرف ایک گہرا زخم آگیا تھا۔ چنانچہ قاضی صاحب کے نچلے ہونٹ کے دونوں طرف ایک لمبی سی لکیر تھی۔ غرضیکہ قاضی صاحب نظم سے ازحد متاثر ہوئے اور فرماتے تھے کہ جب میں اس نظارہ کو یاد کرتا ہوں۔ قیامت یاد آجاتی ہے کہ شاید قیامت بھی اسی طرح آئیگی۔

لڑکی کے نظم پڑھنے کے بعد میں نے ان کے کورس کی کتابیں لیں۔ پہلے ان سے قرآن عزیز سے سورۂ یوسف کی آیات معہ ترجمہ کے باری باری سنیں۔ پھر حدیث کی کتاب سے چند حدیثیں معہ ترجمہ کے سنیں۔ پھر اردو کی کتاب مصنفہ جناب پروفیسر محمود علی صاحب سنی۔ جسکو ابھی میں نے چھٹی جماعت کی طالبات سے سنا تھا۔ چنانچہ ان کے مقررہ نصاب سے کئی جگہ سے کئی طالبات سے سنا۔ میں اس معائنہ سے اس قدر حیران ہوا اور خیال کیا کہ واقعی دین کی خدمت کیلئے اللہ کریم جسکو چاہتا ہے مقرر کردیتا ہے۔ مولانا صاحب کو بھی اللہ کریم نے لڑکیوں کی تعلیم

کے لئے مقرر کیا ہے۔

چھٹی اور چوتھی جماعت کی طالبات کے معائنہ کے بعد مولانا صاحب ہمیں مدرسہ کے صحن میں لائے۔ جہاں تمام مدرسہ کی نابالغ طالبات سوائے چھٹی جماعت کی طالبات کے دو رویہ ایستادہ تھیں۔ درمیان میں ایک لمبی رسی جس کا ایک سرا ایک لڑکی نے دوسرا سرا دوسری لڑکی نے پکڑا ہوا تھا۔ وہ عربی میں اشعار پڑھتی تھی۔ باقی کی تمام لڑکیاں اسی شعر کو دہراتی تھیں۔ باری باری رسی پھاندتی تھیں۔ اور عربی کے شعر کا پہلا بند بھی رسی کے پھاندنے پر تھا کہ "فوق الحبلی۔ فوق الحبلی" یعنی رسی سے پھاندو رسی سے پھاندو۔ پھر اسکے بعد لڑکیوں نے سماؤ کی فرقہ بندی کی۔ و پھر عربی میں اشعار پڑھے جس پر مولانا صاحب نے فرمایا کہ یہ اشعار آپ کی تحریک تجدید عود کے لئے نہایت موزوں ہیں۔ جس پر میں بہت خوش ہوا۔ کہ جب چھوٹی عمر کی لڑکیوں کو مسلمان بننے کی تعلیم دی جاتی ہے تو یہ بڑی ہو کر مسلم قوم کی صحیح رہنمائی کرنے والی ہو سکتی ہیں۔

پس مدرسۃ البنات کی عربی اور فارسی کی تعلیم اور پھر ان کی دینی ..... اسلامی تعلیم ثابت کرتی ہے کہ مدرسہ ہذا کی فارغ التحصیل طالبات اپنے بچوں کی بہتر مائیں بن سکتی ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ مدیر موصوف کی عمر اللہ کریم بہت لمبی کرے تاکہ مولانا موصوف کا لگایا ہوا یہ پودا بہت جلدی سر سبز ہو۔

مولانا صاحب موجودہ زمانے کے لڑکیوں کی تعلیم کے ہندستان میں پہلے مجدد ہیں۔ ایک وقت تھا کہ قوم کے جاہل ملاؤں نے لڑکیوں کی تعلیم کے خلاف فتوے جاری کر رکھے تھے کہ جو مسلمان اپنی لڑکیوں کو لکھنا پڑھنا سکھائے گا۔ وہ کافر ہے۔ آج مولانا صاحب نے مسلمان بچیوں کو زیور علم سے آراستہ کرنے کے لئے ایک بڑا جہاد کیا ہے۔ ورخاص مدرسۃ البنات کی لڑکیوں کو دیکھکر بے اختیار دل چاہتا ہے کہ قوم اپنی لڑکیوں کو مدرسۃ البنات میں تعلیم دلائے۔

(نیتر اعظم ۱۴ مارچ ۱۹۳۹ء)

عورتوں پر تربیت اطفال کی ذمہ داری

(حضرت مولانا عبد القیوم ندوی فاضل حدیث لکھنؤ یونیورسٹی)

یہ ایک حقیقت ہے کہ عورت بعض معاملات میں جو کچھ اور جیسا کچھ کر سکتی ہے۔ مرد اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ درحقیقت اقوام عالم کی تربیت کرنے والی اور انکی دماغی اور ذہنی صلاحیتوں کی محافظ اور نگرانی کرنے والی ہے۔ یہ چیز اسکے ہاتھ میں ہے چاہے وہ اپنی تربیت اور تعلیم سے بچہ کو انتہا سے زیادہ شریف، بااخلاق، متقی، پرہیزگار اور اہل علم و فضل بنائے اور چاہے اسے پرلے سرے کا بد اخلاق جاہل اور شریر بنا ڈالے۔ اس چیز کی اہمیت کو جسقدر اسلام نے سمجھا ہے، اتنا کسی مذہب نے نہیں سمجھا اور جسقدر اسلام نے اسکی تاکید کی ہے کسی اور قوم اور کسی اور مذہب میں اسکی مثال نہیں مل سکتی۔ چنانچہ فقہ اور احادیث کے دفتر اسکی تاکید سے

جاسکتے ہیں کہ رضاعت، اور حضانت کے ابواب میں کیا کیا مذکور
اور مسطور ہے۔ مسلمان جبتک کہ مسلمان رہے انھوں نے
اس چیز کو ایسا سمجھ کر دکھایا کہ جسکی نظیر ڈھونڈھنے سے بھی نہیں مل
سکتی۔ یہ مسلمان ماؤں ہی کا جذبہ تھا کہ انھوں نے اپنے بچوں کی
بہترین اسلامی تربیت کیلئے کمر کس لی، علم دین کی خدمت کے
لئے، امام بخاری، رازی اور غزالی جیسے اہل علم اور صاحب کمال
پیدا کئے تھے، تو دوسری طرف ملک اور قوم کی خدمت کے لئے
میدان جنگ میں صلاح الدین ایوبی، ... مامون، بابر اور اورنگزیب
جیسے مرد میدان اور جہانبانی و جہانگیری کا ... پیش کیا تھا۔ علماء
سلف نے فن تربیت پر بڑی بڑی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں اور
اسمیں بتایا ہے کہ تربیت کیا ہے، اور بچہ کی تربیت کس طرح کرنا
چاہئے؟ اسمیں انھوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ کس سن میں بچہ پر کن
امور کی ذمہ داری ڈالنی چاہئے اور لڑکے کی تعلیم اور زجر و
توبیخ کا کیا طریق ہونا چاہئے؟

تاریخ اور سیر کی کتابوں میں مذکور ہے کہ گذشتہ زمانہ میں
مائیں اپنے بچوں کو سوتے وقت نہ کسی جن پری کا قصہ بلکہ کسی بزرگ و صحابی رض کا
واقعہ ضرور سنایا کرتی تھیں اور اس انداز سے سنایا کرتی تھیں کہ وہ
واقعہ بچہ کے دل میں بالکل ہی جم جایا کرتا تھا، جس سے وہ اٹھتے
بیٹھتے سوتے جاگتے متاثر ہوتا اور حتی الامکان اس پر عمل کرنے
کی کوشش کرتا۔ کھیلنے کے لئے بچوں کے اوقات مقرر تھے۔ اسی میں وہ
کھیل سکتے تھے اور اس میں بھی مائیں اس کا خاص لحاظ کرتی تھیں کہ
کھیل ایسا پسند کیا جائے جو مفید ہو اور جس سے بچہ میں عیش
پسندی اور بزدلی کے جذبات نہ پیدا ہونے پائیں، نیز انکے ساتھی
بھی برے اخلاق اور برے عادات سے متصف نہ ہوں، کھیلنے کے
بعد مائیں اپنے بچوں کو دیگر امور کی تعلیم کرتی تھیں اور اس میں اس
کا لحاظ رہتا کہ حضور صلعم نے کس طرح کیا تھا اور کن کن اوقات میں
کون کونسی دعائیں پڑھا کرتے تھے۔ یہ طریقہ اور یہ دعائیں بچوں
کو یاد ہوجایا کرتی تھیں جسکے بعد پھر وہ خود ہی پڑھ لیا کرتے تھے
انکے کھانے اور ناشتہ کا انتظام بھی کردیا جاتا اور اسمیں موسمی
حالات اور مقویات وغیرہ کا خاص طور پر لحاظ کیا جاتا تھا۔

علامہ ابن الحاج اپنے زمانہ کی خواتین کی تربیت کا تذکرہ کرتے
ہوئے لکھتے ہیں کہ "آجکل بچوں کی تربیت جسقدر اہم ہے اور کوئی
چیز نہیں۔ اسی وجہ سے ہماری مسلمان عورتیں اس کا خاص طور پر
لحاظ کرتی ہیں اور اپنا زیادہ وقت اسی میں صرف کرتی ہیں، صبح
صادق سے لیکر بعد عشاء تک وہ اپنے بچوں کو اسلامی اخلاق
اور اسلامی عبادات و معاشرت کی عملی حیثیت سے تعلیم دیتی رہتی
ہیں۔ حتی کہ پاخانہ پیشاب بھی اسلامی ہی طریقہ پر کراتی ہیں، اور
سونا جاگنا بھی اسی طرح پر ہوتا ہے اور سونے میں سمتوں اور کروٹوں
کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اور جب بچہ سوکر اٹھتا ہے تو سب سے
پہلے دعا پڑھا کر کلمہ اور درود کی تاکید کیجاتی ہے۔ پھر غسل وضو کراتی
اور نماز پڑھاتی ہیں اور اسکے بعد دیگر کام کرائے جاتے ہیں۔" علامہ
ممدوح اسکی ذرا تفصیل فرماکر آگے لکھتے ہیں کہ "ہمارے ہاں
کے لڑکوں کو اگر کوئی دیکھے تو نہایت متین سنجیدہ اور خوش
اخلاق پائیگا، راستہ میں چلینگے تو ادھر ادھر دیکھنے کی بجائے
گردن جھکا کے نہایت ادب سے چلینگے، سلام میں پیش قدمی
کرینگے، راستہ میں اگر پتھر پڑے ہونگے، صاف کردینگے، نیز
بلاضرورت شدید راستہ میں کسی سے بات چیت ہرگز نہ کرینگے
نہ زور سے بولینگے اور نہ زور سے ہنسینگے، ان کی چال ڈھال اور

گفتار و کردار میں ایک دلکش متانت اور تہذیب ملکی جسمانی حالت بھی اس قدر بہتر ہے کہ نہایت مضبوط، قوی اور خوبصورت نظر آتے ہیں، اور شجاعت و بہادری کے آثار انکے چہروں سے نظر آتے ہیں" (قاضی ابن الجماعۃ)

علامہ ابن خلدون ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں: "دنیا کے اندر یوں تو بہت سی چیزیں اہم اور ضروری ہیں لیکن بچوں کی صحیح تربیت اور انکی دماغی اور ذہنی صلاحیتوں کی حفاظت جیسی ضروری ہے اور کوئی نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ مسلمان عورت دن رات اس چیز میں منہمک اور مشغول رہا کرتی ہے، وہ اپنے بچہ کو اسلئے نہیں پالتی ہے کہ وہ اس کا لخت جگر اور نور نظر ہے اور اسکے بطن سے نکلا ہے، یا آگے بڑھکر وہ بڑھاپے میں انکے کام آئیگا، بلکہ انکی تربیت اور انکی محنت و مشقت کا مقصد صرف یہ ہوا کرتا ہے کہ یہ قوم کی امانت ہے اور اسکو ایسا کچھ کرکے قوم کو سپرد کرنا ہے کہ وہ قوم اور ملک کی صحیح خدمت اور رہنمائی کی خدمت انجام دے سکے۔ انکے مدنظر اپنے آرام اور آسائش سے زیادہ قوم اور ملک کا آرام اور آسائش ہے، یہی وجہ اور صرف یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہاں کے بچوں کا اگر دیگر اقوام سے مقابلہ کیا جائے تو بجز زمین اور آسمان کا فرق نظر آئیگا۔"

.... (ابن خلدون)

اسی طرح علامہ شیرازی ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ "ماؤں کو بچوں کی تربیت میں سب سے پہلے یہ لحاظ رکھنا چاہئے کہ یہ بچے اپنے نہیں بلکہ قوم کے ہیں۔ اگر انکے اندر کسی قسم کی خرابی آ گئی تو یہ قوم کے ساتھ انتہائی بے ایمانی اور غداری ہوئی اور ایسی خیانت ہوئی کہ اس کا کوئی بدلہ ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ بچہ کو شروع ہی سے عقائد، عبادات، اخلاق حسن معاشرت، حسن عمل اور حسن سلوک کا ایسا مجموعہ بنایا جائے کہ وقت پر اس سے انھیں صفات حسنہ کا ظہور ہو، اور وہ اپنی قوم کا سچا رہنما اور حقیقی نجات دہندہ ثابت ہو...... الخ"۔ (کتاب الاصلاح)

حضرت امام غزالی فرماتے ہیں: "ماں کی گود بچہ کے لئے ابتدائی مکتب ہے۔ اگر مکتب میں اسکی بہترین تربیت ہوئی تو آخر تک اسکی اسی طرح پر تعلیم اور تربیت ہوتی رہیگی اور اگر خدانخواستہ شروع ہی میں بری صحبت یا تربیت ہوئی تو بہت مشکل ہے کہ پھر آئندہ اسکی اصلاح ہو سکے"۔ (مقالات غزالی)

اسلام کے مشاہیر علماء کے چند اقوال اسجگہ نقل کردئے گئے ہیں۔ ورنہ اگر کتابوں کا مطالعہ کیا جائے تو اس باب میں بھی وہ پُر اور لبریز نظر آئینگی۔ لیکن اسوقت کتابوں کے مطالعہ سے زیادہ ہمکو عمل کی ضرورت ہے۔ اب ہماری قوم محتاج ہے کہ ہم میں پھر رازی اور غزالی جیسے اہل علم، ابوحنیفہ اور شافعی جیسے اہل عقل، صلاح الدین اور ہارون جیسے سیاستدان اور حکمران، صدیق اور فاروق جیسے خلیفۃ اللہ نگہبان، اور ابوعبیدہ اور خالد جیسے سپہ سالار پیدا ہوں جو دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کا نقشہ پلٹ دیں اور کفر اور شرک کی تمام علامتوں کو نیست و نابود کرکے ایمان اور توحید کا جھنڈا نصب کریں، اور یہ چیز اسوقت تک ممکن نہیں جبتک کہ مائیں اسلام کی سچی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اپنے بچوں کو اسلام کی سچی تعلیمات سے بہرہ اندوز کریں اور نہ صرف یہ کہ بلکہ ابتدا ہی سے انکو اسقدر مشق کرا دیں کہ اگر بڑے ہو کر وہ ان سے انحراف بھی کرنا چاہیں تو نہ کر سکیں۔ اگر آج تمام مائیں اس بات کا

مضبوط عہد کرلیں کہ ہم اسوقت تک چین سے نہ بیٹھینگے جبتک کہ ہم اپنے بچوں کو صحیح معنوں میں قوم کا رہبر اور رہنمانہ بنالیں، توخدا کی قسم، آن کی آن میں بیڑا پار ہے، اور قوم کی ٹوٹی ہوئی کشتی دیکھتے ہی دیکھتے ساحل مقصود سے ہمکنار ہوئی جاتی ہے، اسکے لئے جہاں مائیں اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، چلتے پھرتے انتظام اور اہتمام کریں ضرورت اور اشد ترین ضرورت ہے کہ مسلمانوں میں باثروت اور بااثر حضرات اپنے مال و دولت اور اپنے اثر و رسوخ سے مدرستہ البنات کے طرز پر جگہ جگہ مدرسے قائم کرائیں۔ جن میں مسلم بچیوں کی صحیح تعلیم اور تربیت ہو سکے، جو بعد میں بہترین مائیں، اور اسلام کی بہترین خواتین ثابت ہوں۔ لڑکوں کے لئے اسلامی طرز کے مدارس کھولے جائیں جہاں پر انکی ذہنی اور دماغی اور جسمانی تربیت ہو سکے۔ نیز گورنمنٹ پر اثر ڈالکر اسکولوں اور کالجوں میں مسلمان بچوں کیلئے اسلامی تعلیم کے ساتھ ہی ساتھ اسلامی تربیت کا بھی انتظام کرائیں۔ تاکہ کالج سے نکلنے کے بعد چند سکے کمانے کے علاوہ قوم اور ملک کی بھی صحیح قیادت اور رہنمائی کے فرائض انجام دے سکیں۔ ہم نے مدتوں غفلتوں اور سہل انگاریوں سے کام لیا اب وقت آگیا ہے کہ کچھ کام کرکے بھی دکھائیں۔ گر اب بھی ہم نے لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم اور صحیح تربیت کا بندوبست کر دیا تو یقیناً بہت بڑا کام کیا کیونکہ آئندہ جو قوم آنے والی ہے وہ یہی کھیلتے اور اچھلتے ہوئے بچے ہیں جن پر مستقبل قریب میں ملک، قوم اور مذہب کی حفاظت اور صحیح رہنمائی کی ذمہ داری ہوگی پس اگر ابھی سے ان کے اندر قیادت اور رہنمائی کے سچے جوہر پیدا کئے گئے تو یقیناً قوم کے بچے امام اور قائد ثابت ہوں گے ورنہ پھر نتیجہ ظاہر ہے !!

اعلیٰ تعلیم نسواں

(جناب سید ظہور جالندھری بی اے (ذہنی) دہلی)

اعلیٰ تعلیم نسواں کے خلاف یہ عام اعتراض ہے کہ ہماری لڑکیاں اعلےٰ تعلیم حاصل کرکے خانہ داری کے قابل نہیں رہتیں، اگر خانہ داری سے مراد چولہا جھونکنا اور ہنڈیا پکانا ہے تو شاید یہ اعتراض کسی حد تک صحیح ہو۔ مگر میں یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا آپ اعلےٰ تعلیم کے فوائد کو نظر انداز کرکے صرف روٹی پکانا اور مصالحہ بھوننے کو ترجیح دینگے۔

کھانا پکانا شاید نسوانی طبقہ میں ایک ضروری کام ہے مگر غالب اہم ترین کام نہیں۔ تعلیم سے مقصد قوائے ذہنی کا بہترین استعمال ہے۔ ظاہر ہے کہ کھانا پکانے میں خاص ذہانت اور عقل صرف نہیں کی جاتی۔ گر ہماری عورتیں اپنے فہم و فراست کو اسی کام تک محدود رکھیں تو گویا یہ عقل اور ذہانت کا خون کرنا ہوگا۔ اور اس کے ذمہ دار ہم ہوں گے۔ ہندوستانی بچی کے کان میں یہ بار بار آواز آتی ہے کہ جب تک وہ

ایک باورچی کے تمام کام خوش اسلوبی سے نہیں کر سکتی وہ کبھی ایک کامیاب بیوی نہیں بن سکے گی۔

اعلیٰ تعلیم سے مراد فقط کالجوں کی تعلیم ہی نہیں۔ آپ گھر پر بھی اپنی لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم دے سکتے ہیں۔ مگر عام والدین کو نہ اتنی فرصت اور نہ ان میں اتنی استعداد ہوتی ہے۔ دوسرے استاد گھر پر رکھکر پڑھانے کی شاید ہم میں بہتوں کو مقدرت نہ ہو۔

موجودہ نصاب تعلیم میں اگرچہ بہت سی خامیاں ہیں مگر پھر بھی تعلیم ایک جاہل کو ــــ اگرچہ وہ منہ الحمد ابعوث اور جھاڑو دینے میں ماہر ہی کیوں نہ ہو مگر میں اسے جاہل ہی کہوں گا ــ ہاں! ایک جاہل کو زندگی کی گہرائیوں سے آگاہ بنا سکتی ہے۔ اور خانہ داری سے مطلب باورچیخانہ کا نہیں بلکہ تمام گھر کا انتظام کرنا ہے۔

اعلیٰ تعلیم کا یہ مطلب نہیں کہ ہر گھر میں میاں بیوی کے درمیان بجائے اختلاط کے فلسفہ پر بحث ہو یا اگر کسی بچے کو زکام ہو جائے تو اس کی تعلیم یافتہ ماں لسے پرہیز اور علاج کے مسئلہ پر نہایت مدلل وعظ سنائے یا خاوند کی جرابیں رفو کرنے کی بجائے وہ اسے اقتصادیات پر لیکچر دینا شروع کر دے۔ اعلیٰ تعلیم سے مراد ان نقاص کا "خاموش مطالعہ" کرنا ہے اور اس مطالعہ کے بعد انکا مدبرانہ انسداد کرنا۔ علمی مذاکرات ہماری روحانی تسکین کا باعث ہوتے ہیں۔ مگر ان مباحث کو ہماری روزمرہ زندگی اور ضروریات میں حائل نہیں ہونا چاہئے۔ اور کوئی بھی تعلیم یافتہ لڑکی اپنی ذمہ داریوں کو نظر انداز کرنا پسند نہیں کرتی۔

بعض احباب کہتے ہیں کہ عورتیں پڑھ کے کیا کلرکی کرینگی؟ مگر حضرات کیا آپ تعلیم کو فقط روٹی کمانے کا آلہ ہی سمجھتے ہیں۔ کیا آپ اسے ایک دماغی زیور، ایک خانگی زینت اور روحانی سرور تصور نہیں کر سکتے؟ کیا مذاقِ سلیم اور شائستگی آپکے نزدیک بیہودہ چیزیں ہیں کیا آپ بیوی میں صرف غلامانہ صفات ہی دیکھنا پسند کرتے ہیں؟ بیوی آپ کے انتظار میں کھڑی ہو۔ آپ کے کپڑے دھوئے۔ کھانا پکائے۔ بچے پالے اور ہر وقت آپ کے حکم کی منتظر اور آپکے چہرے کے تغیرات کا جائزہ لیتی رہے اور آپ اس کی خدمات کو ٹھکراتے رہیں ان حالات میں میں ہرگز مشورہ نہ دونگا کہ آپ کسی تعلیم یافتہ سے شادی کریں۔ کیونکہ آپ کو تو ایک فرمانبردار لونڈی کی ضرورت ہے نہ کہ ایک ہمدرد با وفا ساتھی کی۔ یہ خوب یاد رکھئے کہ بچوں کی تربیت، ان کی اخلاقی اور ذہنی نشوونما میں صرف ماں ہی کا حصہ ہے پھر اپنے بچوں کو کیوں نہ ایک سلیقہ شعار تعلیم یافتہ ماں کے سپرد کریں۔ کیا ہم یہ بہتر نہیں سمجھتے کہ ہماری عورتیں میل ملاقات کے وقت بچوں کی بیماریوں، خاوندوں کی عادات اور دوسروں کی غیبت کے علاوہ کسی اور مضمون اور مسئلہ کے متعلق گفتگو کر سکیں۔

خانہ داری کی آڑ میں اعلیٰ تعلیم نسواں کو پانی پی پی کر کوسنے والے کاش یہ جان سکتے کہ وہ صرف طبقہ نسواں کو نہیں بلکہ قوم۔ ملک۔ سوسائٹی اور ترقی کی ہر چیز کو پامال کر رہے ہیں۔

سرمایہ داری اور اسلام

از محترمہ بیگم یامین قریشی۔ بی۔ اے۔ نئی دہلی

زندگی کا وہ کون شعبہ تھا جس کے متعلق ہمیں ہمارے رسولِ برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم نہ دی ہو۔ مذہبی ہو کہ اخلاقی۔ قومی ہو کہ سیاسی۔ تمدنی ہو کہ معاشی۔ ہمارے پاس ہر پہلو سے مکمل نظامِ حیات موجود ہے۔ جو قیامت تک کیلئے اور ہر زمان و ہر مکان کیلئے ہے۔ اسوقت مجھے صرف سرمایہ داری کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے۔ سرمایہ داری وہ بلا ہے کہ جس نے آج تمام دنیا میں بدامنی۔ ہیجان۔ پریشانی۔ نخوت حسد و عناد پھیلا رکھا ہے۔ ایک طرف لوگ محلوں میں پرعیش زندگی بسر کر رہے ہیں اور دوسری طرف ہزاروں انسان فاقہ کے مصائب برداشت کر رہے ہیں۔ ایک ہے کہ اسکے خزانے میں لاکھوں روپے بیکار پڑے ہیں۔ دوسرا ہے کہ ایک پیسہ کیلئے دم توڑ رہا ہے۔ انسانوں کے درمیان اس اقتصادی فرق کو مٹانے کیلئے اسلام کا ایک مستقل رکن ہے۔ چنانچہ اسلام نے سب سے زریں اقتصادی اصول کو زکوٰۃ کے حکم کی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ ہر اس شخص پر جو ۵۲ تولہ چاندی کا مالک ہو۔ آمدنی کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ کے طور پر فی سبیل اللہ دینا فرض کیا۔ اسلام کا یہ فریضہ آج کل کے رسمی فرائض کی طرح نہ تھا۔ بلکہ ہر مومن اس رقم کو بخوشی بیت المال میں دیتا تھا۔ بیت المال قومی خزانہ تھا۔ یہ کسی ایک شخص کی خواہ وہ خلیفہ ہو یا سلطان ملکیت نہ تھا۔ ۲½ فیصدی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد بھی ایک مسلمان اپنے باقی روپے کو فضول طور پر خرچ نہیں کرتا تھا۔ ایک مسلمان کا فرض تھا کہ وہ اپنی زندگی جتنی سادگی سے ہو سکے۔ بسر کر کے جو کچھ مال اس کے پاس بچ جائے۔ اسے قوم کے حوالے کر دے۔ یہ اس لئے تھا۔ کہ ایک مسلمان فرد ہے ایک قوم کا' یا یوں کہئے کہ پرزہ ہے ایک مشین کا جس کا نام "قوم" ہے۔ چنانچہ پرزہ بذاتِ خود بیکار چیز ہے۔ لیکن مشین میں ملکر ایک مفید۔ کارآمد اور نتیجہ خیز چیز! اسی طرح قرونِ اولےٰ کا ایک مسلمان اپنے آپ کو قوم سے جدا کر کے ایسا ہی محسوس کرتا تھا۔ جیسے ایک قطرہ دریا سے نکل کر نیست و نابود ہو جاتا ہے اور دریا میں رہ کر ایک زبردست طاقت جو چٹانوں کو بھی توڑ ڈالتی ہے۔ اسی نظریہ کے ماتحت قرونِ اولےٰ کا مسلمان اپنا جان و مال اپنا نہیں بلکہ قوم کی ملکیت سمجھتا تھا۔ جان ہر وقت راہِ خدا میں قربان کرنے کے لئے سربکف غازی رہتا تھا۔ اور مال تو ہمیشہ ہی قوم کے مفاد کی نذر کئے رکھتا تھا۔ مال اپنے ہاں رکھنا جبکہ قوم کو اسکی ضرورت ہو۔ اس کے لئے اتنا ہی تکلیف دہ تھا۔ جتنا کسی سانپ کا آستین میں رکھنا۔ آپ نے فخرِ اسلام' مغرب کے فاتح حضرت خالد بن ولیدؓ کا واقعہ سنا ہوگا خالدؓ اسلام کے بڑے زبردست سپہ سالار تھے۔ ان کی عظیم الشان فتوحات کسی معمولی کمانڈر کے کارنامے نہ تھے۔ ان کی فوج ان کے اشارے پر اپنی جان قربان کرنا اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتی تھی۔ انھوں نے ایک مرتبہ ایک شاعر کے کلام سے خوش ہو کر اسے ۱۰۰ درہم انعام دے دئے۔ جب یہ خبر خلیفۂ اسلام حضرت عمر فاروقؓ تک پہنچی تو انھیں یہ حرکت مناسب معلوم نہ ہوئی۔ انھیں خیال ہوا کہ حضرت خالدؓ بیت المال سے اتنی تنخواہ لے رہے ہیں کہ وہ اسقدر رقم بچا سکتے ہیں کہ جس میں سے

بے دریغ دہ ۔ ۱۰ درہم ایک شاعر کو بطور انعام دے سکیں۔ یہ غیر اسلامی شعار تھا۔ اول تو انھیں بیت المال سے اتنی زیادہ تنخواہ جو ان کی ضرورت سے زائد ہو لینے کا حق ہی نہ تھا۔ دوم اگر وہ اپنی تنخواہ میں سے کفایت شعاری کر کے کچھ رقم بچا لیتے تھے تو وہ رقم ان کی ملکیت نہیں ہو سکتی تھی۔ بلکہ وہ قوم کا مال تھا۔ انھیں اس مال کو کسی شخص سے خوش ہو کر اسے انعام دے دینے کا کوئی اختیار نہ تھا۔ ملاحظہ فرمائیے کہ اتنی سی لغزش۔ اور اتنے بڑے سپہ سالار کے عظیم الشان کارنامے اور خدمات تھیں! اس لغزش کے صلے میں حضرت عمرؓ نے انھیں برخاست کر دیا۔ اور وہ تھے رضا کے بندے یعنی سچے مسلمان کہ خلیفہ کے حکم کو خدا کا حکم سمجھ کر فوراً بجا لائے۔ حضرت عمرؓ کے کارناموں سے آپ بے بہرہ نہ ہونگے۔ اسلامی نظام آپ کے عہد خلافت میں معراج کمال پر پہنچا۔ لیکن آپکی بذات خود یہ حالت تھی کہ تکیہ کی جگہ پتھر رکھ کر سوتے۔ نرم و نازک بستروں کی جگہ چٹائی استعمال کرتے۔ دن رات قومی فرائض انجام دیتے۔ اور بیت المال سے صرف ۲ آنہ روزانہ کے برابر رقم لے کر اپنے ذاتی خرچ میں لاتے۔ لیکن آپ جب اس دنیائے فانی سے رخصت ہوئے۔ تو اپنے بیٹے سے فرمایا۔ کہ بیٹا۔ میں بیت المال سے ۲ آنہ روز لیتا رہا۔ معلوم نہیں کہ میں نے ۲ آنہ یومیہ کا کام بھی قوم کے لئے انجام دیا ہے یا نہیں۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ تم میرا مکان بیچ کر وہ کل رقم جو میں نے بیت المال سے اپنے ذاتی خرچ کے لئے لی ہے واپس کر دو تاکہ دنیا کا حساب دنیا ہی میں ختم ہو جائے اور مجھے قیامت کے دن جوابدہی نہ کرنی پڑے۔ سبحان اللہ یہ تھا اسلامی نظریہ مالیات کے متعلق۔ مسلمان جتنا دولت و ثروت سے اپنی ذات کے لئے نفرت کرتے تھے اتنا ہی دولت و ثروت ان کے قدم چومتی تھی۔ مشرق سے مغرب تک اسلامی جھنڈا لہراتا تھا۔ مال و دولت کیا۔ تمام زمین پر مسلمان حکمران تھے۔ لیکن یہ قبضہ قوم کا تھا کسی فرد واحد کا نہیں۔ اسلام نے سرمایہ داری سکھائی ہی نہیں۔ اسلام نے سکھایا ہے کہ خود بھوکے رہ کر دوسروں کا پیٹ بھرو۔ غریبوں کی مدد کرو۔ یتیموں اور بیواؤں کی اعانت کرو۔ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔ مفلسوں پر رحم کرو۔ سائل کو مت جھڑکو۔ مال کے خواہاں مت ہو۔ مال کو قوم کی ملکیت سمجھو۔ اور اسے قوم کے لئے صرف کرو۔ اپنے عیش و آرام کے لئے قومی مفاد کو قربان نہ کرو۔ بلکہ اپنے عیش و آرام کو قومی مفاد پر قربان کرو۔ یہ اللہ کے بندوں کا سرمایہ داری کے متعلق نظریہ۔ خداوند ذوالتوفیق توفیق دے کہ ہم مسلمان اس اصول پر کاربند ہو سکیں۔ آمین!

علامہ اقبالؒ کے ارشادات

(وصال سے تین ماہ پہلے)

(از جناب میر تاج صاحب سادات گنج - لاہور)

حسن آئینہ حق اور دل آئینہ حسن
دل انسان کو ترا حسن کلام آئینہ
(اقبال)

حضرت علامہ اقبال مرحوم کے حیات آفریں کلام پر نظر رکھنے کے سبب ان کے بیشمار اشعار مجھے یاد ہیں۔ اسی بنا پر علامہ مرحوم کے ایک دوست خاکسار کو "حافظ اقبال" فرمایا کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے ایک روز چند احباب نے مجھ سے یہ شعر کہنے کی خواہش ظاہر کی ؎

مینارِ دل پہ اپنے خدا کا نزول دیکھ
یہ انتظارِ مہدیؑ و عیسےٰؑ بھی چھوڑ دے
(اقبال)

میں نے عرض کی اسمیں کچھ مشکل نہیں۔ شعر بالکل صاف ہے اور علامہ ابھی ماشاء اللہ ہم میں بقیدِ حیات موجود ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اسکی تشریح علامہ کی زبان فیض ترجمان سے سمجھیں اس لئے بھی کہ۔ ع

تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں

نیز زیارت بھی ہو جائیگی۔ تھوڑی دیر میں ہم سب "جاوید منزل" میں تھے ممدوح کا طریقِ زندگی نہایت سادہ تھا۔ نہ کوئی پرائیویٹ سیکرٹری۔ نہ حاجب و دربان۔ اگر کوئی آیا تو باریابی کیلئے اذن کی ضرورت نہ تھی۔ بجز آپکے وفادار ملازم علی بخش کے جسکا اشارہ پاتے ہی اندر۔ اب اگر بیٹھ گئے ہیں اور گھنٹوں بیٹھے رہے تو یہ بارِ خاطر نہ تھا۔ سلسلۂ کلام شروع ہوا۔ شعر کے جواب میں آپنے فرمایا۔ مہدی کے معنی ہدایت کرنے والا۔ ہر مسلمان مہدی ہے۔ انتظار مہدی والا عقیدہ ان معانی میں تو اور بھی مسلمانوں کو بیکار محض بنا دیگا کہ ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہیں (ویسے نزول اجلال مہدیؑ پر علامہ کا ایمان تھا۔ چنانچہ "فریادِ امت" میں ایک جگہ پر فرماتے ہیں ؎

مجھکو انکار نہیں آمد مہدیؑ سے مگر ÷ غیر ممکن ہے کوئی مثل ہو پیدا تیرا (اقبال)

اللہ کیا بلند تخیل ہے دراصل علامہ ممدوح کی تعلیم کا نچوڑ ہے۔ عملی زندگی چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ؎

شاہین کا جگر چاہیئے چیتے کا تجسس ÷ دنیا نہیں مردانِ جفاکش کیلئے تنگ

ایک اور جگہ فرمایا ہے ؎

بدریا غلط و با موجش در آویز ÷ حیاتِ جاوداں اندر ستیز است

حدیثِ بے خبراں ہے "تو با زمانہ بساز" ÷ زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ ستیز
(اقبال)

دوسرا شعر تھا ؎

تیری لحد کی زیارت ہے زندگی دل کی ÷ مسیحؑ و خضرؑ سے اونچا مقام ہے تیرا

جسکے جواب میں علامہ نے صحیح بخاری کی مشہور حدیث پڑھکر سنائی کہ العلماء امتی کالانبیاء بنی اسرائیل۔ اثنائے گفتگو میں حاضرین میں سے ایک نے علامہ سے گذارش کی کہ ہمارے محکمہ میں ہندو افسران کا رعب اس درجہ غالب ہے کہ مسلمان جمعہ کا فریضہ تک ادا کرنے کیلئے اپنی جگہ سے اٹھنے کی جرات نہیں کرتے۔ یہ سنکر علامہ نے کہا۔ پیغمبر صاحب نے فرمایا ہے۔

حضور سرورِ کائنات کا اسم مبارک زبان پر آتا تھا کہ عشقِ رسولؐ کا جذبہ غالب آگیا۔ حالت دگرگوں ہوگئی۔ سفید چہرہ سرخ پڑگیا۔ مٹھی بھر ہڈیوں میں اس درجہ حرکت ہوئی کہ پلنگ لرزنے لگا۔ کئی منٹ کے سکوت کے بعد بے اختیار پھوٹ کر روتے ہوئے بیان کیا کہ "مسلمانو! مجھے اس بات کا ڈر نہیں کہ تم گمراہ ہو جاؤ گے بلکہ خوف اس امر کا ہے کہ دنیا تم پر غالب آجائیگی۔

میرے دوست شمس الدین حسن مشہور جرنلسٹ علامہ کے ان نیازمندوں میں سے تھے جن پر آپکی شفقت خاص تھی اور جب کبھی ان کے ہمراہ مجھے علامہ کے آستانہ پر جانیکا اتفاق ہوا ہے میں نے نوٹ کیا ہے کہ انھیں گھنٹوں ہی روک رکھتے اور سلسلۂ کلام ختم ہونے ہی میں نہ آتا۔ حسن صاحب کو دیکھتے ہی سنبھل کر بیٹھ جاتے اور بندا و دردمند چہرہ پر بشاشت دوڑ جاتی۔ حسن صاحب کی طرف حقہ کی لے پھیر دیتے (یہ نوازش خواص ہی کے حصہ میں آتی) ایک مرتبہ میں حسن صاحب کی معیت میں علامہ کے حضور پہنچا۔ حسن صاحب نے جاتے ہی خیریت دریافت کی جس کے جواب میں علامہ اٹھکر بیٹھ گئے اور خندہ پیشانی سے فرمایا ؎

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے ؛ عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے

موت کے موضوع پر گفتگو تھی۔ علامہ نے فرمایا۔ پہلوان اپنے پٹھے کو سب داؤ پیچ بتا دیتا ہے۔ لیکن وہ ایک ضرور اس سے پوشیدہ رکھ لیگا۔ بدیں خیال کہ مبادا آگے چلکر کبھی مجھی پر ہاتھ صاف کرے۔ قدرت نے فی زمانناً انسان کے لئے تقریباً تمام ناممکن باتیں ممکن کردی ہیں۔ سنیما۔ وائرلیس۔ ہوائی جہاز۔ ریڈیو۔ ٹیلی ویژن وغیرہ ایجادات واختراعات انسانی دماغ کا ایک ادنےٰ کارنامہ ہیں۔ ماہ تاباہی کوئی چیز انسانی دسترس سے بچی نہیں رہی۔ بجز زندگی اور موت کے کہ انسان کا انہیں بس نہیں اور پہلوان قدرت نے اس داؤ کا بھید کسی کو نہیں بتایا۔

علامہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے میرے پاس ایک پیر صاحب بیٹھے تھے کہ ان کا ایک مرید ادھر آنکلا اور اپنے میلے کچیلے کپڑوں میں سے دو روپے پیر صاحب کو نذرانہ پیش کیا جو قبول کر لیا گیا۔ ؎

نذرانہ نہیں سود ہے پیرانِ حرم کا ؛ ہر خرقۂ سالوس کے اندر ہے مہاجن
شہری ہو دیہاتی ہو مسلمان ہے سادہ ؛ مانندِ بتاں پجتے ہیں کعبے کے برہمن
(اقبال)

مرید نے عرض کی کہ میں دو سو روپے کا مقروض ہوں یا حضرت دعا کیجئے کہ میں اس بار سے سبکدوش ہوجاؤں۔ پیر صاحب نے مجھے بھی ہاتھ اٹھانے کو کہا۔ میں نے کہا آپ اپنا کام کیجئے میں بعد میں ہاتھ اٹھاؤنگا" جب پیر صاحب دعا سے فارغ ہوچکے اب میری باری تھی۔ میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا "یا اللہ پیر اور مرید دونو کو راہ راست دکھا" اس پر پیر صاحب بگڑ کر بولے کہ تم مریدوں کے سامنے بھی مذاق کرنے سے باز نہیں رہتے میں نے کہا حضرت اس کمبخت کی مراد کیا بر آئی۔ دو سو روپے کا قرض لے کر آیا تھا اور اب دو سو دو روپے کا مقروض ہوکر جارہا ہے۔ تم متمول آدمی ہو لازم تو یہ تھا کہ دو سو روپے گرہ سے دیدیتے کہ وہ قرض سے سبکدوش ہوجاتا"۔ . . . . ایک شخص نے دل کیا ہم ہندی غلاموں کے لئے قرآن میں کیا حکم ہے۔ ارشاد ہوا کہ قرآن غلام قوم کو خطاب نہیں کرتا اسکا خطاب صرف آزاد قوم سے ہے مسلمان اور محکوم ہو؟ اس سے ثابت ہے کہ مسلمان صحیح معنی میں مسلمان نہیں ..... ایک صاحب نے پوچھا مسلمان قوم کا کیا بنیگا؟ فرمایا کہ عامۃ المسلمین میں کافی جوش و خروش تڑپ اور قربانی کا جذبہ موجود ہے صرف لیڈر کی کمی ہے۔ ہم میں سے ایک نے کہا آپ ہمارے لیڈر ہیں۔ آپ کمان ہاتھ میں لیجئے۔ فرمایا میں بہت کمزور ہوچکا ہوں۔ ع سرآمد روزگارے این فقیرے۔ لیڈر کوئی بڑا

آدمی جج بیرسٹر یا ہیرو ہوگا۔ وقت آنے پر عام آدمیوں ہی سے ایک درویش صفت پیدا ہو جائیگا۔

علامہ نے اپنا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ میں نے ایک گورنر سے کہا تم چھوٹوں ہندوستان جاکر دیکھ لو میرے قول کی صداقت آپ پر ظاہر ہو جائیگی کہ ابھی آپ پورے سعید بھی کہنے نہ پائیں گے کہ مالویہ جی ڈیپوٹیشن لے کر پیچھے پہنچیں گے کہ ہم کانے واسطے چلنے اور ہندوستان کی باگ ڈور سنبھالنے یعنی ہندو کا شور وا ویلا سب نمائشی ہے اور وہ دل سے اس بات کا خواہاں نہیں کہ انگریز ہندوستان سے نکل جائیں

ایک اور سوال کے جواب میں فرمایا عربوں کو بیس سال کے بعد احساس ہوا ہے کہ ہم نے ترکوں سے کٹ کر غلطی کا ارتکاب کیا ہے

اسلام کے مستقبل پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ نے فرمایا کہ اس سے مایوس اور بددل ہونیکی کوئی وجہ نہیں۔ وہ وقت یاد کرو اور کیا یہ حیرت انگیز بات نہیں کہ کس طرح مٹھی بھر مسلمان صحرائے عرب سے اٹھ کر تمام دنیا پر چھا گئے تھے۔ تاریخ اپنے آپ کو دہرائی ہے۔ پہلے یہودیت اور عیسائیت دونوں اسلام سے ٹکرائے تھے اب صرف عیسائیت سے ٹکر ہے اور فتح اسلام کی یقینی ہے

نکل کے صحرا سے جس نے روما کی سلطنت کو الٹ دیا تھا
سنا ہے قدسیوں سے میں نے وہ شیر پھر ہوشیار ہوگا (اقبال)

غرض آٹھ دس آدمی مختلف موضوع پر اپنی یادداشت کے نوٹ سامنے رکھکر سوالات کی بوچھاڑ کر رہے تھے اور علامہ ہیں کہ منہ سے سوال نکلا نہیں اور معاً جواب تیار تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روئے زمین کا ڈکٹیٹر جس کے سامنے گلوب رکھا ہے۔ دنیا پر جہانبانی کے علاوہ دل و دماغ پر بھی حکمرانی کر رہا ہے۔ آہ آج آپ کے رخصت ہو جانے کے بعد آپ کے حلقۂ ارادت میں بیٹھکر فیضانِ صحبت کا شرف حاصل کرنے والوں کی زندگیاں بے کیف ہوگئیں۔ اب کونسی جگہ ہے جہاں وہ اپنی علمی اور روحانی تشنگی کی تسکین کا سامان پا سکیں گے۔ اس لئے کہ قدرت ایسے گراں پایہ جوہروں سے کائنات کو آراستہ کرنے میں انتہائی بخل سے کام لیتی ہے ؎

حفظ اسرار کا فطرت کو ہے سودا ایسا
رازداں پھر نہ کرے گی کوئی پیدا ایسا

اپنے یکسالہ بھتیجے صفدر مرحوم کی یاد میں

از محترمہ ممتاز رفیع بیگم ساکن دوہوچھہ (راولپنڈی)

ہمارے اجڑے ہوئے باغ میں ایک پھول کھلا تھا۔ لیکن ابھی وہ کھِل سنبھلنے بھی نہ پایا تھا کہ زمانہ کی تند و تیز ہواؤں نے اسے پژمردہ کرکے رکھدیا۔

ہماری تاریک اور اندھیری قسمت کی دنیا میں ایک شمع روشن ہوئی تھی لیکن ابھی چمکنے بھی نہ پائی تھی کہ باد مخالف نے اسے بجھا دیا۔ ہمارے یاس و ناامیدی کے مطلع پر امید کا ستارہ طلوع ہوا تھا۔ مگر آہ طلوع ہوتے ہی اپنی تمام درخشانیوں کے ساتھ غروب ہوگیا۔

وہ پھول پامال ہوگیا لیکن اسکی خوشبو سے اب تک تمام فضا معطر ہے۔ اور اس کی یاد تازہ کر رہی ہے۔

شمع بجھ گئی۔ لیکن اسکی روشنی دنیائے تصور میں اب تک اجالا کر رہی ہے۔

ستارہ غروب ہو گیا لیکن اس کی درخشانیاں ابتک ہمارے دل کو منور رہتی ہیں۔

اے زندگی کی قلیل فرصت لیکر آنیوالے معصوم عندلیب! تو ہی ہمارے جلے ہوئے باغ کا پھول! ہماری تاریک دنیا کی شمع اور ہمارے آسمان قسمت کا روشن ستارہ تھا۔ تیری موت کیا ہی دل خراش مصیبت ہے۔ اپنے آبائی وطن سے دور بہت دور سینکڑوں میلوں کے فاصلے پر تو نے اپنی ماں کی خالی گود کو آباد کیا۔ اور تیری ہی دکھ درد سے ناواقف "ماں" ابھی تیری خوشیوں کا سامان بھی نہ کر سکی تھی کہ تو اسکی گود کو اجاڑ کر ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گیا۔ بہتوں نے تجھے دیکھا تک نہیں۔ اکثر تیرے لبہا نازک کا بوسہ لینے کی حسرت میں رہ گئے۔ عندلیب! آخر دنیا اتنی غیر دلچسپ تو نہیں ہے کہ تجھ کو چند ماہ سے زیادہ یہاں کا رہنا گوارا نہ ہوا۔

مگر آہ! تو اللہ کی امانت تھی کہ اس نے واپس لے لی۔ اس کی رضا کے آگے سر تسلیم خم ہے۔ یہ شور و شیون گویا اس کی مرضی کے خلاف ناراضگی کا اظہار کرنا ہے۔ مجھے اللہ معاف کرے! اور تجھے اپنے والدین کی بخشش کا ذریعہ بنائے۔

اقوالِ زریں

۱۔ عمدہ خلق سے گناہ اس طرح مٹ جاتے ہیں جس طرح آفتاب کی گرمی سے برف۔ (حدیث شریف)

۲۔ احمق کی دوستی سے پرہیز لازم ہے۔ کیونکہ جب وہ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس سے برائی سرزد ہوتی ہے۔ (حضرت عمرؓ)

۳۔ زبان ایک درندہ ہے جس کو اگر آزاد چھوڑ دیا جائے تو کاٹنے لگتا ہے۔ (حضرت عمرؓ)

۴۔ جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے وہ گویا سلامتی اپنے قبضہ میں رکھتا ہے۔ (حضرت عمرؓ)

۵۔ دوستی اس شخص سے کرو جو تمھاری حالت میں تغیر آنے سے خود متغیر نہ ہو۔ (ذوالنون مصری)

۶۔ چار چیزوں سے چار چیزوں کو علیحدہ رکھو۔ (۱) حسد سے دل کو۔ (۲) غیبت سے زبان کو۔ (۳) ریا سے عمل کو۔ (۴) حرام خوری سے پیٹ کو۔ (فریدالدین عطارؒ)

۷۔ تین چیزیں ہلاکت کا سبب ہیں۔ اول بخل۔ دوسرے خواہشات نفسانی کا مطیع ہونا۔ تیسرے خود بینی۔ (فریدالدین عطارؒ)

۸۔ دوست اگر ہزار بھی ہوں تو کم سمجھو۔ دشمن ایک بھی ہو تو زیادہ سمجھنا چاہئے۔ (بزرجمہر)

۹۔ دنیا میں بڑے بڑے کام طباعی سے نہیں بلکہ مسلسل محنت و استقلال سے سرانجام ہوتے ہیں۔ (سیموئل جانسن)

۱۰۔ انسان کا زیور جواہرات نہیں بلکہ علم ہے۔ (سیموئل جانسن)

(مرسلہ حامد علی مقبول سہارنپوری از لودیانہ)

بقیہ بزم مسلمہ - میں یہ خبر خون کے آنسوؤں کے ساتھ لکھ رہی ہوں کہ میری بیٹی امۃ اللہ جان جسکی شادی کو ابھی سوا سال ہوا تھا لڑکی کی پیدائش کے بعد چار مہینے کے قریب بیمار رہ ۳۰ مارچ کو اپنے ماں باپ اپنے اکلوتے بھائی اور بہن کو خون کے آنسو روتے چھوڑ کر عین جوانی کے عالم میں چل بسی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسکو اپنی جہیز کی چیزوں کو ہاتھ لگانے کی مہلت نصیب نہ ہوئی۔ مجھے اسکی مرگ کا انتہائی صدمہ ہے۔ جو مرتے دم تک نہیں بھولیگا۔ ع۔ ہر زندگی کہ بے تو باشد مرگ است بنام زندگانی۔ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت فردوس اور ہمیں صبر۔

(والدہ امۃ اللہ ... [illegible])

سگھڑ سہیلی

(خانصاحب مولوی محمد ظفر ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔)

ذرا آہستہ: ۔ ستہ۔ جلدی ناراض نہ ہو۔ ذرا سی بات میں نہ بگڑ بیٹھو۔ جلد بازی میں رائے قائم نہ کیا کرو۔ کاغذ پر شروع سے آخر تک اس طرح پڑھے بغیر کہ ایک ایک لفظ سمجھ میں آتا ہو دستخط نہ کیا کرو۔ ایک دو گھنٹہ کسی بات پر غور کرنے سے نہ گھبراؤ۔ ہر ایک کو اندھا دھند تیزی سے کام کرنے کی عادت ہو سکتی ہے۔ مگر یاد رکھو یہ عادت خراب ہے۔

موٹر یا ٹریم کو دیکھتے ہی ۹۹ فیصدی جھپٹ پڑتے ہیں لیکن وہ تھوڑی ہی دیر بعد آنے والی گاڑی کا آسانی سے انتظار کر سکتے ہیں۔ لیکن وہ ذرا نہیں انتظار کرتے اور عموماً حادثے ہوجایا کرتے ہیں۔ اکثر کاروباری آدمی دبادب لقمے حلق سے اتارے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ کھانا کھا چکنے کے بعد بہت سا وقت فالتو بچ جاتا ہے جس میں انھیں کرنے کو کوئی کام نہیں ہوتا۔ اگر وہ اطمینان سے کھانا کھاتے تو یوں بیکار بیٹھنے کا موقع نہ ملتا اور کھانا بھی اچھی حالت میں معدہ میں پہنچتا۔

اگر فی الواقع جلدی کی ضرورت ہو تو جلدی کا کچھ مضائقہ نہیں مگر وقت ہوتے ہوئے یوں جلد بازی نہ کرو کہ بعد میں پچھتانا پڑے۔

اس دنیا میں بہت سے آدمی وقت بچانے کی فکر میں بہت جلدی میں رہتے ہیں مگر ان کے پاس اسقدر وقت بچ رہیگا کہ وہ حیران ہونگے کہ اس فالتو وقت میں کیا کریں۔ ناچار وہ زندگی سے تنگ ہوجائینگے۔ اسلئے ذرا آہستگی پیدا کرو۔

اس آدمی سے بچو جو خود تو کچھ لکھتا نہیں مگر تمہیں اندھا دھند کسی کام میں ڈالنے کی کوشش میں سرگرم ہوتا ہے۔ یہ دنیا ہے۔ یہاں آہستگی کام لے جاتی ہے۔ اور اسی سے آدمی کچھوے کی طرح بازی لے جاتا ہے۔

نتیجہ پر غور کرو: ۔ ہر کام سے پہلے اسکے نتیجہ پر غور کرو۔ بات کہنے سے پہلے انجام سوچ لو۔ تمھیں معلوم ہے کہ ۱۹۱۴ء میں کیوں لڑائی ہوئی تھی۔ ایک دیوانہ نے آسٹریا کے ولیعہد کو مار دیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بیسیوں ملک آپس میں گتھے رہے اور ایک کروڑ آدمی موت کے نذر ہوئے اور ...... ۴۰۰۵ روپیہ برباد ہوگیا۔ وہ نوجوان آدمی جسکی بدولت اسقدر نقصان ہوا بہت برا تھا۔ جس نے دنیا کو اتنی بڑی مصیبت میں ڈالدیا۔

دنیا کا ہر آدمی ایکدوسرے پر سہارہ رکھتا ہے۔ ایک معمولی بات یا حرکت نہایت برے نتیجے پیدا کرسکتی ہے۔ ہم زندگی اچھی طرح بسر نہیں کرسکتے جب تک ہم بیوقوفوں اور پاگلوں کو قابو میں نہ رکھیں۔ اور اچھے اور مستقل مزاج آدمیوں کو ہر جگہ چوٹی پر نہ قائم کریں۔ مطلب یہ ہے کہ ایک بیوقوف کی بیہودگی سے ایک دنیا مصیبت میں مبتلا ہوسکتی ہے۔ اس لئے اسکو قابو میں رکھنا ہمارا فرض ہے۔

بالوں کی احتیاط: ۔ بال اللہ تعالےٰ کی نعمت ہیں۔ عورتوں کے لئے یہ بڑی زینت ہیں۔ مرد بھی انھیں بنا بنا کر رکھتے ہیں۔ ان کی احتیاط بھی بڑی ضروری ہے۔ ورنہ ان میں خرابی آئی تو ساری خوبصورتی مٹی میں مل جاتی ہے۔ آج کل عام شکایت ہے کہ بال وقت سے پہلے سفید ہوتے جاتے ہیں۔ گرتے ہی جاتے ہیں کہیں میں گنجی نہ ہوجاؤں۔ بال روکھے ہیں۔ ان میں بف بہت ہوگئی ہے وغیرہ

بالوں کی یہ سب شکایتیں صرف انکی معمولی دیکھ بھال سے دور ہو جاتی ہیں انھیں جلد جلد دھونا اور برش کرتے رہنا بے حد مفید ہے۔ برش سے بہتر کنگھی ہے۔ البتہ اسکے دندانوں کو جلد جلد تاگے کے ذریعے میل سے بالکل صاف رکھنے کی ضرورت ہے۔ کسی دوسرے کو اپنا برش یا کنگھی ہرگز نہ کرنے دیں۔ برش نرم ہو۔ اسکے بال لمبے ہوں۔ سخت نہ ہوں۔ دھونے اور کنگھی یا برش کرنے سے بال مضبوط ہو جاتے ہیں۔ جنکے بال روکھے ہوں۔ انھیں تھوڑا سا روغن زیتون خوب جذب کرنا چاہیئے۔ یہ بازار کے تیلوں اور دیگر مصالحوں سے کہیں مفید چیز ہے۔ بداحتیاطی اور فضول تیلوں یا دواؤں نے اچھے سے اچھے بال خراب اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ بال گرم پانی سے دھونے چاہئیں۔ سر کی جلد خوب ملیں اور بعد میں بالوں کو بڑی احتیاط سے خشک کرلیں۔ ہر روز صبح کو اٹھنے کے بعد برش یا کنگھی کرنے سے جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔ بال بڑھتے ہیں اور ملائم اور چمکدار ہوتے ہیں۔

بعض باریک باریک سفید ذرے یا چھلکے ہوتے ہیں جو بال ہلانے سے کپڑوں پر جھڑا کرتے ہیں۔ اسکی وجہ سے بال کمزور ہو کے اکھڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ خشک ہو جانے کی وجہ سے بے رونق سخت اور سفید ہو جاتے ہیں۔ ۳/۴ ماشہ سہاگہ ۱/۴ پاؤ کافور کے پانی میں ملا کے اس سے ہفتہ میں ایک دو مرتبہ سر دھونے سے یہ شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اگر اس سے کچھ کسر رہ جائے تو سالٹ آف ٹارٹر (Salt of Tartar) دو ڈرام ۱/۴ پاؤ شیر گرم پانی میں ملا کے سر دھوئیں۔ بال کمزوری سے گرتے ہوں تو بال چھوٹے کرا دینے سے بھی مضبوط ہو جاتے ہیں۔ یوڈی کولون (Eau de Cologne) دو اونس۔ ٹنکچر آف کنتھرائیڈس (Tincture of Cantharides) دو ڈرام اور آئیل آف لیونڈر (Oil of Lavender) دس قطرے ملائیں۔ یہ لوشن دن میں ایک دو دفعہ سر کی جلد میں دیر تک ملتے رہیں۔ اگر جلن معلوم ہونے لگے تو کچھ عرصہ کے لئے اسے ترک کردیں یا دیر [illegible]

چٹکلے

برسات میں لکڑی پھول جانے سے کیواڑ چپک جایا کرتے ہیں چپکنے کے مقام پر اسباب کا پالش اوپر تلے لگائیں۔ ایک دفعہ کا لگانا عرصہ کے لئے کافی ہوگا۔ پھر نہ چپکینگے۔

گوشت میں خشک رائی کی آدھی پھنکی ڈالنے سے خوب نرم ہو جائے گا۔ خوشبو پیدا ہو جائیگی اور ہاضمہ میں بھی مدد ملیگی۔

اگر گرم برتن رکھ دینے سے پالش کے میز وغیرہ پر سفید سفید حرارت کے نشان پڑ جائیں میتھی لیٹڈ سپرٹ کے چند قطرے کپڑے سے لگائیں اور فوراً ہی اسباب کی کریم لگا دیں تاکہ پہلی سی جلا آجائے۔

کپڑوں پر نشان لگانے کی سیاہی سے لکھتے وقت پہلے نرم پنسل سے لفظ بنا دو۔ بعد میں اس سیاہی سے لکھیں۔ پنسل کا سیسہ سیاہی کو پھیلنے نہ دیگا اور تحریر صاف آئیگی۔

آنکھوں پر انجن ہاری نکل آتی ہے اور پھر دوسری تیسری نکلتی ہے ناک میں دم آجاتا ہے۔ یہ اسبات کا اشارہ ہوتا ہے کہ صحت اچھی نہیں ہے۔ معدہ کو نرم کرنے والی دوا دینے کی ضرورت ہے۔ ہر چار گھنٹے بعد اتنے گرم جسے برداشت کیا جا سکے بورک لوشن سے آنکھ دھوئیں۔ ایک فیصدی زرد آکسائڈ (Yellow oxide of mercury) کا مرہم خاص آنکھوں کے لئے دوا ساز سے بنوالیں۔ پھوڑے پر لگائیں بڑی تسکین ہوگی۔ اس کی احتیاط رہے کہ مرہم پھوڑے پر ہی لگے۔

پاؤں تھک جائیں تو سونے سے پہلے سستی یوڈی کولون یا میتھی لیٹڈ سپرٹ پاؤں پر ملیں۔ ہر ہفتہ یا دو ہفتہ بعد ناخن گول کاٹ دیا کریں۔ پاؤں کی احتیاط رکھنے سے چہرہ خراب نہیں ہوتا۔ جھریاں تکلیف دہ پاؤں ہی سے نمودار ہو جایا کرتی ہیں۔

پانی میں ذرا سا نشاستہ ملا کے کھڑکیاں دھوئیں میل فوراً دور ہوجائیگا۔

لیموں ہوا سے بالکل محفوظ ٹین میں رکھنے سے مہینوں تک تازہ اور رس دار رکھے جاسکتے ہیں باہر کا چھلکا تک محفوظ رہیگا۔

بوڑھی کولوں سے بوتلوں کے گھڑے اور شیشے بہت خوب صاف ہوجاتے ہیں۔ اور نہایت عمدہ چمک بھی آجاتی ہے۔

بچوں کے جوتوں کے تسمے سروں کے ٹین کے خول اتر جانے سے بڑے خراب ہوجایا کرتے ہیں۔ سروں کو گرم لاکھ میں ڈبو کے پوروں سے ہموار کردیں اور ان پر سیاہی یا کوئی اور رنگ لگادیں۔

شکرپارے

(جناب خانصاحب مولوی محمد ظفر ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔)

مہاراجہ کی گھڑی: مہاراجہ گوالیار کیلئے ۱۸۶۵ء کے درمیان لندن کے ایک کارخانہ نے ایک نہایت عمدہ گھڑی بنائی تھی جو اب تک چل رہی ہے۔ اور اب بمبئی کے عجائب خانہ میں رکھی گئی ہے۔ یہ سونے اور جواہرات کی بنی ہوئی ہے پیچھے کی طرف دو ڈھکنے ہیں۔ اور منہ کی طرف ایک ڈھکنا۔ ان ڈھکنوں پر جواہرات کا کام ہے۔ باہر کے ڈھکنوں پر راجہ کے نام کے شروع کے حروف مرہٹی زبان میں ہیں جن میں ہیرے جڑے ہیں۔ ان کے اردگرد ہیرے زمرد و نیلم کی پھول پتیاں ہیں۔ اندر کے ڈھکنوں پر راجہ کا پورا نام ہے جیب کی گھڑی ہے۔ اس میں گھنٹہ آدھ اور پاؤ گھنٹہ بجتا ہے اندھیرے میں ایک گھنڈی پر انگلی رکھ دینے سے سوئی کہیں ہو گھنٹہ بجنے کے وقت معلوم ہوجاتا ہے۔ اگر سوا آٹھ بجے ہیں تو پہلے آٹھ بجیں گے پھر پاؤ گھنٹہ کی آواز کی گھنٹی بجیگی۔ اس میں گھنٹی روک دینے کی بھی گھنڈی ہے۔

ہوائی جہازوں کے جہاز: انگریزوں نے آنے والی بڑی لڑائی کے لئے ہوائی اور سمندری زبردست تیاریاں کی ہیں۔ پانچ بڑے بڑے سمندری جہاز تیار کئے گئے ہیں۔ جن پر لمبا چوڑا میدان رکھا گیا ہے ان پر ہوائی جہازوں کا بیڑا رہتا ہے۔ جب ضرورت ہوتی ہے جھنڈا ہلاتے ہی وہ ایک ایک کرکے اس میدان میں چلتے اور ہوا میں اڑ جاتے ہیں۔ واپسی کے وقت وہ اسی طرح باری باری اس میدان میں اترتے اور لڑھک لڑھک کے اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہوجاتے ہیں۔ جہاں تاریں پہیوں کو مقررہ جگہ پر روک کے انھیں آگے نہیں بڑھنے دیتیں۔ پھر وہیں تختے ہٹ جانے سے ایک تہ خانہ میں یہ ہوائی جہاز نیچے چلے جاتے ہیں۔ اور اوپر سے تختہ بند کردیا جاتا ہے۔ اس طرح وہ محفوظ رہتے ہیں۔ ان پانچ بحری جہازوں کے بننے سے کسی لنگر خانہ کی ضرورت نہ رہی ہر جگہ لنگر خانہ قائم رکھا جاسکتا ہے۔ ایک جگہ سے جہاز اڑیں اور وہیں واپس آجائیں۔

کان کی بکری: یورپ میں عورتوں کے کان ناک درست کرنے کیلئے دوسروں کے بدن کے حصے کی کھال کاٹ کے پیوند کے طور پر سی دی جاتی ہے۔ جھریاں پڑ گئی ہوں تو کان کے پیچھے سے گوشت کاٹ کے کھال کھینچ دی جاتی ہے۔ امریکہ میں ایک شخص نے ایسی جراحی کرنے والے آدمیوں کو اطلاع دی ہے

کہ وہ اپنے کان کی لوئیں بیچنے کو تیار ہے۔ بشرطیکہ اسے دام اچھے ملیں۔ ایک لُو وہ ۲۰۰ روپیہ میں دینے کو تیار ہے۔ پسلیاں بھی بکتی ہیں۔ جراحی کرنے والوں نے ایک دفتر قائم کیا ہے۔ جہاں یہ سودے ہوتے ہیں۔ چھوٹا سا ناک کان کی لو کے پیوند سے بڑا کیا جا سکتا ہے۔

خیال کا اثر:-

ایک پنشنر ملازم انگلستان میں اپنی بیوی کو دم توڑتا ملا۔ وہ کچھ عرصہ سے بیمار تھا اور اسقدر مایوس ہوگیا تھا کہ اسے مرنا اچھا معلوم ہوا۔ بیوی کو اس نے بتایا کہ میں نے ایک شیشی سے زہر پی لیا ہے وہ اس کے پاس ہی پڑی تھی۔ مرنے پر اسکا معدہ اور شیشی کی دوا کا طبی معائنہ کیا گیا۔ مگر زہر کا ذرا بھی پتہ نہ تھا۔ شیشی میں پانی تھا۔ مرنے والے نے اسے زہر سمجھ کے پی لیا۔ اور اس خیال کا اثر زہر ثابت ہوا۔

اسی طرح ایک عورت شفاخانہ گئی کہ پانچ دانت نکلوادے۔ ڈاکٹر نے اسکے نتھنوں اور منہ پر ربڑ کا شکنجہ چڑھایا تاکہ اسے بیہوش کرکے دانت نکالے۔ عورت بیہوش ہوگئی۔ دانت نکل چکنے کے بعد وہ ہوش میں آئی اور اسے جراحی کی تکلیف کا ذرا سا پتہ نہ ہوا۔ جب دوسرا مریض اسی عمل کیلئے لایا گیا اور ڈاکٹر نے اسے بھی اسیطرح بیہوش کرنے کیلئے شکنجہ چڑھایا تو اسے معلوم ہوا کہ بیہوش کرنے والی دوا میز پر رکھی ہی رہ گئی اور وہ توڑنا بھول گیا۔ مگر وہ عورت اپنے خیال ہی سے کہ ڈاکٹر نے شکنجہ چڑھاتے ہی بیہوش کرنے والی دوا اسے سنگھانی شروع کردی ہے بیہوش ہوگئی۔

برف پہلے زمانہ میں:-

مغلوں کے زمانہ میں برف کشمیر سے آتی تھی۔ برف جمانے والے رات بھر پانی کھلے برتنوں میں رکھے رہنے دیتے تھے۔ صبح کو برف کی تہ اوپر سے اتار کے ایک پر ایک رکھ دیتے۔ اور اس زور سے بھینچ دیتے تھے کہ وہ موٹے موٹے ٹکڑے بنجاتیں پھر انھیں گھاس میں لپیٹ کے گڑھوں میں محفوظ کردیتے تھے تاکہ گرمیوں میں کام آئے۔ وہاں سے دہلی بھیجنے میں گھوڑوں وغیرہ پر بڑا خرچ آتا تھا۔ اس لئے شاہی محلات کے سوا باقی مالدار ہی اسے استعمال کرسکتے تھے۔ امریکہ کی جھیل ونہم سے برف توڑ توڑ کے جہازوں میں جمیکا کے مالدار کھانڈ کے تاجروں کے پاس بھی جاتی تھی یہ انگریزوں کا شروع زمانہ تھا۔ ایک ایسا لدا ہوا جہاز طوفان کی لپیٹ میں آکے کہیں کا کہیں پہنچ گیا اور اسکا پتہ نہ چلا۔ سال بھر بعد وہ جنوبی امریکہ کے شمال کی ایک کھاڑی میں ملا۔ حیرت یہ تھی کہ برف جوں کی توں موجود تھی۔ اس سے خیال ہوا کہ برف دیر تک قائم رکھی جاکے دور دور بھیجی جاسکتی ہے۔ چنانچہ پہلا جہاز جب کلکتہ پہنچا تو لوگوں نے بڑی خوشیاں منائیں۔ چھٹیاں ہوئیں دعوتیں کی گئیں اور یہ عجوبہ سب کو دیا گیا۔ برف ٹھنڈے مکانوں میں بند کرکے رکھی جاتی تھی تاکہ دوسرا جہاز کے آنے تک باقی رہے۔ بعض وقت دو دو روپیہ سیر بک جاتی تھی ورنہ چار آنے سیر عام بھاؤ تھا۔ جب برف کا توڑا ہوتا تو ڈاکٹر کے سرٹیفکیٹ پر کہ بخار کے بیمار کو ضرورت ہے برف دی جاتی۔ اسی زمانہ میں بڑے آدمیوں کے پاس ایک آبدار نوکر ہوتا تھا جو شورہ وغیرہ سے پانی ٹھنڈا کرکے دیتا تھا۔ اسے تنخواہ معقول ملتی تھی۔

بھولے اور کنکے:-

کان برابر بڑھتے رہتے ہیں۔ اگر آدمی ایک ہزار برس زندہ رہے تو اسکے کان ہاتھی کے کان کے برابر ہو جائیں۔ خیال ہے کہ جب زمین پانی سے ٹھوس بنی کو ٹھوس بننے میں ۲۰ کروڑ برس لگے ہونگے۔

۹ مئی کو عجیب طرح کا سورج گرہن ہوا۔ گرہن پورا تھا۔ مگر ہندوستان میں اسلئے نظر نہیں آیا کہ رات تھی۔ جنوبی امریکہ میں سورج گرہن ہی کی حالت میں نکلا۔ گویا صبح ہی گرہن سے شروع ہوئی۔ جنوبی افریقہ میں چھپتے وقت

بنام محترمہ بہن اقبال جہاں صاحبہ۔

ہلدی کو پتھر پر پانی کیساتھ گھسکر دن میں تین بار نیز رات کو سونے سے پیشتر مقام مرض پر گاڑھا گاڑھا لیپ کر دیا کریں۔ اور صفائی خون کے لئے کوئی مصفیٰ خون دوائی "چرائتہ" وغیرہ بھی استعمال کرائیں۔ کچھ عرصہ کے بعد انشاء اللہ صحت ہو جائیگی۔ پرانا چنبل ذرا دیر سے اچھا ہوتا ہے۔

بنام محترمہ بہن خریداری نمبر ۳۶۱۳۴

بندق (پنجابی ریٹھا) کو توڑ کر گولی پھینک دیں اور اوپر کے چھلکے کو باریک پیس کر سر کے جس طرف درد ہوتا ہو اسکی مخالف سمت ناک کے نتھنے میں صبح و شام دو نو وقت نسوار چڑھایا کریں۔ چھالوں کے لئے رات کو سونے سے پیشتر خالص سرسوں کا تیل ایک گھونٹ روزانہ پی لیا کریں۔ اگر تیل کے گھونٹ سے پیشتر پانچ عدد سیاہ مرچیں چبا لیا کریں تو بہت ہی مفید ہوگا۔ بعد ازاں کسی چیز کا کھانا پینا منع ہے۔ آخرالذکر دونو نسخے میرے اور میرے واقفوں کے آزمودہ ہیں۔ مجھے آپ والی دونو تکلیفیں ہوئیں۔ مگر مندرجہ بالا طریقوں سے رفع ہوگئیں۔ شروع شروع میں تیل کا گھونٹ بہت کڑوا معلوم ہوتا ہے۔ مگر دو تین دن کے بعد طبیعت خراب نہیں ہوتی۔ تیل کا خالص ہونا شرط ہے۔ کولھو سے خالص تیل ملیگا۔ بہت سی بہنیں دیسی ادویات کو پسند نہیں کرتیں۔ مگر میرا تجربہ ہے کہ دیسی ادویات میں نقصان کا احتمال کم ہوتا ہے۔ اور انگریزی ادویات کے مقابلہ میں سستی اور فائدہ مند بھی ہوتی ہیں۔ گلیسرین کے استعمال سے مجھے کچھ فائدہ نہیں ہوا تھا۔ مگر تیل کے استعمال سے میری تکلیف جاتی رہی ہے۔ حالانکہ یہ علاج میں نے بڑے پس و پیش کے بعد شروع کیا تھا۔ (ر۔ح۔ب۔ منشی فاضل پشاور)

مئی کے پرچے میں بعض بہنوں نے بال بڑھانے کی دوا دریافت کی ہے اور مئی کے پرچے پر ہی کیا منحصر ہے۔ بالونکا سوال عام طور پر زیر بحث رہتا ہے۔ کیونکہ یہ عورت کی بڑی زینت ہے اور اسکا اسے بڑا خیال رہتا ہے۔ خدا کے فضل سے ہمارے گھرانے میں بال بہت بڑے ہیں اور ذیل کی تین چیزوں میں سے کسی نہ کسی کا ہر بی بی استعمال رکھتی ہے۔ ان چیزوں سے بال بہت ہی بڑھتے ہیں۔ بہنوں کی آگاہی کیلئے درج کرتی ہوں جن کو جو پسند ہو استعمال کریں۔ ضرور بال خاطرخواہ بڑھینگے اور خوبی یہ ہے کہ تینوں دوائیں تین قسم کی ہیں۔ ایک انگریزی۔ دوسری ہندوستانی۔ تیسری بازاری۔ جو آرام طلب ہوں مول کی منگائیں۔ جو کفایت شعار ہوں گھر بنا کر استعمال کریں سب مجرب اور آزمودہ ہیں (۱) ینسرو ملینڈ آئل ۱۰ اونس۔ روغن چنبیلی ۱۰ ڈرام۔ روغن گل نارنج ۲۰ قطرے۔ برگٹ آئیل ۱۰ قطرے۔ آئل آف تھائم ۲۰ قطرے آٹو گلاب ۱۰ قطرے۔ سب کو ملا کر شیشی میں بھر لیں۔ روغن تیار ہو گیا حسب ضرورت بالوں میں لگائیں۔ اس سے بال ملائم اور دراز ہونگے۔ (۲) ماش کی دال پیس کر پانی میں پتلی کرکے بالوں کی جڑوں میں لگا کر گھنٹہ بھر بعد بیری کی پتیاں پانی میں ڈال کر پانی کو جوش دیکر اس پانی سے سر دھوئیں اور بال تولیہ سے صاف کریں یا سایہ میں سکھائیں دھوپ میں نہیں۔ بال خوب بڑھینگے یہ عمل زیادہ سے زیادہ کریں۔ (۳) مولوی فخر عالم صاحب سنبھلی دروازہ مرادآباد کے پتہ سے گیسو دراز پوڈر منگا لیں۔ ایک روپیہ میں ۵ تولے اور دو روپے میں ایک پونڈ آتا ہے۔ ایک روپے کا پوڈر سیر بھر تیل میں پڑتا ہے۔ اس تیل سے بال خوب بڑھتے ہیں۔ بھر بچی ہوئی نیچے کی گاد سر دھونے میں کھل کا کام دیتی ہے۔ ہمارے شہر میں تو پھیری والوں سے مل جاتا ہے۔ پہلے اپنے شہر کے دوا

فروشوں سے معلوم کرلیں تاکہ محصول ڈاک کی زیر باری نہ ہو اگر نہ ملے تو منگوا کر رہتے سے طلب کریں۔ کشور بیگم از حیدرآباد دکن۔

مجھے دانتوں اور ضعف نگاہ کی عرصہ سے شکایت تھی۔ جنوری کی بزم مسلمہ میں طلسمی منجن کی تعریف پڑھکر میں نے فرمائش کے خط میں نگاہ کی بھی کیفیت لکھی اور دواخانہ سے منجن کے علاوہ کوئی سرمہ بھی طلب کیا۔ جواباً سرمہ نور البصر کی شیشی سوا روپیہ کی مع ترکیب استعمال کے موصول ہوئی۔ چنانچہ میں نے حسب ہدایت تجربہ کیا اور مفید پایا۔ میں برابر سرمہ استعمال کر رہی ہوں اور اپنی نگاہ میں روزانہ اضافہ محسوس کر رہی ہوں۔ میں نے اس حصول نعمت کی مسرت میں مسلمہ کیلئے ایک خریدار اور مدرسۃ البنات کیلئے ایک روپیہ چندہ پیش کیا ہے۔ سرمہ تحریر کے مطابق تمام امراض چشم کیلئے مفید ہے۔ اسکے استعمال سے نگاہ کبھی کمزور نہیں ہوتی اور چشمہ کی نوبت نہیں آتی۔ لیکن میرے تجربہ میں نگاہ کی کمزوری کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ منجن بھی بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ میں نے اپنے مکرر استعمال اور غریبوں کو تقسیم کیلئے دونو چیزیں زیادہ تعداد میں منگائی ہیں۔ مسلمہ بہنوں کی آگاہی کیلئے بزم میں لکھ رہی ہوں۔ ضرورتمند جناب منیجر صاحب اکسیر دواخانہ مرادآباد۔ یوپی سے منگا کر میری طرح فائدہ اٹھائیں۔ اور اس خاکسارہ کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔

ناچیز بیگم سید شعیب لکھنوی۔

اپریل کے پرچے میں بہن اقبال (از جموں چھاؤنی) نے خارش کی دوا دریافت فرمائی تھی۔ مجھے ایک مجرب اور نہایت سادہ لیکن نہایت عمدہ دوا معلوم ہے جو پیش کرتی ہوں اور دست بدعا ہوں کہ اقبال جہاں صاحبہ کا بھائی اور والدہ شفایاب ہوں۔ تمہیداً عرض کرنا بیجا نہ ہوگا کہ یہ وہ دوا ہے جو حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم نے ایک دفتر کے بابو کو بتائی تھی۔ اس شخص کی یہ حالت تھی کہ خارش کی وجہ سے اسکا تمام بدن گل گیا تھا اور بو آتی تھی۔ حکیم صاحب موصوف نے فرمایا کہ اگر آپ کی بیماری کا دنیا میں کوئی علاج ہے تو صرف یہ دوا ہے۔ چنانچہ اللہ نے اسکو کامل شفا دی۔ دوا یہ ہے:۔ چنبیلی کا اصلی تیل اور لیموں کا عرق ہموزن ملا کر خوب اچھی طرح زخموں پر مالش کریں۔ جلن البتہ ہوگی لیکن خدا کے فضل سے بہت جلد شفا ہوگی۔

ایک بہن نے آدھے سر کے درد کی شکایت بیان کی ہے۔ میرے تجربے میں سوقت تک (Genaspirin) جیناسپرن سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ ہر ایک انگریزی دوا فروش کے ہاں سے مل جائیگی پرچہ ترکیب استعمال ساتھ ہوگا۔ امید ہے کہ میری دونو بہنیں دواؤں کے اثر سے مجھے بذریعہ مسلمہ مطلع فرمائینگی۔ کلیمہ خاتون۔ دہلی

ایک بہن نے لاہور کے کسی دستکاری سکول کا پتہ پوچھا تھا۔ تین سکول جنھیں میں جانتی ہوں انکے پتے ذیل میں درج ہیں۔ (۱) گورنمنٹ زنانہ انڈسٹریل سکول اندرون بھاٹی دروازہ۔ موتی بازار۔ (۲) سر سکندر انڈسٹریل سکول فار ویمن برانڈرتھ کوچہ شیخ عظیم اللہ۔ (۳) گوپال آرٹس سکول فار ویمن بھارت بلڈنگ نسبت روڈ۔ اول الذکر ان میں سے بہترین ہے۔ خورشید ناصر خاں یوسفزئی لاہور

مجھے تمام ہندوستان خصوصاً دہلی لاہور وغیرہ سے نکلنے والے جملہ اخبار رسائل جو علمی۔ اصلاحی۔ اخلاقی۔ مذہبی۔ ادبی۔ معاشرتی۔ صنعتی۔ تمدنی غرض ہر قسم کا مذاق رکھنے والے روزانہ سہ روزہ ہفت روزہ۔ ماہوار سب کے نام درکار ہیں۔ جن بہنوں یا بھائیوں سے یہ زحمت گوارا ہوسکے بصراحت نام اخبار یا رسالہ معہ مقام اشاعت بھیجیں چونکہ اس کا جواب ذریعہ مسلمہ تو یقیناً بارگراں ہوگا۔ براہ راست مجھے ہی پتہ ذیل پر مطلع فرمایا جائے تو باعث تشکر ہے۔ امید ہے کہ کوئی علم دوست بہن یا برادر جو اس سے واقف ہوں ضرور توجہ فرمائینگے۔

نیازمند۔ زہرا بیگم موسی حافظ محمد عبد السبحان صاحب تانڈورہ دکن۔ گلبرگہ

میں نہایت افسوس کے ساتھ تحریر کرتی ہوں کہ میرا ننھا بھتیجا صلاح الدین جسکی عمر صرف دس ماہ تھی چند دن بیمار رہ کر ہم سب کو تڑپتا چھوڑ کر عالم جاودانی کو سدھا گیا۔ آہ! دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ بچے کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے۔

تین ماہ کا عرصہ ہوا کہ میرے گلے کی گلٹیوں (ٹانسلز) میں ورم آگیا تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر براؤن کے ہسپتال سے اپریشن کرایا لیکن کلی فائدہ نہ ہوا۔ اب

روئداد سالانہ جلسہ جان بی بی اسلامیہ گرلز مڈل سکول گوجرانوالہ

جان بی بی اسلامیہ گرلز مڈل سکول کا تیرھواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۹ مئی ۱۹۳۸ء زیر صدارت محترمہ فخر نسواں باجی رشیدہ لطیف صاحبہ ایم۔ او۔ ایل نہایت شاندار کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔ کارروائی جلسہ مندرجہ ذیل ہے۔

ریزولیوشن نمبر۱۔ تعزیت حضرت علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب مرحوم۔ ریزولیوشن نمبر۲۔ ہر شہر میں ایک ایک گورنمنٹ گرلز اسکول کو انٹرمیڈیٹ کالج بنانے کی تجویز اردو ذریعہ تعلیم سے استدعا۔ ریزولیوشن نمبر۳۔ عام طور پر سکولوں اور گھروں میں اردو بولنے کی اہمیت اور مسلمان بہنوں کو تاکید۔

محترمہ صدر صاحبہ کی تقریر کو حاضرات جلسہ نے نہایت پسند کیا۔ باوجود موسم گرما ہونیکے بہت سی معزز خواتین لاہور سے تشریف لائی ہوئی تھیں۔ جنکے اسمائے گرامی ذیل میں درج ہیں۔ محترمہ فخر نسواں باجی رشیدہ لطیف صاحبہ مع ہر دو دختران بیگم صاحبہ قلندر علی پبلک پراسیکوٹر۔ فاطمہ بیگم صاحبہ منشی فاضل پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور مع ہر دو ہمشیرگان۔ بیگم صاحبہ کیپٹن عبدالحمید۔ بیگم صاحبہ تصدق حسین بار ایٹ لاء بیگم صاحبہ عبدالرشید۔ مسز ایم۔ اسلم پیرزادہ۔ مسز ایم۔ اکرم پیرزادہ ہر دو ہمشیرہ ورداری صاحبہ ایم۔ اسلم پیرزادہ۔ بیگم صاحبہ خواجہ عبدالحمید پروفیسر ہمشیرہ بیگم عبدالحمید۔ گوجرانوالہ سے بھی لاتعداد خواتین نے شرکت فرمائی۔

اس سکول کی ناخدا بیگم صاحبہ خانصاحب شیخ عطا محمد ہیں۔ یہ سب ان کی انتہائی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ یہ سکول آج اس ترقی کے زینہ پر گامزن ہوتا ہوا نظر آرہا ہے یہ انہی کی ہمت کا نتیجہ ہے کہ اس سال اسلامیہ جان بی بی سکول مڈل تک منظور ہو گیا ہے جبکہ پرائمری تک بھی امید نہ تھی۔ یہ سب اللہ تعالٰے کی عنایات اور سب ماں بہنوں کی مالی امداد کا نتیجہ اور کارکنان سکول کی سرگرمی کا ثمر ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ رسی نیک اور محسنہ مدرسہ بیگم خانصاحب عطا محمد کو ہمیشہ سلامت رکھے اور ہمت دے کہ وہ اس سے بھی زیادہ سکول کی بہتری کیلئے کوشاں رہیں۔ جلسہ کا خرچ اور تمام انتظام خود بیگم موصوفہ کے ہاتھ میں تھا۔ خرچ کا سب بوجھ انھوں نے بخوشی اپنے ذمے برداشت کیا۔ جلسہ کا انتظام شہر سے باہر محبوب عالم اسلامیہ ہائی سکول میں تھا۔ خواتین تمام لاریوں پر جلسہ گاہ میں تشریف لائیں۔ لاریاں کشمیری برادری گوجرانوالہ کی تھیں۔ یہ اصحاب ہر سال جلسہ کے دن اپنی لاریاں مفت سکول کے لئے دیتے ہیں اور اپنا قیمتی وقت قومی خدمت کیلئے وقف کر دیتے ہیں۔ ان کا شکریہ جسقدر بھی ادا کریں کم ہے۔ اسوقت سکول کو -/-/۱۲۲ روپے ماہوار گرانٹ ملتی ہے اور خرچ تقریباً ڈھائی سو روپے تک ہے۔ باقی رقم سب مسلم بہنوں کی مدد سے جمع ہو کر سکول کا خرچ پورا کیا جاتا ہے۔ اس رقم کو جمع کرنے میں استانی کریم بی بی صاحبہ استانی مہتاب بی بی صاحبہ و استانی بیگم بی بی صاحبہ قابل ذکر ہیں۔ استانی کریم بی بی صاحبہ جو کہ گورنمنٹ سکول گکھڑ کی ہیڈ معلمہ ہیں انھوں نے اپنی عمر کا بہترین حصہ اس سکول کی بہتری کیلئے وقف کر رکھا ہے۔ خداوند کریم ان کو سکول کے سر پر ہمیشہ سلامت رکھے۔ اس سال سکول کا نتیجہ خدا کے فضل سے نہایت شاندار رہا۔ مڈل جماعت میں چھ لڑکیاں شامل ہوئیں۔ سب کی سب خدا کی مہربانی سے کامیاب ہو گئیں پرائمری کی ایک لڑکی نے امتحان مقابلے میں سے چار روپے ماہوار تین سال کے لئے وظیفہ لیا ہے۔ مڈل جماعت کی کامیابی کا سہرا استانی نوشابہ خاتون صاحبہ کے سر پر ہے۔ سکول کی بہتری کے لئے سب دوڑ دھوپ استانی رضیہ بیگم صاحبہ کرتی ہیں۔ خدا انھیں جزائے خیر دے۔ استانی غلام فاطمہ صاحبہ معلمہ دینیات بھی قابل ذکر ہیں وہ بھی سکول کی بہتری میں بہت حصہ لیتی ہیں۔

جلسہ کی کل رقم مبلغ -/-/۷۰۰ روپے تک جمع ہوگی درج شدہ رقم ذیل کی درج ہے

محترمہ صدر صاحبہ باجی رشیدہ لطیف صاحبہ ایم۔ او۔ ایل پچاس ۵۰ روپے۔ محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر شیخ دین محمد صاحب جج ہائی کورٹ سو ۱۰۰ روپے۔ محترمہ بیگم صاحبہ خانصاحب امام الدین پچاس ۵۰ روپے۔ محترمہ بیگم صاحبہ خانصاحب شیخ عطا محمد صاحب پچاس ۵۰ روپے۔ محترمہ بیگم صاحبہ محمد عبداللہ بٹ پچاس ۵۰ روپے۔ محترمہ بیگم صاحبہ میاں حیدر محمود صاحب رئیس اعظم مرحوم پچیس ۲۵ روپیہ۔ محترمہ بیگم صاحبہ میاں عبدالحی صاحب پچیس ۲۵ روپے۔ محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر دین محمد صاحب سشن جج تیس ۳۰ روپے محترمہ بیگم صاحبہ کیپٹن عبدالحمید بٹ لاہور تیس ۳۰ روپے۔ محترمہ بیگم صاحبہ خواجہ محمد اسماعیل اکونٹنٹ سیالکوٹ بیس ۲۰ روپے۔ محترمہ بیگم صاحبہ عبدالعزیز وکیل منہاس تیس ۳۰ روپے۔ بذریعہ ثروت آرا بنت شیخ غلام رسول راجپورہ چالیس ۴۰ روپے۔ باقی دو سو روپے کی رقم انشاءاللہ جمع ہونے پر دوسری اشاعت میں شائع کی جائیگی۔

خاکسار بھی جلسہ کے لئے ہی خاص طور پر سکھر سے یکم مئی کو گوجرانوالہ پہنچ گئی تھی۔ مجھے اسلامی اور قومی کاموں سے دلی شغف ہے۔ خداوند تعالےٰ توفیق اور ہمت دے کہ میں ہر ایک اسلامی درسگاہ کی خدمت کر سکوں۔ آخر

شرح نامہ اشتہارات مسلمہ

ٹائٹل پیج کا بیرونی حصہ۔ سالم صفحہ	سالانہ	۱۵۰/-/-
" " " " "	ماہوار	۱۵/-/-
" " " نصف "	سالانہ	۸۰/-/-
" " " " "	ماہوار	۸/-/-
" " " چوتھائی "	سالانہ	۴۵/-/-
" " " " "	ماہوار	۴/۸/-
۲۔ " " اندرونی حصہ۔ سالم صفحہ	سالانہ	۱۰۰/-/-
" " " " "	ماہوار	۱۰/-/-
" " " نصف "	سالانہ	۵۵/-/-
" " " " "	ماہوار	۶/-/-
" " " چوتھائی "	سالانہ	۳۰/-/-
" " " " "	ماہوار	۳/۸/-
۳۔ اندرونی صفحات۔ سالم "	سالانہ	۸۰/-/-
" " " "	ماہوار	۸/-/-
" " نصف "	سالانہ	۴۵/-/-
" " " "	ماہوار	۴/۸/-
" " چوتھائی "	سالانہ	۳۰/-/-
" " " "	ماہوار	۳/-/-
چوتھائی صفحہ سے کم اشتہار کی اجرت کم از کم	سالانہ	۲۰/-/-
" " " " "	ماہوار	۲/-/-

اشتہار برائے شادی کم از کم -/۴/- فی اشاعت ہوگا۔

آپ کے پڑھنے کی کتابیں

تمام کتابوں کا محصول ڈاک بذمہ خریدار

تصانیف حضرت مولانا عبد الحق صاحب عباس

الفبار اردو۔ نہایت دلچسپ اور آسان بچہ اسکو ختم کرکے اردو عبارت بآسانی پڑھ سکتا ہے اکثر مدرسے کے نصاب میں داخل ہے۔ قیمت ۱ار

مقتول بے حجابی۔ ایک دل ہلا دینے والا واقعہ۔ کوئی مسلمان اسے پڑھنے کے بعد پردہ کے خلاف زبان نہیں ہلا سکتا۔ قیمت ار

سر دلبراں۔ مندرجہ مضامین کا مجموعہ ہے (۱) ایک فرانسیسی وکیل الیث اور اس کی خاتون کا مشرف باسلام ہونا اور ان کا اشاعت کرنا۔ (۲) شیخ الاسلام عبد اللہ کولیم انگلستان کے پہلے نو مسلم کے حالات اپنی زبانی۔ (۳) ابو محجن ثقفی کا ایک بینظیر کارنامہ (۴) تیغ زبان اور زبان تیغ کے جوہر۔ قیمت ۴ر

حسن وفا۔ کس طرح آنحضرت نے اپنے حلیفوں سے عہد نامے کئے اور کس خوبی سے نبا ہے۔ انداز بیان دلکش۔ کاغذ و چھپائی عمدہ۔ قیمت ۴ر

تصانیف حضرت مولانا ابوتراب محمد نور الحق صاحب علوی پروفیسر السنہ مشرقیہ لاہور

نور الحق فی تفسیر سورۃ العلق معہ ضمیمہ۔ قیمت ۳ر

الناموس المفصل فی تفسیر سورۃ المزمل۔ قیمت ۴ر

فتح المقتدر فی تفسیر سورۃ المدثر۔ قیمت ۱ار

تصانیف حضرت مولانا سید محمود علی صاحب سابق پروفیسر رندھیر کالج کپورتھلہ

دین و آئین۔ موجودہ سائنس اور نئی تعلیم کی موشگافیوں نے جو شبہات اسلام کی فطری تعلیم پر ظاہر کئے ہیں۔ "دین و آئین" نے ان سب کو قرآن و حدیث کی روشنی میں مسلمات سائنس ہی سے صاف کر دیا ہے۔ مولانا صاحب کا تبحر علمی محتاج تعارف نہیں۔ اس پر آپ کو اٹھارہ برس کے کامل غور و فکر نے نفس مضمون اور ادائے مطالب میں وہ رعنائی پیدا کر دی ہے جو صرف دیکھنے سے متعلق ہے۔ طباعت میں خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ قیمت قسم خاص لکھ۔ اول ٣ر۔ دوم ۲ر۔

اصل اصول۔ منکران حدیث کے شبہات کا شافی جواب۔ قیمت ۴ر

نظام تجارت۔ تجارت میں بنکوں کے ساتھ معاملہ اور بنک کے سلسلہ میں سود کا سوال ناگزیر ہے۔ نظام تجارت اس کا بہترین حل ہے۔

منیجر کتب خانہ انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر پنجاب